Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

بیان کتاب	نمبر صفحہ
مسلمانون کو اسقدر سیکھہ لینا امر ضروری ہے۔	
اولیاء اللہ سے مقام سُکر و غلبۂ حال مین جو کلمات خلاف شرع منہ سے صادر ہوتے ہین وہ دوسرونکے حق مین نہ قابلِ گرفت نہ لائقِ عمل۔	
حدیث منبعِ وعظ۔	
نواب قطب خان صوبۂ راپڑی کا دُنیا سے رحلت فرمانا اور بہدر یہ قوم ہنود کا رپڑی پر بلوہ مچانا۔	
پادشاہ سکندر لودہی کیطرف سے خان خانان لوحانی کا صوبہ ہوکر رپڑی پر آنا اور قلعۂ راپڑی پر توپ ہاے گران کا گولہ برسانا۔	
شیخ پیر علیہ الرحمہ کا برنا ود تشریف لیجانا۔	
حضرت شیخ رح کا بلندی پر نشست رکھکر فرمایا کرنا کہ مجھکو بوئے محبت شہر رپڑی سے آتی ہے۔	
اب بلدۂ راپڑی مین محلہ شیخ پورہ کی بنیاد پڑی۔	
سلسلۂ اولاد شیخ حامد موضع آسوہ۔	
سلسلۂ اولاد شیخ گدائی نظام پوری۔	
کیفیت جلسۂ ختنہ و بیان کلاہ ہائے مرصع کا۔	
تشریح سلسلۂ اولاد سجادہ نشین حضرت شیخ داؤد محلہ شیخپورہ راپڑی۔	
بیانِ رئیس جلوہ بنگلہ۔	
حضرت شیخ پیر اور شیخ نظام دونون بہائیون کی اولاد مین مدت دراز تک اس درجہ اتحاد	
رہا کہ ادنی ادنی تقریب مین آسوہ۔ جلوہ بنگلہ نظام پور کی زنانی سواریان شیخپورہ راپڑی جاتین اور وہان سے مقامات مذکورہ مین۔	
گنبد شرقی غرب رویہ جاے تنگ مین تیسری قبر ہونے کی وجہ۔	۱۵۴
معابد متبرکہ و اماکن نشان دہندہ از سکنۂ سابقہ راپڑی۔	″
بیان پادشاہ علاء الدین خلجی الملقب بہ سکندر ثانی۔	۱۵۶
حکایت غریب از پدر بزرگوار مؤلف کتاب ہذا۔	۱۶۰
تفصیل موجب زوال و بربادی بلدۂ راپڑی۔	۱۶۳
بیان مسجد وغیرہ شکوہ آباد سراے لالہ کا۔	۱۶۵
بیان مصارف خانقاہ اولیاء کرام راپڑی و مذکور ظلم و طغیان غارت گران مرہٹان دکن۔	۱۶۶
بیان خادمان و مجاوران درگاہ شریف اولیاء اللہ راپڑوی۔	۱۶۷
بے ادبیان جو مزارات مقدسات بزرگان راپڑی پر ظہور مین آرہی ہین۔	۱۶۸
جواب استفتا رہنا بر فائدہ خاص و عام جمہور اہل اسلام۔ خاتم المفسرین امام الواصلین حضرت مولانا و مقتدانا شاہ عبدالعزیز قدس اللہ سرہ العزیز دہلوی۔	۱۷۱
جور اولیاء اللہ و بزرگان دین چلہ الف کے بہانہ کا گناہ جیسا کہ فی زمانہ طوفان غضب برپا ہے۔	۱۷۲

Marfat.com

صفحہ نمبر	بیان کتاب
۱۷۲	گانے بجانے کی تعریف کرنا کفر ہے۔
۱۷۳	یہ تقاریب ایام عرس وغیرہ مزارات اولیاء اللہ و بزرگانِ دین پر جو جو قباحتین بیشتر وقوع مین آتی رہتی ہین۔
۱۷۷	زیارت قبور سے اصلی غرض یہ ہے۔
۱۷۹	سماع کے متعلق منصفانہ بحث۔
۱۸۱	ناقلین وجد صوفیاے زمان ریاضات بزرگان سلف پر غور فرماوین۔
۱۸۲	لغات سے صوفیت کی تحقیق۔
〃	اقوال کاملانِ اہلِ دلان و سلطانانِ سند عرفان۔
۱۸۸	جہال صوفی و درویش کوتی جو نابالغ خوبصورت لڑکونکے عشق مین۔ النس باللہ بتلاتے ہین معلوم کرین۔
۱۹۲	تذکرہ منشی محمد عثمان خانصاحب ٹھیکہ دار سکنہ راپڑی۔
۱۹۶	دوامی ظہور کرامت بعد وصال اولیاء اللہ راپڑی از خانقاہ حضرت میان قدوصاحب رح
۱۹۷	عموماً اولیاء اللہ کی شانِ پاک مین کسیطرح کی بے ادبی کرنے اور انکے ساتھ عداوت رکھنے کا گناہ۔
	حضرت خواجہ صاحب۔ و شاہ مدار وغیرہما علیہم الرحمہ کے حاجتیون سے پوچھو دیکھو تو کیا کہتے ہین۔
۱۹۹	تمام قبور اہل اسلام کے ساتھ قمر کا یہ حکم ہے۔

صفحہ نمبر	بیان کتاب
۲۰۲	پیشتر اِس خاندان مین دو باتین تھین اب … ہین۔
۲۰۳	شجرۂ مشائخان طریقت متعلق راپڑی حضا… خواجگان چشت اہلِ بہشت۔
〃	وہ کتب وغیرہ جن سے حالات راپڑی … متعلق اقتباس و استنباط کی ضرورت پڑ… بہ ہین۔
۲۰۴	قصیدہ عبرتیہ و اشعار مناجاتیہ۔
۲۰۷	قطعات تاریخ از شعراء و علماء۔

تمت

Marfat.com

نمبر صفحہ	بیان کتاب
۶۳	تین شخصونکی طرف سے قیامت مین حق تعالے آپ جھگڑے گا۔
〃	والدین کی رضاجوئی کی فضیلت۔
۶۴	تکالیف شاقہ کی برداشت پر جنت ہے اور خواہشات نفسانی کے ارتکاب مین دوزخ۔
〃	ذائقہ ایمانی کا بیان۔
〃	احادیث صدقات کی فضیلت مین۔
۶۵	سخی کا ہر جگہ بول بالا بخیل کا دارین مین منہ کالا
۶۶	لعنت کفریہ پر اترانے والے عذاب آخرت سے ڈر کر تائب ہون۔
〃	فساق - وہذا حال فساق - دیدہ عبرت کھولین۔
〃	تعزیہ دارونکو ارتکاب تعزیہ داری سے توبہ کرنا چاہیے۔
۶۷	تین شخصونکو جنت سے دوری اور لقاء سے بہشت سے مہجوری ہوگی۔ اور تین گروہ کے اشخاص سب سے قبل دخول جنت سے محظوظ ہونگے۔
〃	ظہور آثار قرب قیامت ملغراء جبار شوید ایہا الغافلون
۷۰	درمیولا عورات پردہ نشینان شرفا نشان کو بعض مقام پر فن موسیقی مین عرس قوالی کے لہجہ پر ڈھولک کی تال کے ساتھ مشاقہ بنانے کا شوق ابھار رہا ہے۔
[illegible]	عورتونکے عذاب کا بیان۔
[illegible]	ان لوگون کو بوئے بہشت نہ ملے گی۔

صفحہ نمبر	بیان کتاب
۷۲	یتیم کے مال کھانے کا عذاب۔
۷۳	جسنے حاجت سے زیادہ عمارت و مکان بنایا ہوگا قیامت مین کندھے پر اوٹھانے کا حکم ہوگا۔
〃	جانکر مسئلہ چھپانے والے عالم اور بغیر علم مسائل قرآن سے بیان کرنیوالے شخص کے منہ مین آگ کی لگام دیجاویگی علی ہذا بے علم نحو اور بے مہاورت طبابت کرنی۔
۷۵	قاضیون اور مفتیون کے عذابونکے بیان مین اور علما و مشائخ پر عذاب کا بیان جنکے قول فعل مین [illegible]
〃	جانورونکو ایذا دینے والونپر جو عذاب ہوگا۔
۷۶	بیچنے کی غرض سے دودھ مین پانی ملانے والے کے عذاب کا مذکور۔
〃	مخنثوں کے عذاب کا بیان۔
〃	طوائفون کا ناچ دیکھنے والون اور راگ و باجہ سننے والونکے عذابون کے بیان مین۔
〃	خودکشی کے عذاب کے بیان مین۔
۷۷	لب نہ تراشنے اور مونچھین بڑہانیکا عذاب۔
〃	بیاجر آدمی کے نتیجہ عذاب کا بیان۔
۷۸	زناکار کے عذاب و عقوبت کا بیان۔
۷۹	نکتہ مفید۔
۸۰	احتیاط ہے رنڈی یا زانیہ اور زانی معلن کے ساتھ انکی دختر و خواہر جوان عمر خلوت [illegible]
〃	محرمات ابدیہ کے ساتھ عمدا و سہوا مس و جماع کا بیان۔

Marfat.com

نمبر صفحہ	بیان کتاب
۸۳	چھپکر گناہ کرنیوالونکے عذاب کا بیان۔
۸۳	گواہی مین حق بات چھپانیوالے۔ اور جھوٹی گواہی دینے والیکے عذابکے مذکور مین۔
〃	جانورونکو آپس مین لڑوانیکا گناہ۔
۸۴	شراب پینے والیکا عذاب و گناہ۔
〃	گانے بجانے والونکا گناہ و عذاب
〃	مردکو سونا پہننے کے عذاب کا بیان۔
〃	چورکے سر و کندھو مپر چرایا مال لدا ہوگا اور میدان قیامت مین حاضر ہوگا۔
〃	جسکا حرام کہانیسے گوشت و پوست بڑہا ہے وہ آگ دوزخ مین جلایا جاویگا۔
〃	نوحہ کرنے والی عورتونکے عذاب کا بیان۔
۸۵	بھیک مانگنے والون فقراء قومی کی ذلت و عذاب کا بیان۔
〃	تجارت مین دروغ قسم کھانیکے عذابکے بیان مین۔
〃	پائجامہ زیر ٹخنہ لٹکانیوالے مردکو عذابکا مذکور۔
۸۶	ہمیشہ ناپاک رہنے والونکے عذاب کا بیان۔
〃	نافرمانی کرنیوالے احکام الہی سے چرند و پرند کہرد و ربلکہ اوسیکا بال بال ناخوش اور بیزار رہتا ہے
〃	صوم و صلوٰۃ حج و زکات کے تارکانپر عذاب و سزا کا مذکور۔
۸۷	قماربازی کا گناہ۔
〃	اورونکو نصیحت ہدایت کرنیوالے اور خود بے عمل رہنے والے ناصح وہادیکے عذابکے بیان مین۔

نمبر صفحہ	بیان کتاب
۸۷	کم تولنے ناپنے والونکے عذابکے بیان پر۔
〃	پس پشت مسلمانونکی بدی کنندہ کے عذاب پر۔
۸۸	قہقہہ مارکر ہنسنے۔ اور زق زق بق بق فضول گوئی کی برائی۔
〃	فحش و گالی بکنے کا گناہ۔
〃	استہزاء و ٹھٹھا کرنیکا عذاب۔
۸۹	برہنہ یا لنگوٹا لگاکر سونے کی برائی۔
۹۰	اولٹے ہات سے کھانے۔ اور پیٹ لیٹنے۔ اور ناخنون کے بڑہنے کی برائی۔
〃	راگ و گانا شیطان کی آواز ہے۔
〃	دسترخوان پر ریزہ نان گرے ہوئے کھانیکے فائدہ مین۔
۹۱	کتنے اور تصویر۔ چھینک و جمہائی کے تذکرات مین
〃	کلام اللہ بجہر پڑہنے کا بیان۔
〃	ذکر الہی کرنیکا بیان۔
〃	لوہے کا کڑہ و بیڑی وغیرہ دست و پا وغیرہ مین پہننے کی ممانعت کہ دوزخیون کا زیور ہے۔
۹۲	چاندی کی ہنسلی و کڑے وغیرہ اطفال کو پہنانیکے عذا…
۹۳	روافض و خوارج۔ اور جبریہ و قدریہ وغیـ… فرقہ ہائے اہل ہوا کا مذکور۔
〃	مسلمانون پر لعنت کہنے کا گناہ۔
〃	ریاکاری کرنیوالے کا بیان۔
۹۴	نیک اخلاق۔ اور توحید خالصہ والونکا ذکر… غضب ضبط کرنے۔ اور مسلمان کی عفو خطا پر عطیہ الہی کا بیان۔

Marfat.com

نمبر صفحہ	بیان کتاب
۹۴	عشّاق محمدیہ کے مدارج۔
〃	مسلمانونکی خدمت کردینے کا ثواب۔
۹۵	احوال از دُنیا تا آخرت۔ قبض روح وتذاکرات عالم برزخ یعنی حساب نکیرین و عذاب قبر اور حشر قیامت میزان پلصراط عقوبات دوزخ وغیرہ با عاصیان ومعاملات والیان حق کے بیان مین۔
۹۶	دوزخ کے دو سانس ہین جن سے ہر سال دُنیا مین سردی وگرمی کا اثر ظاہر ہوتا رہتا ہے۔
۹۸	صفات بہشت واہل بہشت کے بیانمین۔
۹۹	دوزخ وبہشت مین حجّت وبحث ہوئی۔
۱۰۰	گور مومن وگور کافر کا بیان۔
〃	نیک بندون اور گنہگار لوگونکی قیامت مین اللہ تعالٰی سے ملنے کی تمثیل۔
〃	بیان ہزار برس کے کافر بدبخت کا جو دُنیا مین بآسائش رہا ہوگا۔
۱۰۱	مذکور بہشتی کا جسنے دُنیا مین ہزار برس کمال مُصیبت مین گذارے ہونگے۔
۱۰۲	ہلکے سے ہلکا عذاب دوزخ ابوطالب عم رسول اللہ صلعم کو ہوگا۔
۱۰۴	صغر سنی مین مرنیوالے بچون سے اور دیوانون اور مرض سے بیہوش رہنے والون۔ اور جو لوگ بعث دعوت حضرت انبیا علیہم السلام سے بیخبر رہکر مرگئے قیامت مین ان سبکے ساتھہ معاملہ مثل آنیکا بیان۔

نمبر صفحہ	بیان کتاب
۱۰۴	بچّون کی عبادت کا تذکرہ۔ عمر جوانی مین عبادت کرنیکی فضیلت وثواب۔ کثرت نوافل پر ثمرۂ آل۔
〃	بُنیاد اسلام کے عاملین کو جو اجر ملینگے۔
۱۰۵	چیدہ کلام منقول عن الحکماء عظام۔
۱۰۷	مُنافقین کے عذاب کا بیان مین۔
〃	کُفّار کی ذِلّت اور مومنین کی عزّت کا بیان بروز آخرت۔
۱۰۸	مسلمانونکے دخول بہشت کے باب مین۔
۱۰۹	اخلاق وآداب بزرگان سے ہے۔
۱۱۰	شرائط ایمان کا مسلمانونکو سیکھہ لینا فرض ہے۔
۱۱۱	کُفر عاید ہونیسے نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔
۱۱۲	اِسلام تمام نیکیونکی اصل۔ اور کُفر تمام بدیون کی جڑ ہے۔
〃	یہ لوگ قیامت کے دن اور پلصراط پر پورا نُور پاوینگے۔
۱۱۳	یہ لوگ بے حساب بہشت مین داخل ہونگے۔
〃	یہ لوگ رحمت اللعالمین کی شفاعت کے بیشتر حقدار ہونگے۔
۱۱۵	اِن مرد وعورتونکے لئے قیامت مین آٹھون بہشت کے دروازے کھولے جاوینگے۔ ونیز مسلمان کو چالیس حدیثین یادکر لینے کی فضیلت تو اسکے۔
〃	یہ لوگ اُس روز ظلّ عاطفت خداوندمین پہونچے۔
۱۱۶	ونیز ان عملون والے عرش معلّی کے سایہ مین جگہ پاوینگے۔

Marfat.com

نمبر صفحہ	بیان کتاب
۱۱۶	بہشت مین قصر ومحل ان اعمال سے تیار ہوتے ہین۔
۱۱۷	جنت مین باغ و درخت ان عملونسے لگتے ہین۔
"	ان عملون سے پلہ میزان حسنات بھاری ہوجاویگا۔
"	ان عملون والے مسلمان پل صراط سے باسانی تمام پار ہوجاوینگے۔
۱۱۸	دنیا کی دوزخ اور پل صراط۔
"	ہرکس باندازہ اپنے ہی اعمال حسنات سے جنت مین باغ وقصور تیار پائیگا اور بیشمار اپنے ہی افعال خرابات سے قبر وحشر مین کژدم ومار اور سوزندہ نار پیش نظر لائیگا۔
۱۱۹	مدحت فرقان حمید و مصحف مجید مین۔ اور دین
۱۲۰	اسلام و مکرمت خطاب امت آخر الزمان۔
۱۲۱	اور فضائل پیغمبر الانس والجان۔ ناسخ کل۔ اور بیان علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور بیان دنیا والبلیس علیہما اللعن۔ وغیرہ بہ ثبوت آیات کلام الرحمن۔ اعزہ اللہ السبحان۔
۱۲۲	اتباع سید المرسلین پر کمال مبالغہ۔
۱۲۳	اقسام و تعداد اولیاء اللہ اور اونکے مدارج و مراتب مین۔
"	اولیاء اللہ کی برکت سے آسمان سے پانی برستا اور زمین سے سبزہ اوگتا ہے۔
۱۲۴	حضرات انبیاء علیہم السلام۔ وصحابہ رضوان اللہ اور اولیاء اللہ علیہم الرحمہ۔ مین سے ہر ایک

نمبر صفحہ	بیان کتاب
	کے ساتھ جیسے کچھ کہ ہین اپنے اپنے درجہ مین خیال ادب ملحوظ رہنا چاہئے ؎ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی
"	اصلاح بدعتیان میلاد خوانان زمان۔
۱۲۵	شعراء خلاف شرع اشعار کہنے والون اور مداحین بیجا کی مذمت پر۔
"	فضائل مصطفوی۔
"	ذات شریف حضور کا صلے اللہ علیہ وسلم باعث مامون جہان ورفع عذاب خلق اللہ کے ہونا۔
"	فضائل درود شریف بدرجہ اعلیٰ واتم۔
۱۲۸	بے عمل لوگونکی مذمت مین جو اپنے تئین اولاد مشائخ و بزرگان مین فخرا۔ نازکنان رہتے ہین سادات عظام کو آنکھین کھولنا چاہئے۔
۱۳۰	
"	قومی پیر جیون کی حکایات ورنگ ریلیون کا بیان۔
۱۳۷	عورتونکے سامنے کتاب تفسیر سورہ یوسف اردو منظومہ مشہورہ نہ پڑہنا چاہئے۔
"	لطیفہ۔
۱۳۸	گور پرستون کا بھی عجب حال ہے۔
۱۳۹	پیشوائے سالکان طریقت غواص بحر حقیقت حضرت سید مظہر علیشاہ صاحب۔ پیر ومرشد مؤلف کتاب ہذا کی توصیف کمالات ادام اللہ برکاتہم۔
۱۴۱	بیمرد اس عقیدہ والے کمال درجہ بے غیرت ہین اور وہ عورتین قابل طلاق وید ینے کے ہین۔

Marfat.com

نیا تحفہ عجیب و غریب بہر شائقین   ھذا کنز مخفی لرب العلمین

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون

صرف ایک نام نامی و اسم گرامی زبدۃ الوصلین قدوۃ العارفین حضرت میاں قدو علیہ الرحمہ و علے سائر المقبولین امم خیر المرسلین ہر کسی کے زبان زد تھا اس سے زیادہ پورے طور پر یہاں کی حقیقت حال سے کوئی واقف و آگاہ نہ تھا کہ کون کون اولیاء کاملین اس بساط ارض پر سو رہے ہیں اور کیسے کیسے اولی العزم و والا ہمم با جیش و احتشام اہل اسلام اپنے اپنے وقت میں اس زمین پر گذر رہے ہیں

خلاصۂ تاریخ راپڑی

لو — فی — اب

حالات صوفیائے کرام چشتی

کے آئینہ میں اس شان جلوۂ حسن ربانی۔ اور اس دریچہ میں بوستان بہار عشرت افزائی کا سیر کر کے چشمان حق بین اور قلب فرحت گزین کو منور و مسرور فرماؤ۔ اور بوقت مطالع مؤلف ناچیز اور اسکے مہتمم عزیز کو بھی ضرور دعا خیر میں لاؤ۔

تمہارے واسطے لایا بصد محنت پریشانی ہیں اس میں گل نصائح یک یک مسائل رحمت ایزدی	گل تازہ معطر او سراج نور یزدانی ہیں انکے عمل سے قصر جنت حور لاثانی

Marfat.com

130979

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُنئے گر غور سے ریخ بیانی | جگر تھہر کا بھی ہو جاے پانی

حمد و سپاس اُس خالق کریم کو ہے کہ جسنے نیستی کو جامۂ ہستی پہنایا اور قلوب عارفین کو گنجینۂ عرفان اپنے کا بنایا۔ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور درود نامعدود اوس سرور دارین پر کہ جنکی بدل ہدایت سے گمراہان تیرہ دلان راہِ راست پر آئے اور بشفقت تامہ فعال نافع وضار محال ور اخبار واقعات ماضی و مستقبال کے بتائے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن۔ امابعد احقر الزمان **وصال محمد خان** ابن **عبد الرحمن خان** ساکن موضع راپڑی ضلع مین پوری غفر اللہ لہ ولوالدیہ۔ کہتا ہے کہ مقابر اور مساجد ویران قریہ ہذا مذکورہ دیکھکر متحیر تھا کہ الٰہی یہ کسوقت مین اور کیونکر آباد تھین بنابران تحقیق اس وقوع کی اکثر کتابین اس مضمون کی فراہم کین تو عقدہ کشائی حاصل ہوئی جب یہ حالات لوگون کو سُنائے گئے تو بعض اشخاص قرب وجوار سے مُصر ہوئے کہ یہ طول بیان زبانی یاد ہونا محال ہے جب کوئی صاحب آنکر کیفیت بزرگان خانقاہ ہم سے دریافت کرتے ہین۔ ہمکو بوجہ لاعلمی ساکت رہنا پڑتا ہے اگر لکھا ہوا موجود ہو پیش کر دیا جایا کرے خصوصاً محب صمیم محمد خیراتی خانصاحب شکوہ آبادی کا اسکی اشاعت

تم راپڑوی

بر کمال مبالغہ تھا۔ اور مرشد برحق پیر روشن ضمیر حضرت سید مظہر علیشاہ صاحب کی بہی ادام اللہ برکاتہم اسپر اجازت ہوئی۔ ونیز باین آمید کہ اگر کوئی صاحب اوراق ہذا کے مطالع سے محظوظ ہون اس نامہ سیاہ کمترین خلائق کو بدعاء خیر یاد فرماوین بقول حضرت سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ ہ۔

غرض نقشیست کز ما یاد ماند	کہ ہستی را نمی بینیم بقائے	
مگر صاحبدلے روزے برحمت	کند در کار این مسکین دعائے	

وبا اینکہ تنزل الرحمۃ عند ذکر الاولیاء تبرکا تال کارجانا لہذا اختصار کے ساتھ درج کتاب کیا گیا۔ واللہ المعین والیہ التکلان۔ اور فرداً فرداً ہر ایک صاحب ولایت رتبہ کے معاصر بادشاہان ہند کا تذکرہ نیز قلم بند ہوا ہے کیونکہ جیسے باطنی انتظام عالم اولیاء اللہ کے دم سے وابستہ و قایم ہے۔ ظاہری انصرام دنیا بادشاہوں کی ذات سے منضبط و برقرار۔

بیان بزرگان اقربهم اللہ تعالیٰ عن رحمتہ بیہ ن

کہ آنحضرات شیخ انصاری ہین حضرت ابو انصاری رضی اللہ عنہ کی اولاد ہین جد اخاندان چشتیہ سلسلہ حضرات کا حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے اتصال پاتا ہے طریقتاً نسل حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکاثر منتشرہ ہوکر ارض اطراف مین سکونت پذیر ہوئی سنہ ۴۰۰ھ چارسو ہجری مین ملک ہرات سے حضرت جلال الدین سالار غزا باسات سو یا نوسو یا ہزار علماء فضیلت یافتہ مقام سرسل یا نام سرسل گڑھ تشریف لائے جو ایک شہر تھا باین سراے دریا وہ شیخ پورہ سے ہال بہ جنوب وہ حضرت اوسی جگہہ مع کل فضلاء کے شہید ہوئے۔ یا حضرت جلال الدین

Marfat.com

نے بہ مرگ خود رحلت فرمائی بروایت مختلف۔ اب وہ شہر بالکل ویران ہے بلکہ زاد بان
نا واقفان نابود مگر اوس کی قریب ہی مین ایک موضع سریلہ کے نام سے آباد ہے
آپ کی قبر سفید بلندی اوس کہیڑہ پر واقع ہے اُنکی آٹھوین پشت مین **شرف الدین**
جو وزیر یا وزیر اعظم شاہ وقت ہند کے تھے پیدا ہوئے اور حضرت ابو انصاری رضؓ
کی آٹھوین پشت مین آپ تھے مخدوم العلما مطاع الفضلا سراج السالکین مصباح
الکاملین حضرت مولانا **بدر الدین**ؒ شاہ ولایت برناوی پسر سعادت اثر ان حسب
اہل جاہ یعنی شرف الدین کے تھے کہ جنکے زمانہ کو پانسو پچاس برس کے قریب گذشتہ
ہوئے اُن کی قبر مبارک زیارت گاہ خلائق قصبہ برناوہ مین برلب ندی ہینڈن گنبد
کے اندر جو بہت بلندی پر ہے کلان مین موجود ہے چشتیہ بہشتیہ مین ہے۔ چون حضرت
صاحب ولایت از ہدایت این نصاح لوایح ووصایا ے عطایا ے وایداء نعماے فارغ
آمد وداع اینجہان فانی کردہ بقرب جوار ربانی رسید و بریاض جنت جاودانی خرامید
گویند عمر کمال آن صاحب وصال از یکصد سال متجاوز شدہ بود و بروایتے یکصد و بست
سال درین عالم پُر ملال۔ با حوال لایزال مالامال زندگی نمود۔ وبعضے از راویان برین
قدر کم وبیش نیز زبان کشود۔ واللہ تعالیٰ بعلمہ حقائق الاشیاء وھو اللہ الودود۔
بتاریخ بیست پنجم شہر شوال روز شنبہ یعنی اول ہفتہ ۷۸۸ھ ثمان وثمانین وسبعمایۃ بدار
البقاء رحلت فرمود قدس اللہ سرہ العزیز چنانچہ اعداد سال وفات آنصاحب حال از
لفظ برحق پیوست مسطور ومسموع است۔ انتہی۔
حضرت ممدوح نے تیس برس کامل۔ متصل لاٹ یعنی منارہ کلان کے کہ اوس
وقت دہلی وہین آباد تھی درس فرمایا ہے ایک مرتبہ بادشاہ کو چند سوالات دریافت

Marfat.com

کرتے تھے وہ کسی عالم سے حل نہوتے تھے عرض کیا گیا مولوی بدرالدین صاحب رح
آپ کے وزیر کے بیٹے فاضل اجل ہین یقین ہے اُن سے عقدہ براری ہو اس امر کی
حضرت رح کو اطلاع ہوئی آپ نے فرمایا کہ بہت بہتر مگر کئی شرطون سے آؤن گا۔ اوّل
یہ کہ السلام علیکم کہ طریق مسنون محبوب رب العلمین ہے کرونگا نہ کُنپشت خم اور بوسہ
تخت کہ شیوہ تعارف شاہان ہے دوسرے جب تک موجود رہون بجز قال اللہ و
قال الرسول کے کوئی گفتگو دنیوی نہ آوے۔ تیسرے جب طبع چاہے گی چلا آؤن گا۔
اجازت کی ضرورت نہوگی قبول کی گئین آپ نے جاتے ہی حل کردے۔ اتفاق سے
اوسی روز ایران سے کچھ تحفہ آیا ہوا تھا بادشاہ اوس کی دید مین مشغول ہوئے پھر
جو نظر اوٹھا کر دیکھا تو آنجناب کو نہ پایا ایک پرچہ کاغذ پر لکھکر رکھ گئے تھے۔ پوچھا
حضرت کیا ہوئے لوگون نے وہ نوشتہ پیش کیا لکھا تھا۔ متاع الدنیا قلیل
بادشاہ نے اعتراضانہ لکھا کہ خوب ہمکو متاع الدنیا قلیل کی نصیحت اور اپنے والد کو
ایسے کبھی نہ کہا جو دولت وحشم جاہ و خدم رکھتے ہین جسوقت حضرت اقدس رح کی خدمت
مین پہونچا آپ نے فرمایا بادشاہ نے طعنہ کیا ہم دنیا مردار کو چھوڑ دین گے اور بادشاہ
سے ممکن نہین منکوحہ عصمت عالیہ کو فرمایا کہ بالاخانہ پر بیٹھ جاؤ اور خود بدولت نے
ایک لنگی باندھکر فرمایا۔ فی سبیل اللہ اور کل اثاثہ مع مکان لٹا دیا اوس وقت پدر بزرگوار
کسی مہم پر تشریف رکھتے تھے اس حال سے مطلع ہوئے کہ بیٹے نے گھر بار راہ خدا مین
دے دیا کہا جزاہ اللہ فی الدارین خیرا فنعم ما فعل ابنی۔
اور دو رکعت نفل شکرانہ کی ادا کین اور کہا مین مدت تک چاہتا تھا یہ عمل کو ہوا چاہتا
تھا یہ کام مجھسے انجام نہوا میرا لیسے سعادت اثر بیٹے نے قسمت کر دیا۔ شعر

Marfat.com

پدر نور و پسر نور است مشہور	از ینجا فہم کن نورٌ علیٰ نور

اوسکے بعد جناب مولانا صاحب موصوف رح نے حضرت **نصیر الدین محمود** قدس اللہ سرہ چراغ دہلوی علیہ رح کی خدمت مین جاکر بیعت حاصل کی اور اندک مدت مین مجاہدہ مراقبہ ریاضات قلبیہ سے مکمل اور بفیضان انوار الہی اور کاشف مقامات نامتناہی سے مدارس ہوئے۔ حضرت مولانا صاحب رح کی عمر اسّی سال کے قریب پہونچی تھی پیر۔ نصیر الدین رحمۃ اللہ سے ارشاد ہوا کہ بدر الدین نکاح اور کرلینا عرض کی بندہ معقد ہوچکا ہے علاوہ ازین سن کہولت سے تجاوز کرگیا ہون اب کون لڑکی دیگا حکم ہوا ایک نہین دو کیونکہ تمہاری اولاد مین نصیبہ معرفت پہونچنا باقی رہا ہے اور یہ بھی فرمان صادر از مرشد ہوا کہ جب فرزند پیدا ہو تو اوس نونہال خجستہ خصال کا نام نصیر الدین رکھنا۔ التماس کیا کہ پیر کے نام پر نام رکھنا ایک طرح کی بے ادبی ہے فرمایا نہین بلکہ اوس کا نام **نصیر الدین بزرگ** رکھنا اور فرمان ولایت برناوہ کہ کہیڑہ پنڈان تھا عطا ہوا۔ آپ نے برناوہ مین قیام فرمایا۔ لکھا ہے اوس وقت اذان پانی پت یا میرٹھ مین ہوتی تھی تمامی درمیان مشرکین ہنود راجپوتان سے بھرا ہوا تھا۔ آپ کے فیض باطنی سے گرد و نواح مواضع ترہ کھوائی جبڑ وغیرہ کے صدہا آدمی مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ایک رئیس کی دو لڑکیان تھین ایک کو ازدواج مین لائے اور ایک مرید صاحب ثروت تجار عقیدت حق گزین نے آپ کی حیات ہی مین بلندی پر خانقاہ تیار کرائی۔ آپ جامع علوم تھے باب فیض علم وا کیا۔ اکثر باشندگان ہند و سند عجم وغیرہ بہرہ علم سے فیضیاب ہوئے ولادت باسعادت حضرت نصیر الدین بزرگ برناوہ مین ہوئی۔ چشتیہ بہشتیہ مین ہے۔ ولادت حضرت

Marfat.com

آن مقتدائے جادۂ شریعت و طریقت و آن پیشوائے سجادہ معرفت و حقیقت آن اشرف فضلائے اہم آن افخر علمائے اتم یعنی شیخ المشائخ حضرت مخدوم شیخ نصیرالدین بزرگ قدس اللہ سرہٗ العزیز در قصبہ برناوہ است انتہیٰ۔

سن صغیر ہی مین کتب درسیہ ابتدائی پدر بزرگوار سے حاصل کین نہین تحصیل تمام نہ ہوئی تہی کہ حضرت عالی نے وصال با ذوالجلال پایا وقت رحلت **شیخ عبدالحق ردولوی** کو کہ شاگرد رشید اور خلیفہ فیض یافتہ علم مین اوس جناب پاک سے تھے وصیت فرمائی کہ جب نصیرالدین سن تمیز کو پہونچے اور تحصیل علوم سے فایز ہوجاوے یہ گنجینۂ معرفت ساتھہ اوسکے تفویض کرنا اس بات کو کچھہ ہی ایام گذشتہ ہوئے تھے کہ ولایت مآب نے عالم رویا مین حضرت نصیرالدین بزرگ کو فرمایا کہ یہان سے چلے جاؤ آپنے خیال نہ کیا دوبارہ پہر خواب مین ہویدا ہوا آپنے لوگون سے ظاہر کیا کہ پدر بزرگوار یون فرماتے ہین اونہون نے کہا خیال منشور ہے اسپر توجہ نہ چاہیے تیسری مرتبہ بہ تشدد ارشاد ہوا کہ جلد چلا جا حادثۂ عظیم برپا ہونے والا ہے۔ اور پورب کی جانب اشارہ ہوا چنانچہ چنگیز خان ہلاکو سے ایسا ہی ظہور مین آیا لا بد سفر کرنا پڑا اسنبہل مرادآباد ہوکر پاڑہم مین تشریف لائے کہ بلدہ راپڑی وہان سے ایک منزل جانب جنوب واقع تہی۔ اس **شہر** کی بنیاد راؤ زور آور سنگہ نے جو راجہ رامے سین وراپرسین اور راپسین ورالبسین کے نام سے بہی مشہور ہے ڈالی تھی اوس کے جانشین کو سلطان **محمد شاہ غوری** نے مار کر تسلط اسلامی قایم کیا جو مقام سنہ ۱۱۹۴ء مین واقع ہوا تھا۔ شہر کا نام **اصل** مین رائے پوری تہا اور مورخ صاحب ملہ فرشتہ نے رابری بحرف بای موحدہ لکھا ہے پہلے اسم سے واؤ کی تخفیف ہوئی۔

Marfat.com

رائے پڑی رہا پھر اوّل سے یای تحتانی گری۔ راپری بولا گیا۔ بعد کو الف ساقط ہوا پری
مکالمت مین آیا۔ اب کثرت استعمال کی وجہ سے حرف رے۔ آخیرہ غیر منقوطہ حرف
ڑے سے مُبدّل ہوکر نام اس کا رپڑی پڑگیا۔ ثمّ بعد ہنود نے مسلمانون کو شہید کرکے
رپڑی پر اپنا قبضہ کرلیا جس مدافعت کی غرض سے پادشاہ وقت اہل اسلام اقلیم ہذا بافواج
گران رپڑی پر حملہ آور ہوا اور ہنود سے چھین کر رپڑی اہل اسلام کے قبضہ وتصرّف مین
آئی۔ پھر کچھ مدت بعد راجہ پُورن مل بظلم شدید شہر ہذا پر قابض ہوا اور اوس کے ظلم و
تعدّی کی نوبت مسلمانون پر تا بہ حدے رسید۔ ناگفتن بہ۔ دو ہزار عورات اہل اسلام کو
قلعہ مین مسدود کرکے کنیزانہ اپنی کار خدمت لیتا جب یہ خبر شجاع برتر غازی نامور **محمد**
شیر شاہ بادشاہ کو پہونچی حمیت اسلامی جوش زن ہوئی اور ہاتیون کی فوج
لے کر رپڑی کا محاصرہ کیا اور راجہ پُورن مل بطریق عہد بیرون قلعہ ہوا پادشاہ نے حکم
فتویٰ قتل پانے سے فوج جرّار سلاحدار پورن مل پر آراستہ کی اوس وقت پُورن مل
کی آنکھین کُھلین کہ بے ڈھب بنی اور جانا کہ مسلمانون کے ہات سے اب مخلصی اور جانبر
ہونے کی کوئی صورت نظر نہین آتی اِس سے خود کُشتہ وسوختہ ہو جانا بہتر ہے پس
پُورن مل مع چار ہزار راجپوتان اوس واقعہ سخت وعظیم مین اور تمامی زن و فرزند ہم
برین عنوان راہی ملک عدم ہوئے۔ چنانچہ تاریخ فرشتہ مین ہے در سنہ ۹۵۰ خمسین و
تسعمایۃ پورن مل ولد راجہ سلہدی پوربیہ در قلعہ رائسین علم غلبہ و استیلا افراشتہ
اکثر پرگنات آن نواحی را متصرف شدہ و دو ہزار عورات مسلمہ را در حرم خود نگاہ داشتہ
در زمرہ پاتران رقاص انتظام داد ازین سبب عرق حمیت شیر شاہی بحرکت درآمدہ
بہ تسخیر قلعہ رائسین پرداختہ وچون مدت محاصرہ بامتداد کشید شیر شاہ سخن صلح درمیان

Marfat.com

آوردہ باپورن مل عہد وپیمان بست وپورن مل بازن وفرزند وچہار ہزار راجپوت نامی
ازقلعہ برآمدہ بیرون منزل گرد از علماء وقت میرزا رفیع الدین صفوی فتویٰ بقتل
پورن مل داد شیرشاہ تمام لشکر وفیلان کوہ پیکر آراستہ برسر پورن مل فرستاد تا اطراف
لشکر او را درمیان گرفتند پورن مل وراجپوتان دل برمرگ نہادہ کار رستانی کردند کہ داستان
رستم واسفندیار بازیچہ شد و پروانہ وار خود را بردم تیغ وتیر ودندان فیل بے محابا یا انداختن
زدند کہ جملہ بازن وفرزند خود را کشتند وسوختند وشیرشاہ مراجعت نمودہ باگرہ آمد
یہ بادشاہ ازبس مسافر نواز غربا کا ومساز شجاعت وتہور آثار حامی دین مبین احمد مختار
باورچی خانہ شاہیہ مین اخراجات پانسو اشرفی روز کا دایمی معمول تہا۔ بنگالہ سے
تابحر سند کہ ڈیڑہ ہزار کوس کی درازی راہ ہے اور آگرہ سے مالوہ مندو تک برابر سڑک
جاری کی جسپر دوطرفہ جامن اور کہرنی کے درخت اپنا سایہ ڈالے ہوئے تھے بجہت
شغل میوہ خوری مسافران۔ کوس کوس بہر کے فاصلہ پر سرائے گچ کردہ از چونہ وخشت
اور چاہ ومسجد پختہ جس مین موذن وپیش امام معقول وظیفہ مقرر تہے اور سرانے کے
ایک دروازہ پر کہانا پختہ وخام مسلمانون کے واسطے اور دوسرے دروازہ پر اسیطرح
کہانا ہندؤن کے واسطے روزانہ دایم مقرر تہا۔ گہوڑون کی ڈاک چوکی کے روان لے
انصرام پایا تہا۔ غرضکہ مسافر وزہ روان سایہ مین بآسائش کام وراحت تمام میوجات
توڑتے اور کہاتے ہوئے طے منازل ہوا کرتے تھے سنا گیا بعض سرائے شکستہ
نشان اس زمانہ تک بعض جگہہ موجود ہین اور دزد ورہزن کا تخم نہ چہوڑا تہا چنانکہ
پیرزالہ تنہا منزل بمنزل طلا ونقرہ ہات پر رکہے ہوئے شب کو برلب سڑک اور صحرا
مین بلا دغدغہ سوتی چلی جاتی تہی۔ آیام سلطنت شیرشاہی مین مغلون نے اقلیم ہند

Marfat.com

کی جانب ۔ بطمع ملک گیری رُخ نہین کیا۔ راجہائے ہنود ہمیشہ سرفگندہ باج گذار رہے۔ آبا واجداد آپ کے بادشاہ نہ تھے والد ماجد بسمت کابل سے بقصد سپاہ گری و نوکری بادشاہ بہلول لودہی کی حکومت مین دہلی آئے تھے ۵

شان والا طفل دیکھا چاہیے

عدل و داد سے رعایا و لایت آباد اور لشکر سپاہ شفقت و نعمت سے شاد۔ کارزار و غزائے کفار مین عمر بسر کی ۹۵۲ھ ہجری مین سرائے فانی سے بعالم جاودانی خرامان ہوئے۔ تدبیر جہانداری مین فائق خیر رسانی خلق اللہ مین لائق۔ سلیم شاہ پسر شیر شاہ نے اپنی سلطنت مین ہم برین نہج مابین سراہائے پدر خود سرائے سلیم شاہی بنائین جن مین بروش پدر اغنیا و غربا راہ گیران ہنود و مسلمانان کو مدام طعام پختہ و خام تیار رہتا تھا اور ہنوز سرائے سلیم شاہی کے نام سے زبان زد انام ہے۔ علی ہذا القیاس ابوالفتح مبارک شاہ بادشاہ بن خضر خان سلطان بہلول لودہی بادشاہ سکندر لودہی بن سلطان بہلول لودہی سلطان محمود خلجی بن سلطان ناصر الدین خلجی۔ سلطان حسین بن سلطان محمود شرقی وغیرہ وغیرہ باہی حکمران و فرمان روا اہل اسلام سے اپنے اپنے عہد سلطنت و حکومت مین شہر ہذا پر بارہا بابت ملک گیری و بغاوت کارزاری وغیرہ آمد و رفت وقوع مین آتی رہی ہکذا کلہم مقتبس من التواریخ فرشتہ وغیرہ ہر ایک کا بیان تفصیلاً تحریر مین لانا موجب طوالت کتاب کا تھا لہذا موقوف کیا گیا حضرت شیخ ابن بطوطہ رحمۃ اللہ علیہ کے سفرنامہ سے کہ باشندہ ملک عرب کے تھے جنہون نے سات سو ہجری مین سفر ہند فرمایا تھا شہر راپڑی کا تذکرہ بچشم دیدہ خود رقم فرمایا ہے کہ از روئے رونق و آبادی تمام اور بود و باش انام گویا دران زمان راپڑی اپنے عین شباب پر واقع و قایم تھی پیدا ہے المختصر غرضکہ اوس وقت

Marfat.com

بلدہ راٹپری کا با قلعہ مستحکم و باغہائے گنجان افزا و مکانات خوش قطع و بازارہائے مصفا سڑکین پختہ حوالی اطراف مین کالانہار آب خوشگوار جاری وروان بمسافت بعید وسعت کے ساتھ آباد ہونا مسطور و مرقوم ہے مشہور ہے کہ بوقت شام سات سو پالکیان روسائے شہر ہواخوری کو نکلتی تہین واللہ اعلم اور صاحبان ہر فضل و کمال اور مردم اہل حرفہ موجود تھے۔

نظم درصفت شہر

عجیب وہ شہر تھا معمور و آباد — خوشی سے ہر بشر تہا ہر طرح شاد
طریقہ دین کا تہا خوب جاری — کہلی تھی عیش کی باغ بہاری
خدا کے نام سے وہ شادمان تھے — رسول اللہ پر قربان جان تھے
تلاوت اور نوافل سے سروکار — رسوم کفر سے ہر ایک بیزار
کہین تھا وعظ گوئی کا وتیقہ — کسی جا ذکر مولے کا طریقہ
گلی کوچہ سے الا اللہ آتی — صدا مذکور کی تا عرش جاتی
مساجد نام سے مولا کے معمور — رواج دین سے ہر ایک مسرور
علوم دین کا چرچا تھا اکثر — رموز معرفت کا شور گہر گہر
برائے اکتساب دین و ایمان — مکان بعد سے آتے تھے انسان
اصول فقہ و تفسیر قرآن — ادیب فن کمال طب میدان
تعلم مین صدا منقول و معقول — یہی ہر وقت تہا بس سب کا معمول
توطن تہا گروہ صوفیا کا — تمکن صاحب فیض خدا کا
کمالات عمل سے تھا کوئی طاق — صناعات ہنر مین کوئی مشتاق

Marfat.com

معین ہر طرح کے پیشہ ور تھے — تنافع فیض کے مکشوف ور تھے
خدا کے خوف سے ہر وقت روتے — رخ مصحوف کو اشکوں سے دھوتی
نہ تھی شیطان کی واں دال گلتی — کہ جب لاحول کی تلوار چلتی
شریعت پاک کی مدحت نکلتی — رسومِ بد کفِ افسوس ملتی
کشادہ تھے درِ اشیاء تاجر — مفید رعب سے ہر وزد و فاجر
گویا اک شمس تھا وہ جسکی لمعین — درخشاں تھین ہر اک کون و مکانین
وہ اک بحر تھا با جوش پر آب — کہ جس سے اک جہان ہوتا تھا سیراب
کہاں تک خوبیاں اسکی سناؤں — غرض جو مدعا اصلی ہے لاؤں
خداوندا ہر اک ارواحِ جانکو — خلودِ جنّت فردوس کیجو
مجھے بھی اونکے صدقہ مین الٰہا — مروں تو جنّتِ اعلیٰ مین پہنچا
کہوں ہین سب طرح امن و امان تھی — خدا کی شان کیا برکت عیان تھی
رعیت خوش حکمران صاحبِ داد — شیاطین کیوں تھوں پھر غم سے ناشاد
یہ زینت تھی مرادِ عقد ساری — او دھر نوشہ کی اب دیکھو تیاری

بیان حسن خان دوتانی صوبیدار کی

صفدر جنگ معین الاسلام نواب حسن خان یا حسین خان دوتانی کہ دوتانی ایک خیل ہے افغانان سے طاب اللہ مرقدہٗ شہر ہذا مین سلطانِ دہلی کی طرف سے صوبہ تھے اور وہ بیعت تھے حضرت بدر الدین شاہ ولایت برناوی پدر بزرگوار آپکے سے انکو خبر پہونچی کہ پیر صاحب کے فرزند ارجمند یا رٹھیم مین تشریف لائے ہین۔ خانصاحب براہِ استقبال خود جاکر ملاقی ہوے اور کہا جیسا برلبِ ندی برناوہ آباد آپ

اسیطرح شہر راپڑی برلب جمن واقع ہے طبیعت جناب کو ازبس فرحت حاصل ہوگی

عازم ہونا حضرت خواجہ نصیر الدین بزرگ رح کا طرف بلدہ راپڑی کے **نظم**

سوئے راپڑی لو لگائے ہیں آج	تمہیں اپنا جلوہ دکھاتے ہیں آج
رہو منتظر بہرِ تعظیم سب	ولی حق کے تشریف لاتے ہیں آج
محبت سے اُلفت سے اکرام سے	رہِ دین حقیقت بتاتے ہیں آج
بہ کشفِ ولی باطنی حال سے	کرامات اپنی دکھاتے ہیں آج
خوشا وقت اے صاحبین ہنر مان	مکانب میں جو حال پاتے ہیں آج

الغرض بہ اعزاز تمام شہر میں رونق افروز ہوئے اور والدہ معظمہ کے واسطے خاص محل خالی کردیا گیا۔ اور اصل روایت یہ ہے کہ والدہ ماجدہ نے بارٹھ میں انتقال فرمایا اور جنازہ وہاں سے ریپڑی میں لاکر ایک مقام پر مدفون کیا۔ اور **اشہر** یہ ہے کہ اوسی جگہہ اب احاطۂ قبور و درگاہ شریف ہے اور حضرت نصیر الدین بزرگ رح کی تعلیم کے واسطے بلدۂ ہذا سے چودہ عالم ادیب فنون و جامع جمیع علوم کمالیہ وغیرہ مقرر کیے گئے بزود منقول و معقول فرع و اصول اور تصوف وغیرہم سے فراغت حاصل کی ایک روز مشغول سبق تھے **حضرت شیخ عبدالحق** علیہ رح ردولوی کہنہ لباس پریشان موی تشریف لائے حضرت نے بہ کشف باطنی دریافت کیا کہ کوئی اہل دل معلوم ہوتے ہیں جب آپ اوس طرف مخاطب ہوئے تو استاد نے کہا پڑھو کیا فقیر کو دیکھتا ہے آپ نے کچھہ پڑھکر پھر اوس طرف کو دل مائل کیا اوستاد نے آپ کو غصہ سے جھڑکی دی اور جانب شیخ رحمۃ اللہ بنظر تحقیر ناظر ہوئے

Marfat.com

حضرت بزرگ ذوالکرام نے دل مین کہا خوب ہوتا کہ اوستاد ہی پر توجہ فگن ہوتے
شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے اوستاد پر توجہ ڈالی وہ مثل مرغ بسمل تڑپنے لگے
نصیرالدین بزرگ نے فرمایا کہ حضرت آپ کو ہوش مین لائے پانی دم کرکے چھڑکا گیا
جب ہوش ہوا رؤسائے شہر نے مشورہ کیا کہ انھی سے بعیت ہونا چاہئے کیسہ زر
ونقرہ سامنے رکھکر مصر ہوئے کہ ہمکو بعیت کیجئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ تمنے
کیا خیال کیا انہین سے بعیت اختیار کرو اور قصور معاف کراؤ مین تو آپکے خاندان
کا خوشہ چین ہون اور وہ امانت پدری معینہ دفعتًا یا چالیس روز مین بتدریج یا بزرگ
سپرد کی اور رخصت ہوئے۔

اوصاف حضرت خواجہ نصیرالدین بزرگ
رحمت اللہ علیہ

کُل باشندگان شہر حضرت سے مُرید ہوئے اور اعتقاد بدل رکھتے تھے۔ **نظم**

تمامی شہر تہا حضرت پہ شیدا	تصدق مال سے جان سے ہویدا
جناب پاک ہی از بس محبوٌ	بہ الفت تامہ رہتے دُعا گو

فی الواقع یہ بات بجا ہے کہ جب آبا واجداد سے کوئی خیر وشر شیوع پاتا ہے
وہ اولاد مین ضرور رنگ لاتا ہے چونکہ آپکے والد بزرگوار نے اشیاء وزارت کو
ہدیہ الی اللہ کرکے درویشی اختیار کی تھی بمضمون آنکہ۔
یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ۔ وبہ مصداق آنکہ اَضْعَافًا مُّضَاعِفَه ۔ اللہ قادر قدیر
نے آپ کی اولاد سعید مین وہ خیر کثیر عطا فرمائی کہ جو شئے بادشاہون کی نہ تھی وہ
آپکے نکلتی۔ لکھا ہے کہ ایک صاحب حضرت کے مُریدون مین سے بنارس کے

بیان حضرت خواجہ نصیرالدین بزرگ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

رہنے والے صنعت پارچہ بافی مین مشتاقی وافی رکھتے تھے برس روز مین دو تھان تیار کرتے ایک بادشاہ ولایت ہمعصر کی خدمت مین گذران کر زر قیمت سے تا سال قوت عیال کرتے اور دوسرا امتحان پیر خود حضرت نصیر الدین بزرگ پر نذر پکڑتے حضرت مخدوم **علاء الدین** برناوی تحریر فرماتے ہین کہ تاثیر اوس کپڑے کی یہ تھی کہ جب دھوپ مین رکھتے تھے تو اوس مین عرق آجاتا تھا۔ اب مثل عنقا جہان سے معدوم یا شاید کسی بادشاہ کے مثل نوعروسہ کے چشمان خلایق سے مکتوم ہو۔

بیان سخاوت نظم

سخاوت کا سنو گر وصف یارو		بنام ایزد جزاہ اللہ پکارو
نہ اب تک نام حاتم سے سنا تہا		ولی خاص سے جو کام نکلا

حضرت قدس سرہ نے خادمون کو فرما دیا تہا کہ جو کچھہ نذور فتوح وغیرہ مین آیا روز اللہ دے دیا دوسرے روز پر نہ رکھا سخاوت بحد غایت بڑی ہتی تا آنکہ ایک مرتبہ بوجہہ خشک سالی مساکین نے در عالی جاہ پر صدائے الجوع بلند کی حضرت اقدس سے ارشاد ہوا یہ کیسا شور وغوغا ہے خدام نے التماس کیا کہ بھوکے فریاد کرتے ہین فرمایا دیکھو تو کچھہ بیت المال مین ہے۔ خدام نے گزارش کی کہ حضور نے تو روزمرہ دیدینے کو فرما دیا تہا مگر دیکھتے ہین شاید کچھہ پس ماندہ موجود ہو۔ تاریخ بسیط ہذا مین لکھا ہے کہ قدرے قدرے روز کا بچا ہوا ہزارہا من غلہ و بالتفصیل مشہور لاکھ من اور بنقول مختلفہ تین لاکھ یا تین لاکھ من موجود تہا آپ نے دفعتاً فقرا و مساکین کو لٹا دیا انتہی۔

Marfat.com

بیان کرامات نظم

کرامت گر سبھی لکھنے مین آوے	تو ان اوراق مین کیونکر سماوے
کہ بیش از بیش ہے احوال اُن کا	کتب تاریخ مین مبسوط لکھا

کرامات حضرت سے اکثر ظہور مین آئین بیان کو ایک دفتر طویل چاہیے۔

ازانجملہ یہ کہ ایک مُرید خاص کا ایک طفل صغیر اس سبب سے کہ اطفال خورد سال سے محبت کرنا طریق مسنون ہے حضرت بزرگ کو مالوف تہا۔ ایک روز مرید یعنے پدر طفل مالوف کے حضرت کی دعوت تہی تیار پختگی طعام مین گہر والے مصروف تہے وہ بچہ بہی خوشی خوشی حال ظرف تہا کسی برتن کے نیچے سے مار سیاہ نے کاٹا کاٹتے ہی فوراً روح جسم عنصری سے پرواز کر گئی والدین طفل نے خیال کیا کہ حضرت کو لڑکے سے ازبس اُنسیت تہی اگر آپ پر یہ حال آشکارا ہوا تو بوجہہ غم شادمانی دعوت کما حقہ نہ ہے گی مناسب محل جان کر لاش کو کپڑے سے ڈہانپ دیا سبحان اللہ زمانہ مین ایسے ہی لوگ گذرے ہین کہ مرشد کی رضامندی پر گوشۂ جگر کو نثار کر دیا حضرت وقت کہانیکے تشریف لے گئے علما فضلا درویش وغیرہ ہمراہیان دعوت تہے چونکہ آپ کے ہمراہ ہزارہا مردم شریک طعام ہوتے تھے جب کہانا سامنے اونہ چکا صاحب خانہ کو اشارہ کیا کہ لڑکے کو لاؤ عرض کی وہ اِس وقت سوتا ہے آپ نوش فرمائے وہ پہر کہا لیگا آپنے مکرر فرمایا کہ لاؤ ساتھ کہانیگے کیونکہ یہی عادت شریف روز تہی چند مرتبہ اصرار کر کے واقعی امر گذارش کیا گیا آپ مجمع سے اوٹھکر لاش طفل پر تشریف لائے اور ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ لڑکے اوٹھتا نہین انتظار ہے کہانا کہالے فوراً اوٹھکر شریک طعام ہوا۔

Marfat.com

کرامت دیگر

منجملہ ایک یہہ کہ بلدۂ ہذا مین ایک شخص کسی زن فاحشہ پر فریفتہ تھا یہ مال زادیان مال کی جورو ہوتی ہین چند روز مین اثاث البیت مرد خورد و پوشش کر ڈالا جب کچھہ پاس نہ رہا گھر سے نکال باہر کیا اب شخص دل دادہ نے دزدی اور سائلی پر کمر باندہی جو کچھہ لاتا ہدیہ زن زانیہ کرتا ایک روز جمعہ کا روز تھا حضرت رحمت اللہ علیہ جامع مسجد مین شاید کہ وہ یہی مسجد ہو جو اب بہی موضع رہڑی قلعہ ویران مین ایک گنبد والی موجود ہے جو جامع مسجد کے نام سے شہرت زدہ ہے اور فی الحال نماز عیدین اوسمین ہوتی ہے باوجودیکہ دو گنبد شہید ہو گیے صرف ایک گنبد موجودہ مین پچاسون آدمی سما جاتے ہین۔ یا اوس وقت جامع مسجد کوئی اور ہوگی غرض جامع مسجد مین آن مخزن اسرار مشغول نماز با نیاز تھے۔ وہی مرد ناراہ جوتے سب نمازیون کے اوٹھا کر بیچ آیا اور پھر آ در مسجد پر سائل ہوا حضرت نے خادم سے فرمایا کہ کچھہ لا کر اس کو دیدے خادم کے آنے مین توقف ہوا ادہر اسنے اضطرابی کی آپ نے دستار مبارک اوتار سائل کو عنایت فرمائی اللہ اکبر یہ آپکے مس کردہ کی تاثیر دیکھی جس وقت اوس شخص نے دستار فیض آثار کو ہاتھہ مین لیا تخیل فاحشہ ناکارہ سے یک لخت مطمئن ہو عورت کی طرف آیا ادہر اسنے دیکھتے ہی راہ قبیحہ و ذمیمہ سے توبہ کی اور تا زیست کسی نامحرم کو شکل نہ دکھلائی بلکہ ولیہ کاملہ ہو گئی آنجناب فیضمآب کے دو پسر سعادت اثر تھے بڑے صاحب زادہ کا اسم گرامی **علاء الدین بزرگ** اور چھوٹے لخت جگر کا **فرید الدین عرف میان قندو**۔

اوصاف حضرت میان قدّو صاحب رحمت اللہ علیہ نظم

میان قدّو کو خالق نے جتا	صغیر سن مین یہہ رتبا دیا تھا
رکوب سدّ چون بیل توانا	وہ اوسکے حکم سے ہوتی روانا

اِن صاحب کی عمر ساتؔ یا آٹھ یا نوؔ یا دسؔ یا بارہؔ یا چودہ سال کی تھی۔ علی اختلاف الروایات رخت دُنیائے فانی سے لبسوئے آخرت باقی کے باندھا۔ کتاب چشتیہ بہشتیہ مین جو مخصوص تاریخ بزرگان خاندان اسماء یالااس بقعہ ہمایون مین ہے۔ حضرت مخدوم علاء الدین برناوی قدس سرہٗ کیفیت بیان قدو صاحب ذتاریخ وصال حضرت سلطان المعشوقین مخدوم خواجہ محمدؐ علاء الدین چشتی برناوی مصنّف چشتیہ بہشتیہ ابن شیخ بدرالدین اسحاق قدس اللہ سرہ العزیز ہفتم شہر صفر المظفر ۸۸؁ ثمان وثمانین ؤالف مایتہٖ ہجری نبوی صلعم ہستند انتہیٰ) اِس کتاب کے اندر حضرت مؤلف علیہ الرحمہ نے اپنے زمانہ سے قبل تک کے حالات درج فرمائے ہین۔ جو آپ مؤلف کتاب خلاصہ تاریخ راپڑی کے زمانہ سے دوسو چالیس سال سے کچھہ کم منقضی ہوتے ہین) یون درج فرماتے ہین کہ حق تعالیٰ نے اوس ذات ستودہ صفات کو ایام طفولیت ہی مین نور معرفت سے منور فرمایا تھا اکثر کرامتین پے در پے ظہور پاتی تہین **بیان کرامت**۔ میان قدو صاحب اوس تمام سے ایک یہ ہے کہ آپ دیوار پر بیٹھے ہوئے تھے اور لڑکے آپکے پاس لکڑیون کے گھوڑے بناکر جیسا درمیان اطفال متعارف ہی دوڑا رہے تھے آپ سے کہا کہ آپ بھی گھوڑا اپنا

بیان حضرت میاں قدو صاحب راپڑی

Marfat.com

دوڑائے آپ نے طرف دیوار مرکوب کے اشارہ کیا وہ دفعتاً حرکت میں آکر چند
گام رواں ہوئی۔

دوسری یہ کہ بدیع الدین شاہ مدار مکن پوری شیر پر سوار ہو کر نیا سے آپ شہید منہ
قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ
یَحْزَنُوْنَ ہ اور نیز مقولہ مولنا جلال الدین رومیؒ سے

چون ازو گشتی ہمہ چیز از تو گشت ۔۔۔ چون ازو گشتی ہمہ چیز از تو گشت

مولنا شیخ عبدالحق صاحبؒ محدث دہلویؒ نے اخبار الاخیار کے اندر بھی جو ایک
کتاب تاریخ اولیاء اللہ ہند میں ہے شاہ مدار صاحب کا مختصر حال مرقوم فرمایا ہے
اور نیز اور کتب میں مثبت ہے جب شاہ صاحب موصوف بہیئت مسطور قریب
شہر راپڑی پہونچے آپ نے بدستور سابق بر مرکوب سوار روان استقبال کر کے مصافحہ کیا
شاہ صاحب موصوف نے بوسہ لیا اور دعا دیکر چلے گئے یہ اخبار تواتر پدر بزرگوار
یعنی حضرت نصیر الدین تبرکؒ استماع گوش حق نیوش ہوئے میان قدو کو سامنے بلوا کر
فرمایا او کوتاہ ظرف ہمارے خاندان میں اخفا چلا آتا ہے اور تو ابھی سے اظہار
کرتا ہے اب مناسب کہ تو جامۂ ہستی سے گذر جا اسکے بعد یہ بھی زبان فیض ترجمان
سے ارشاد ہوا کہ اے بابا قدو تیری کوئی حاجت باقی ہو تو مجھسے بیان کر عرض کی
کہ آبا جان کوئی آرزو باقی نہیں مگر میری تفسیر سراج منیر کے سات پارہ پڑھنا
باقی ہیں وہ انجام کو پہنچ جائے پہر سفر آخرت کروں آپ نے فرمایا اوسکو ہم قبر میں پورا
کرا دینگے۔ اور دوسری روایت سے یہ بھی ثبوت ہے کہ وقت انتقال فرمایا کہ وقت
از بس تنگ ہے جو کچھ کہنا ہے جلد کہہ۔ یا یہہ کلام بعد رحلت جنازہ دیکھکر فرمایا

Marfat.com

تہا اور میاں قدو صاحب نے زندہ ہو کر جواب میں اس طرح پر کہا تا انتہی کلامہ تفسیر سراج المنیر۔ اور فرمایا۔ یا بنیّ نم کنومۃ العروس بصیغہ تصغیر یعنی اے طفلک من سو مانند سونے نوعروسہ کے اور حضور مردمان فرمایا کہ بیچارہ قدو خوش آمد و خوش رفت۔ اللہ رے ذہن یہ عمر اور ما تحت کل علوم طے کر کے منتہی کلام تفسیر پر پہونچنا واقع میں یہ وہبی اور امر دادالہی تہا۔ غرض انتقال کیا اور دفنا دیا تربت آپ کی رپڑی میں اندر احاطہ کے مشہور ہے۔ آنحضرت کتاب لے کر قبر قدو پر جاتے اور وہ بیرون آن کر پڑھا کرتے ایک روز ایک لڑکے نے والدہ معظمہ میاں قدو کو کہا کہ میں ابہی دیکھ آیا ہوں قدو صاحب سبق پڑھ رہے ہیں یہ خبر سنکر مادر مشفقہ نقاب ڈال کر پاس پہونچیں اور غایت شفقت سے چاہا کہ گلے میں باہیں ڈالیں اور واری قربان کے کلمے جیسا عادات زنان ہیں کیا جائے آن بزرگ رح نے فرمایا خبردار ایسا نہ کرنا یہ عالم اور ہے وہ عالم اور تہا اوسی روز سبق کتاب تمام ہو چکا تہا میاں قِدّوُ داخل قبر ہوئے جب لڑکے نے یہ حال ظاہر کیا تہا مر گیا آپ نے والدہ قدو سے فرمایا کہ اگر تم نے اِس راز کو وا کیا تو تم بہی ابہی جہان سے گذرتی ہو او نہوں نے سکوت اختیار کیا طفل فوت شدہ کو دفن کیا۔ حضرت اکثر ذکر و اذکار میں مشغول رہتے آخر عمر میں استغراق بہت بڑہ گیا تہا ہردم عالم استغراق میں مستغرق رہتے تھے مثل خوابیدہ کے جب کوئی بیدار کرتا اوس وقت استماع حال فرماتے حضرت علاؤالدین فرزند کلاں کو آپ ہی تعلیم کیا کرتے تھے ایک روز سبق پڑہنے کو گئے کتاب لئے سامنے کہڑے تھے دریافت کیا کیستی۔ کہا انا علاؤالدین فرمایا کدام علاؤالدین عرض کیا ابن نصیرالدین بزرگ۔

Marfat.com

ارشاد ہوا کدام نصیر الدین بزرگ۔ ہاتھ اوٹھا کر التماس کیا ابن بدر الدین شاہ ولایت
برناوی حبیب پدر بزرگوار کا اسم گرامی استماع کیا ہوش آیا سبق پڑہا کر فرمایا ہمارے
مشغلہ مین حدث واقع ہوتا ہے ایک صاحب آتے ہین وہ تم کو پڑہایا کرینگے اور طرف
شمال اشارہ کیا علاؤ الدین بزرگ اوس سمت تہوڑی ہی دُور گئے تھے دیکھا کہ
مولانا افتخار الدین صاحب لاہوری بہ لباس شکستہ ایک بہل مین اپنی
منکوحہ صاحبہ کو سوار کئے لاتے ہین۔ اِن جناب نے بہی بوجہ غارتگری لاہور فرار ہی
اختیار کی تہی حضرت علاؤ الدین بزرگ کو اِن ہی مولانا فیض عالی نے تحصیل
اتمام کو پہونچائی تہی جب یہ جمیع علوم معقول و منقول حقایق و معارف وغیرہ حاصل
کر چکے حضرت نصیر الدین بزرگ رحمہم اللہ کی عمر زیادہ تہی فرزند عالی کو فرمایا اے
ستودہ خصال مین وصال آخرت کیا چاہتا ہون تجہکو اپنی جا معمور کرتا ہون۔
آیا تو متکفل بار امانت کا ہوسکتا ہے اور بطور امتحان اشخاص معتقدین کو فرمایا بوجہہ
اسکے کہ کوئی ہوس دنیوی تو نہین رکہتا علاؤ الدین کو بزازے اور بازار حلوائیان
وطویلہ اسپان حتّٰی کہ کوچہ قحبہ ہان لیجا کر سیر کراؤ اور دیکہتے رہنا کہ کس جانب
کو میلان خاطر ہے۔ وقت واپسی ہمراہیان سے دریافت کیا کہ علاؤ الدین کو کس
طرف مائل پایا۔ کارپردازوں نے گذارش کی کہ حضور بجز سکوت اور زمین ... کسی
سمت کو گوشہ چشم بہی نہین کی فرمایا ہان معلوم ہوتا ہے یہ تحمل ...
اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ ...
وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ... بیعت کی اور کلاہ ...
خلیفہ کیا اور ۵۵۰ھ پانصد پنجاہ و پنجم ہجری ... بتاریخ ... ماہ ذالحجہ ...

Marfat.com

برس کی عمر مین اور بروایتے ایکسو سال یا کچھ کم وبیش موصل الی اللہ ہوئے گنبد
سنگ سرخ شرقی ریٹری مین بیچ کی پتھر والی جسپر آیۃ الکرسی کندہ ہے قبر مبارک
حضرت فیض منقال ہے چشتیہ بہشتیہ مین ہے۔ نقل ست کہ عمر شریف حضرت
مخدوم شیخ نصیرالدین بزرگ قدس سرہ العزیز از نود سال تجاوز بود و بروایتے
بصد سال باکم وبیش رسیدہ رحلت فرمود و قبر منور آن ذات مظہر برکات در گنبد
کلان کہ در سنگ سرخ است ہمدران محاوطہ شیخپورہ راٹری واقع است زیارتگاہ
عالمیان ومطاف اسلاف واخلاف جمہور ومشہور وپرنور است و وفات آن قبلہ
حاجات ازین جہان پُرآفات بتاریخ یازدہم شہر ذی الحجہ روز یکشنبہ ۸۵۵ھ خمس
وخمسین وثمانمائۃ واین اعداد ازین کلمہ برمی آید شمع عالم شد۔

چونکہ خاندان چشتیہ مستقر عُرس وجواز سماع ہین آپ کا عُرس ہوتا تہا **قطب خان**
ابن **حسن خان دوتانی** مُرید ومعتقد حضرت خواجہ نصیرالدین بزرگ علیہ
الرحمہ کے تھے۔ واقعۃ الحال ہذا مین ہے کہ اون صاحب ممدوح کے علاوہ اربع
منکوحہ شرعیہ کے سولہ سو ۱۶۰۰ حرم تھین انتہی۔

نقل ہے صاحب ممدوح والا فرماتے تھے کہ ایک صاحب ہندؤن مین کنہیا نام جو
بزعم ہنود اوتار اور سولہ سو گوپیان رکھتا تہا بدعوی الوہیت پیش آتا مینکہ ازروئے
جاہ واحتشام دنیوی اوس سے اعزّ واعلی تر ہون مگر ایک ادنی خادم ہون دین
محمدی سے۔ اور بیان ہذا مین ہے کہ تاریخ عُرس معین پرسوائے لحم بقر وغنم کے پچیس ۲۵
من گوشت لوے اور بٹیر وتیتر کا ہوتا تہا وہ کل حرم بفرح وشادمانی مصالح
پیسنے مین مشغول رہتی تھین اور بہت مسمع شامیانہ زرین اور فروش ولباط مخملی ہے

130979

Marfat.com

مزین اور تکلف کیا جاتا تھا حضرت علاء الدین بزرگ عالیقدر رجادۂ طاعت پر مع قرب
نشین ہوتے اطراف و جوانب سے ہزارہا فقراء و مساکین فراہم ہوا کرتے تھے۔ لکھا ہے
کہ ایک قوم ہنود دکن سے آئی تھی جو گانے میں ملکہ کمال رکھتی تھی قوالی کیا کرتی
آیا ہے کہ بہ کشش باطنی حضرت بزرگ کے سب کے سب مسلمان ہو گئے اور ہمراہی شیخ
پیر رحمۃ اللہ علیہ مبارک آباد تا زیست سکونت رکھی اور اتباع بزرگان میں سفر
آخرت اختیار کیا۔

المدعا۔ خانصاحب ذوالقدر بہ لباس شاہانہ رفعت و تجمل کے ساتھ ہزاروں
آدمی جلو میں موجود نالکی پر سوار ہو کر چلتے جب قریب خانقاہ پہنچتے سواری سے
اوتر کر برعایت آداب مرشد نہایت مؤدب ہو کر پیادہ پا چلا کرتے اور بعد الفراغ
مجلس شامیانہ زرین و لباسہائے پرتکلف و ہمہ اشیاے موجودہ و لباسہائے
فاخرہ جسمانی تصدق فقراء و مساکین فراہمیان فرماتے کہ سالہا کے واسطے اندازہ
قوت اونکی کا ہوتا۔ اوس وقت طاعات خداوندی ہر مسلمانون میں با ذوق و شوق
ہر روز روز عید اور ہر شب شب قدر کا عالم نمایان تھا۔ اللہ اللہ وہ جماعات کثیرہ
نماز گذاران مساجد پنجگانہ [illegible] و جمع وافرہ عید الفطر [illegible]
صلوۃ مساجد یوم الجمعہ۔ اللہ غنی وہ افراد مسلمانان لا تعد و لا تحصی [illegible]
بے شمار مجتمعین عیدگاہ کہ بادل کی طرح دل کے دل [illegible]
اور مانند فوج غول کے غول کوچہ و بازار [illegible] جانب [illegible]
ہوتے تھے عجب جلوہ اور شان کبریائی نظر آتی تھی [illegible] سے لاریب کمال [illegible]
ہیبت شوکت اسلام و انوار [illegible] علی آلہ [illegible] سبحان اللہ تعالیٰ [illegible]

Marfat.com

اوصاف حضرت خواجہ علاء الدین بزرگ
رحمت اللہ علیہ

بیان اوصاف حضرت خواجہ علاء الدین بزرگ رح

آپ سے اکثر کرامتین صادر ہوئین اوراق قلیل مین سب کا بیان محال ہے اون تمام سے **ایک** یہ ہے کہ آپکے زمانہ حال سراپا کمال مین **غیاث الدین خلجی** حکمران سریر نشین اقلیم ہند ملک دکن مالوہ دار السلطنت شادی آباد منڈو کے تھے یہ بادشاہ بغایت حلیم الصفات - جواد - محتاط - باذوق طاعت گذار خالق کردگار تینتیس برس (۳۳) تخت نشینی کی الّا ایام سلطنت مین مدت العمر فکر وہوس ملک دیگر مطلق نہ رکھی - ہزارہا کنیز وحرم سرا موجود تہین - بعض مورخ کے کلام مین - تعداد بدہ ہزار پہونچی ہے منجملہ پانصد کنیز حبشیہ اور ہزارہا دختران راجہ ہا باجمال ماہوش شرف اسلام مین آکر داخل شبستان شاہی ہوئین اور جو جو خدمات احکامات قواعد وضوابط سلطنت بیرونہ مردون سے متعلق ہین وہی انتظامات تعلقات مملکت بتمامہا وسایر اندرونہ وزارت وامارت وعساکر میمنہ ومیسرہ وحکیم وندیم - ومحتسب ومدرس وغیرہ وغیرہ کل زنان کنیزان وحرم سلطانیہ سے باہمی متعین - دنیا بھر کی صنعات وحرفات سے مشق کمال حاصل - اشیاء مصنوعات دستیہ کی خرید وفروخت سے اندرونی بازار گرم رہتا تہا جو طبقہ حرمان وکنیزان خاص پر متعین تہا وہی دربان بلکہ طوطی وشارک وغیرہ طیور متفقسہ حتّی کہ موشہاے خانہ باش جو کسی سوراخ وغیرہ مین نظر پڑگیا روزانہ مساوی دیا جاتا جب کسی متنفس خورد وبزرگ کو ثنا خوان دولت پایا زر ومال سے مالا مال فرمایا - باگاہے کسی کی زبان سے کلمہ شکر گذاری کا سننے مین آیا رقم دراہم ودینار بے شمار عطیہ مستحقین پہونچایا - ہزار کنیز حافظ

بیان سلطنت سلطان غیاث الدین خلجی

Marfat.com

قرآن معمول تھا کہ وہ تمام وقت تبدیل لباس مصحف مجید ختم کر کے مُنہ پر دم کرتی رہین اور حکم تھا کہ جب وقت ایک پہر رات باقی رہے کُل عورات واہل حرم اوٹھکر مستعد لعبادت الہٰی مصروف ہون اور وضو کر کے نماز تہجّد مین روے نیاز قادر بے نیاز لاوین اور تاکید بلیغ تھی کہ جو نیند سے بیدار نہو مُنہ پر پانی چھڑکین اسپر نہ اوٹھے تو بزور ہلا کر بیدار کرین اور اگر خواب گران اور زیادہ غفلتِ نوم طاری ہو بات پکڑ کر اوٹھا کھڑا کرین اور نزدیک والون کو ہدایت تھی کہ عندل معاشرت تبنیہاً وعیرتاً تذکرہ موت برزبان اور کفن پیش نظر رہے وغیرہ۔ مجلس مین مکالمت فعل نامشروع وہنار وقوع مین نہ آتی مسکرات کی طرف ہرگز رغبت نہ کی۔

محمد قاسم فرشتہ مورخ شاہان ہند کی تحریر سے عیان ہے۔ ہزار کنیزک حافظ قرآن مجید درحرم داشت بایشان فرمودہ بود کہ ہنگام تغیر لباس باتفاق قرآن راختم کردہ بر و سیدمیدہ باشند چون یکپاس از شب ماندی کمر بندگی برمیان جان لبستہ باداے لوازم عبادت پرداختے وجبین عجز وانکسار برزمین نیاز مسودہ مطالب ومآرب خود از درگاہ احدیت دریوزہ کردی وباہل حرم مبالغہ فرمودہ بود کہ بجہت نماز تہجد او را بیدا سیکردہ باشند وعندل احتیاج آب بر روے ادمی پاشیدہ باشند بلکہ اگر در خواب گران باشد بزور بجنبانند واگر بآن ہم بیدار نشود دستش گرفتہ برخیزانند ونیز بانزدیکان فرمودہ بود کہ در وقت عشرت ومشغولی لبنغمان دنیا ہرچہ اسم کفن برو نہادہ بود دہ بنظرش می آوردند تا متنبہ شدہ عبرت گرفتہ از مجلس برمیخواست وتجدید وضو کردہ بنما ولتوبہ وانابت میپرداخت۔ ودرمجلس واصلا نامشروع وانچہ غم آوردی نمی گفتند و بمسکرات ہرگز رغبت نمی نمود انتہی۔ اواخر سنہ ۹۰۵ خمس وتسعمایۃ ہجری صلعم مین وفات

Marfat.com

ہائی۔ انار اللہ قبرہٗ۔ اور بادشاہ عالیجاہ کو علما و درویشون سے بہت اعتقاد تہا مولنا
افتخار الدین صاحب اوستاد حضرت بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کو بوجہ محبت و حسن عقیدت بادشاہ
نے اپنے پاس رکہا تہا ایک مرتبہ اقلیم پناہ نے مولانا سے فرمایا کہ اس زمانہ مین صوفیہ معدوم
ہین اور اگر ہین تو صرف ظاہرداری اندر سے نہین مولنا موصوف نے جواب دیا کہ بلدہ رانیری
مین ایک بزرگ البتہ ہین بادشاہ نے فرمایا صفت بیان کرو آپ نے فرمایا اوصاف
عالی آن مجمع کمال اس لائق نہین کہ سراسری زبان پر آجاوین اِلّا ایک کلمہ پر اختصار
کرتا ہون کہ قدم بقدم رسول اللہ صلعم ہین بادشاہ نے کہا اونکو بلوانا چاہئے فرمایا
وہ عزلت نشین خانقاہ ہین کسیکے پاس نہین جاتے بادشاہ نے امتحاناً کہا اگر یہہ
بات سچ ہے تو متاع مراسلہ کی طرف توجہ نہ فرمائینگے جواہرات بیش قیمت دو تہالیان
گران بہا اور ایک فرمان باین مضمون کہ چونکہ شاہان ہند مین ہمیشہ مجادلہ و مقاتلہ
رہا ہے مین نے منت بولی تہی کہ اگر مین مالک تاج و تخت ہونگا تو اس قدر مال تصدق
فی سبیل اللہ کرونگا اب چونکہ مقصدیاب ہوا ہون بہ ادائے منت معہودہ اسقدر
فرستادگی خادمان درگاہ کرتا ہون پذیرا فرمائے اور خواہان زیارت ہون اگر تکلیف
متصور نہو تو خود قدم رنجہ فرمائیے یا مجہکو بلوائیے فرستادگان نے وہ جواہرات
وغیرہ پیش رکہکر نوشتہ گذرانا آپ نے مضمون معلوم کرکے اوس کی پشت پر دست
حق پرست سے رقم فرمایا آنکہ ہم لوگ خاک نشین ہین انتفاع دنیوی سے غرض
نہین ہمارے آبا و اجداد نے اسیطرح خلائق سے یکسوئی رکہی ہے لہذا متاع مرسولہ
واپس ہے اور ملاقات کی بہی کوئی ضرورت نہین کارکنان نے بادشاہ کے حضور
مین یہہ نجکر ماجرائے گذشتہ بیان کیا شاہ عالی پناہ کو رقت طاری ہوئی اور دل

Marfat.com

مین خیال کیا کہ ان سے بیعت کرنا چاہئے عادت بادشاہ یون مقرر تھی کہ تہجد پڑھکر
صبح تک مراقبہ مین رہتے تھے ایک رات حضرت کشف مین بادشاہ کے پاس تشریف
لے گئے مقراض سے بال تراشے اور طاقیہ درویشی سر پر رکھی اور کلمات معرفت
تعلیم فرماکر چلے آئے بادشاہ بعالم اختیار آئے موئے سر تراشیدہ و کلاہ بر سر
نہادہ اور کلمات تعلیمہ یاد پائے فرستادگان کو بلاکر حلیہ مبارک مدعا علیہ دریافت کیا
تو موافق منام پایا سر مو تفاوت لا پا شاہ جمجاہ حضرت منعم و محتشم الیہ سے تا زیست
بدرجہ غایت مؤدب اور معتقد رہے۔

بیان اخلاق نظم

بیان اخلاق کا اونکے لکھون کیا	بمضمون تخلقوا اخلاق پیدا
بشفقت ہر کسی سے پیش آتے	بہ پیش گفتگو تھے مسکراتے

اخلاق آپ کا اس درجہ کو تھا کہ ایک مرتبہ کچھ میراثی دہلی سے ریڑی خدمت
سراپا برکت مین آئے آپ نے بہ اعزاز تمام ٹھہرایا ہر روز اقسام اقسام کے
کھانے مغذا کراتے ایک دن اون مین سے ایک شخص نے شراب پی اور بحالت
مخموری آپ کے مصلّے پر برابر مین بیٹھ گیا اور کلمات ناشائستہ کرتا تھا اور بوئے
دہن اوس کی آپ تک مس کرتی تھی۔ دیکھنے والون کو یہ بات ناگوار معلوم ہوتی
تھی مگر حضرت بمضمون تخلقوا باخلاق اللہ کے بوضع اصلی خندہ پیشانی کلام کرتے
اور تبسم فرماتے جاتے تھے حتی کہ اوس شخص نے مصلّے پر قے کر دی آپ نے [illegible]
اوٹھوا کر علیحدہ رکھوا دیا اور فرمایا اگر شریعت مانع نہوتی تو ہم [illegible]
یہ لوگ ہمارے دادا پیر یعنی حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی کے وطن [illegible] سے آئے

Marfat.com

بیان حضرت عالیہ عارفہ کاملہ عفت مآب رحمۃ اللہ علیہا زوجہ حضرت خواجہ علاؤالدین بزرگ رح

ہین اور وقت رخصت بہت کچھ روپیہ اشرفی لباس اور گھوڑے عطا فرمائے۔
حضرت کی زوجہ شریفہ عفت مآب بنت حضرت شاہ ابوالاعلی صاحب ہین اور وہ حضرت اولاد مین حضرت قاضی حمید الدین ناگوری رحمت اللہ علیہ کے تھے جو کہ استاد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی کے ہین فردوسیہ مین حال آپ کا مصرح ہے اور ملفوظات باوا فرید شکر گنج و سفینۃ الاولیا وغیرہم مین بھی ہے مندشاء فالینظر الیہم۔ کسی وجہ سے حضرت شاہ ابوالاعلی صاحب مع عیال وطن چھوڑکر بلدہ راپٹری مین تشریف لائے تھے اور تازیست وہین قیام پذیر رہے فردوسیہ وغیرہ مین ہے کہ حضرت عالیہ مکرمہ بڑی عابدہ زاہدہ عارفہ تھین ہر روز ایک قرآن ختم کرتین اور تمام شب نفل گذار رہتین اور گو اس کی محتاج اور حاجت مندنہ تھین محض بغرض حصولِ ثواب قوت اپنا ریاضت آسیا سائی وغیرہ سے کرتین رپڑی متصل گنبد بین بطرفِ جنوب چھ ستون والے قبہ مین مدفون ہین اور سنا گیا ردائے اطہر اور قرآن مجید برناوہ مین اب تک موجود ہے ماہِ رمضان شریف مین منجملہ تبرکات بزرگان یہ بھی زیارت مین لاتے ہین۔ حضرت خواجہ علاؤالدین بزرگ رحمت اللہ علیہ کے بھی دو نونہال خجستہ خصال تھے اسم عالی فرزند کلان کا مخدوم شیخ پیر تھا اور جگر بند خورد کا مخدوم شیخ نظام۔ حضرت نے وقتِ رحلت شیخ پیر سے بیعت لی اور رموز معرفت تعلیم فرماکر ۲۷ ستم شہر شوال روز دوشنبہ واصل بحضرت قدوس ہوئے۔ گنبد شرقی پدر بزرگوار یعنی حضرت خواجہ نصیر الدین بزرگ رح کے بائین پہلو مین دفن ہین۔ عمر شریف آپ کی علی اختلاف کم یا زیادہ صد سال یا نوے برس کی تھی۔

Marfat.com

اوصاف حضرت مخدوم شیخ پیر رحمۃ اللہ علیہ

نظم

نہین احوال کچہہ لکہنے مین آتا	جنابِ شیخ کا جو مرتبہ تھا
علومِ ما ورا صنائع یکتا	ہہہ افضال مین مصدوق پایا

حق سبحانہ تعالی نے حضرت شیخ صاحب کو بہت خوبیون سے ممتاز فرمایا تہا کُل شئ یرجع الی اصلہ مصداق مقال ہے۔ شعر

پدر ما در ہون نورِ حق سے معمور	پسر پہر کیون نہو نورٌ علےٰ نور

ماورا علوم ظاہری و باطنی بیشتر فنون صنائع مین مشتاقی بحد غایت رکہتے تھے اسپ روانی مین اوس جناب پاک سے کوئی سبقت نہ کرسکتا تہا تیر ایسا ہی لگاتے تھے کہ کسیوقت ناکامیاب نہ ہوتا تہا پنجہ کشی کا وہ عالم کہ پہلوانان روئین تن اہل عصر تسلیم کر گئے صنعت یہ کہ جسکے سُننے سے حیرت آوے۔

چشتیہ بہشتیہ مین ہے کہ ایک روز رؤسائے بلدہ ہذا اور مردم اہل کمال بخدمت فیض برکت مین موجود تھے آپنے خادم کو اشارہ کیا وہ عطر خانہ سے ایک شیشی عطر کی لایا اشخاص مجلس کو تقسیم کیا گیا جسنے مشام جان حضار مجلس کو یک لخت معطر فرمایا ہر شخص کو شناسائی اوسکی سے سکتہ تہا ایک دوسریکا منہ تکتا تہا جب جلسہ برخاست ہوا خادم نے علیحدگی مین لوگون سے استفسار کیا آیا عادم جواب کیا شئ تھی کہا نہین کہا عرق پیاز تہا کہ حضور نے دست فیض برکت سے ترکیب دے کر خاصیت اصلی سے مبدل فرمایا ہے **سلطان محمود** یا سلطان **حسین** بن سلطان محمود

Marfat.com

جونپوری اسی باعث آپ سے مالوف تھے۔ لبسا اوقات تلاوت ونوافل مین گذارتے خانقاہ مین مصلے سے کیوقت نہ علیحدہ ہوتے اِلّا اقتضائے ضروری اگرشب کو نیند کا زیادہ غلبہ ہوتا تو کسیقدر مصلے پر استراحت فرمالیتے کہانے کی یہ کیفیت کہ دو چار چمچے برنج دراب پختہ جسکو زبان ہندی مین پِچ بہت کہتے ہین نوش فرمالیتے سچ ہے شعر

اے برادر گر خوری تو نان لور		خاک ریزی بر سرِ نان تنور

آپ بہت بڑے خوبصورت تھے عمدہ لباس سے شوق تہا آپ کے زمانہ مین سکندر لودہی تخت نشین دہلی تھے۔ تاریخ شاہان مین ہے کہ یہ بادشاہ کمال دیندار متبع شریعت محمدیہ عادل وشجاع علماء وفقراء کا محب حامی دین متین قاتل المشرکین بدترین بدعت کو یکلخت صفحہ ہستی اقلیم ماتحت سے مٹادیا پنجہ کشی مین اپنا ثانی نہ رکہتے تھے۔

نقل ہے کہ ایک بار بادشاہ نے برسرِ اجلاس فرمایا کہ جو کوئی اس فن مین مہارت کلی رکہتا ہو ہمکو خبر کرو تا ہم اوس سے دسترسی کرین ملازمان صاحب جاہ سے ایک شخص نے جو حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے کماحقہٗ آگاہی رکہتا تہا عرض گذار ہوا جہان پناہ شہر راپڑی مین ایک بزرگ زادے ہین وہ بلاشک اس لائق ہین فرمایا بلوانا چاہیے کہا جان سلامت وہ گوشہ نشین ہین کہین جاکر کسی سے کبہی نہین ملتے فرمایا پہر کہا حضور اعلیٰ خود ہی جلوہ افروز ہوکر براہ مصافحہ امتحان کرلین بادشاہ بدریافت راست وکذب گوئی خود راہی منزل ہوئے بطے مراحل آگرہ ریپڑی داخل ہوئے جب دروازہ خانقاہ پر پہونچے حضرت کو آگاہی حاصل ہوئی شیخ نظام برادر خورد کو بادشاہِ وقت جان کر برائے استقبال بہیجا بادشاہ نے گہوڑے سے فرود آکر ارادہ مصافحہ کا کیا اور

Marfat.com

ممتحن وقوعہ معلومہ کے ہوئے شناسان نے عرض کیا کہ حضور یہ اونکے بھائی ہین وہ خانقاہ مین ہین جب اندر گئے شیخ دیکھکر مصلّے پر کھڑے ہوگئے اول تو بادشاہ ازراہ تواضع پیرون کی طرف جھکے پھر مصافحہ کیا اور جس قدر قوت جسمانی تھی ریا کردی حضرت ذی قوۃ بہیئت قد بہانہ قایم رہے اور مطلق حرکت نہ کی جب بادشاہ اپنا حربہ کرچکے آپ نے انگشت سبابہ و وسطی دست کش شاہ ہوکر سینہ سے کیبنہ تک لائے بادشاہ فرماتے ہین کہ مجھے ظن غالب ہوا کہ بلاشک ہاتھ کہوے سے اوکھڑ گیا یہ بھی حضرت سے ایک کرامت پدید ہوئی ورنہ اس قوت اور وجود لاغری سے کب تغلب ظہور پاتا بادشاہ عالی پناہ قدمبوس ہوئے اور زندگی بھر مطیع فرمان۔ حضرت مخدوم علاؤالدین برناوی تحریر فرماتے ہین کہ شاہ عالم پناہ کو تین روز معہ لشکر مہمانی مین رکھا دونون وقت طعام از قسم شاہانہ اور افزون تر مراسم کریمانہ بوجہہ اتم مبذول فرماتے رہے وقت رخصت بادشاہ نے کشتیان پُر از جواہرات ہدیہ کین اور عذر خواہ بیحد ہوئے بخیال اس بات کے کہ شاید لوگ یہ گمان کرین کہ حصول منافع مرقومۂ بالا یہ مدارات شاہی مدنظر تھا فرمایا اور وقت پر موقوف رکھئے اس حیلہ سے برپت حاصل کی۔

سلطان سکندر لودھی عادل و باذل۔ نام اصلی آپ کا نظام خان تھا بجمال ظاہر آراستہ اور ساختہ کمال معنوی کے پیراستہ۔ چہہ لپسر اور باون افسر وزرا و امرا اراکین سلطنت و اصحاب مشاورت فرمان پذیر و الاتدبیر رکھتے تھے جو ہر وقت تہ دل کمربستہ حکم برداری و جان نثاری کو حاضر و مستعد۔ ایام سلطنت سکندری مین نہایت ارزانی وامن و امان حاصل تھی۔ ہنود زمینداران مطیع فرمان۔ ہوائے نفسانی سے دور طریق تا رضامندی حق سے نفور۔ نہایت خدا ترس و خلق پر مہربان روزہا رفع تنا قضات

سلطان سکندر لودھی

Marfat.com

وفیصل معاملات صبح سے شام بلکہ تانیم شب دربار عام گرم رہتا۔ ہر مظلوم کے فریادرس ہر آزار رسیدہ کے غمخوار۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی طرح بادشاہ خود بہ پوشش تبدیل شب مین کوچہ گردی کرتے تا رعایا کے رنج والم جور وجفا معلوم ہون۔ اور آدمی پوشیدہ اس بات کے واسطے مامور تھے کہ اونکے حالات سے واقف ہوکر بادشاہ کے گوش گذار کرتے رہین۔ لوگ گمان کرتے کہ بادشاہ کا کوئی جن تابع ہے جو آپسے اخبار غیبیہ بیان کرتا رہتا ہے۔ فضلاء و اولیاء اللہ کے پاس بقصد زیارت خود تشریف لیجاتے اور مالی خدمت بنش بجالاتے۔ سال مین دوبار فقرا و مستحقین تا... کو بتفصیل نام لکھکر مبلغان شنشاہیہ بھجواتے اور موسم سرما مین لباس پوشیدنی گرم لحاف وغیرہ تقسیم فرماتے۔ جمعہ کے جمعہ فقراء شہر کو زر نقد دیا جاتا۔ شہر مین ہر روز کئی جگہہ طعام پختہ وخام سے غربا ومساکین کے واسطے مطبخ گرم وجاری تھے۔ اور کوئی سال خالی نہ جاتا تھا کہ بحیلہ فتوحات ومقصد یابی کے مبلغان کثیرہ بدرویشان نہ پہونچائے جاتے ہون۔ سچ کہا ہے

اگر بادست شوکت وسروری		دل زیر دستان بدست آوری

اور مساکین ومحتاجان پر زر ومال صرف کرنے والا بادشاہ کی نظر مین معزز تھا۔ چنانچہ باین غرض اکثر اُمرا وارباب جاہ نے محتاجون اور مسکینون کو مدد معاش ور وظیفہ مقرر فرمایا تھا۔ یہان وہ مطلب صادق آتا ہے اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِہِمْ اور جملہ مساجد مملکت اپنی مین موذن اور خطیب اور جاروب کش تعین کرکے وظیفہ معین فرمایا تھا۔ عہد شاہی اسلامی مین پایہ علما کا تو کیا کہنا ہے پیش امام مسجد کی وہ قدر ومنزلت تھی جو آجکل ڈپٹی کلکٹر وچیف کمشنر کی نہین۔ ادنی ادنی موذن مسجد کی ...

Marfat.com

مین تین تین لاکھ روپیہ کا سرمایہ و اثاثہ تھا۔ بعد نماز عصر سلطان ذی حشم مسجد مین خود بزرگان دین یعنی علما و صلحا کی ملاقات کرکے تا مغرب تلاوت اور ذکر تسبیح و تہلیل و اوراد مین مشغول رہتے۔ علم دوست تھے۔ سعادت دوران فرخندہ نشان اونکے مین علم نے رواج پایا بہت امرا و ارکان دولت حتّٰی کہ سپاہ فوج بکسب فضائل اشتغال رکھتے۔ بیشتر دستور نہ تھا آپنے اہل ہنود کو لکھنے خط فارسی کی اجازت فرمائی تھی۔ فن سپاہ گری مین نیز رونق دی تھی۔ بکمال اعزاز اسلام کے خواہان۔ ازبس پابند شرع شریف تھے۔ ہردوار و متھرا وغیرہ جہان جہان پرستش گاہ و تیرتھ ہنود تھے منہدم کراکر مسجد و مدرسہ سرائے و بازار تعمیر کرائے اور نگاہبان مقرر کئے تھے ممکن نہ تھا کہ کوئی ہندو وہان اشنان کرسکے۔ شہرت مراسم اہل ہنود کو قطعًا موقوف کرادیا۔ اگر شہر متھرا مین کوئی ہندو موئے سر یا داڑھی کتروانے منڈوانے کا ارادہ کرتا بنا بر ہیبت شاہی حجّام قبول نہ کرتا مسلمانون کو جو چھڑی وغیرہ لیکر مدار سالار جاتے ہین منع فرمایا۔ عورتون کو مزارات اولیاء اللہ و بزرگان پر جانے اور زیارت قبور سے بالکل بندی تھی۔

مورخ ہذا مُلّا محمد قاسم استرابادی نے تحریر فرمایا ہے۔ تعصّب اسلام بسیار داشت چنانچہ جمیع معاندان کفّار را باخاک یکسان کردہ بود و در تھنیسر جائیکہ ہندوان غسل میکردند سرا و مسجد و مدرسہ و بازار ساختہ موکلان گماشتہ بود کہ کسے مجال غسل نمی یافت و اگر در بلدۂ متھرا ہندوئے ارادہ سر یا ریش تراشی میکرد حجام قبول نمیکرد و در اعلام رسوم کفار را مطلق برانداخت و نیزہ کہ بسالار مسعود ہر سال میرفت منع فرمود و عورات را از رفتن مزارات نہی کرد۔ انتہٰی۔

بادشاہ کی خوردسالی مین بھی یہی نوبت تھی تاریخ شاہیہ مین ہے۔ وہ صغر سن

کہ ایام شاہزادگی او بود شنید کہ در بارہ تھانیسر موضعیست کہ ہنود آنجا مجتمع گشتہ غسل سکنند از علما پرسید کہ درین باب حکم شرع چیست یکے از آنہا گفت بتخانہ قدیم را ویران ساختن جائز نیست و در حوضی کہ از قدیم غسل دران معمول بودہ است نہی آن بر شما مناسب نیست شاہزادہ دست بخنجر کردہ گفت حمایت کفار میکنی۔ انتہی۔

اُن صاحب نے بموقعہ محل سمجھا کر جوش غیظ و غضب شاہزادہ کو ٹھنڈا کیا۔ وغیرہ وغیرہ کثرت سے اوصاف محامد کتب تاریخ مین مندرج ہین۔ **المختصر** روز یکشنبہ ہفتم ماہ ذیقعدۃ الحرام ۹۲۳؁ھ ثلث وعشرین وتسعمائۃ ہجری صلعم۔ سرائے ناپایدار سے بدار القرار تشریف فرما ہوئے۔ انار اللہ تربتہٗ اٹھائیس۲۸ برس پانچ مہینے تخت سلطنت پر جلوہ دہ ہو کر باغ جہان کو آب آسائش سے سرسبز فرمایا۔ **ماورا** صفات راحت رسانی مخلوقات مسطورۂ بالا دوران اسلام بہ صورت کہ علاوہ مسلمانان قدیمہ یعنی شیخ۔ سید۔ مغل۔ پٹھان۔ اقوام اربع مشہورہ کے کروڑون برادران دینی جابجا اقلیم ہند مین راجپوت۔ وگوجر وجاٹ۔ و اُنکا وغیرہ اقوام نومسلم کی نسل والے جو عہد سلطنت اہل اسلام مین دولت اسلام سے مشرف ہوئے تھے قایم ہین جن مین بعض بعض بڑے بڑے متمول واہل دول و صاحب ثروت واصحاب ریاست اور جامۂ فضایل علمی وعملی اور حلیۂ دین وتقوی سے مالامال شیفتگان محبوب رب کردگار و مقبولان مطلوب ایزد غفار ایسے کہ اگر گاہی خواب مین دیدار رسول پروردگار حاصل ہو جاوے آپ پر دولت ومال نثار فرزندوزن فدا جان عزیز بصد آرزو قربان کر دینے کو موجود ہ

نکل جائے جان اُنکے قدمونکے نیچے		یہی دل کی حسرت۔ یہی آرزو ہے

بیشتر شاہان افغانان کے جہاد وغزوات۔ اور بعضے اولیاء اللہ کے کشف وکرامات سے

ظہور پذیر ہوئے۔ ہندوستان مین پانسو ۵۰۰ چھ سو ۶۰۰ برس بادشاہت پٹھانون کی رہی اور
آخر مین تین سو چار سو سال تک مغل فرمان روائے ہند پس ہمن الحکم قادر منان بدور
عملداری فرنگیان ٹوٹی پھوٹی حالت ایام غدر بہادر شاہ تک سلطنت اسلام نے اختتام
پایا۔ ہزار برس سے پہلے ہندوستان مین ہر جگہ اچھی طرح اسلام کے نام سے بھی آگاہی و
شناسائی نہ رکھتے تھے۔ اگر صولت افغانی اور شوکت شاہانی اسلامی کی دید کا شوق ہو
کہ ہندوستان مین توحید و رسالت کا کس طرح ڈنکا بجا اور خطۂ ہند بلکہ کیونکر غیر پرستگان
نام یزدان بے چون و بے چگون مین علم دین کا نصب ہوا یہان تک کہ پچاس ۵۰ پچاس ہزار
آدمی تار تار زنار توڑ کر اور کفر و کافری سے منہ موڑ کر ایک ایک دم سے داخل اسلام
ہوئے ہین۔ تاریخ فرشتہ کا سیر فرماؤ۔ اور نہ بزور مسلمانی مین آئے بلکہ اسلام کی
خوبیان و حقیت و کفر کی خرابیان و باطلیت بپایہ میزان صداقت پہونچا کر اکثر بلا جبر و
اکراہ اسلام قبول کیا اور اگر بحکومت و دباغت اسلام پہیلایا جاتا تو اوس وقت
جز مسلمانی مذہب ہنودیت کا ہند مین غالبا زمرہ باقی نہ رہتا۔ وہ قہرمانی تغلقان۔ وہ
دبدبۂ خلجیان۔ وہ صولت لودہیان وغیرہ لیکن شاہان اسلام کی طرف سے رخصت عام رہی
خواہ با ذلت و کفری باج و خراج مقررہ ادا کرتے رہو ہمکو کچھ سروکار نہین یا آؤ ہم تم
سب ملکر ایک معبود حقیقی خالق کل مالک کون و مکان شہنشاہ واجب الوجود کی پرستش
و خدمت عبودیت بجالاوین۔ برخلاف اہل ہنود کے کہ باوجود ہم مذہب اور ایک طریق
ہونے کے خاکروب و چمار دوز وغیرہ رذیل اقوام۔ شریف و اعلی قوم کی مراسم
و قواعد پرستش یکجائی اور مساویت سے خارج۔ اور یہان ارذل سے ارذل اور ادنی سے
ادنی نے کلمۂ شہادت بالتصدیق قلب پڑھا اور عرصات قیامت اور روز حشر کی صورت

Marfat.com

ایک دم سے اپنے تئین راز و نیاز عرض کرنے مین پادشاہان دنیوی کے برابر ہوکر آستانۂ الٰہی پہ لا ڈالا چنانچہ صفوف نماز اور مساجد مین مشاہدہ کرلو ۵		
سمجھ لو ہے یہ وہ دربار اعلےٰ		گدا و شاہ کا یاں ایک رتبا

بلکہ اسلام نے رذالت و کبر کا اپنے سے نام ہی مٹا دیا **دیکھو** آیات قرآنی۔ قال ذو الجلال والاکرم۔ وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۵ الآیہ۔ یعنی بے شک یہ امت ہے تمہاری (اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم) امت ایک۔ اور مین ہون رب تمہارا پس ڈرو مجھسے۔ وقولہ تعالیٰ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ الآیہ۔ یعنے اے آدمیو تحقیق پیدا کیا ہم نے تمکو ایک مرد ایک عورت سے (یعنی حضرت آدم و حضرت حوا علیہما السلام) اور بنا ئین تمہارے لئے ذاتین اور گوتین اس واسطے کہ آپس مین تعارف اور پہچان ہو اکرم والتقیٰ ہر دو صیغہ افعل التفضیل اند۔ جسکے یہ معنی ہوئے۔ البتہ بہت بزرگ تمہارا نزدیک اللہ کے بڑا پرہیزگار تمہارا ہے (یعنی شرف حسب و نسب اور بڑائیان مال و دولت و استکبار و افتخار رضعاً و اقتداراً اور زور و طاقت وغیرہ پر کفار کی طرح اکڑنا اور پھولنا نہیں بہرحال دین و تقوےٰ سے آراستہ و موصوف ہونا چاہیے) وقولہ تعالیٰ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۵ الآیہ۔ یعنی اور نہ چل زمین پر اکڑ تا تحقیق تو ہرگز نہ پھاڑ ڈالے گا زمین کو اور ہرگز نہ پہونچے گا بلند ہوکر پہاڑون تک۔ وقولہ تعالیٰ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ۵ الآیہ۔ یعنی ہر آئینہ اللہ نہین دوست رکھتا ہے غرور والون کو وقولہ تعالیٰ۔ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ۵ الآیہ۔ یعنی پس برا ٹھکانا ہے غرور کرنے والون کا ونیز **دیکھو** احادیث پیغمبر یزدانی۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

Marfat.com

سَرَّہٗ اَنْ یَّتَمَثَّلَ لَہُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔ یعنے
جس شخص کو خوش آوے کہ تصویر کی طرح کہڑے رہین لوگ اوسکے روبرو پس ٹھہرالیوے
وہ اپنا ٹھکانہ آتش مین۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ
رَفَعَہُ اللّٰہُ وَھُوَ فِیْ نَفْسِہٖ صَغِیْرٌ وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرٌ وَّمَنْ تَکَبَّرَ وَضَعَہُ اللّٰہُ
فَھُوَ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ صَغِیْرٌ وَّفِیْ نَفْسِہٖ کَبِیْرٌ حَتّٰی لَھُوَ اَھْوَنُ عَلَیْھِمْ مِنْ کَلْبٍ اَوْ
خِنْزِیْرٍ۔ شعب الایمان۔ یعنی جسنے تواضع کی واسطے رضامندی اللہ کے بلند کیا اوس کو
اللہ نے پس وہ اپنے جی مین چہوٹا ہے اور لوگون کی آنکہون مین بڑا ہے اور جسنے
تکبر کیا اللہ نے اوس کو پست کیا پس وہ لوگون کی آنکہون مین چہوٹا ہے اور اپنے
جی مین بڑا ہے یہان تک کہ وہ لوگون کی نظر مین ذلیل تر ہوتا ہے کُتّے یا سُور سے۔ وَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَّلَا یَبْغِیْ
اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ یعنی تواضع کرو یہان تک کہ نہ فخر کرے کوئی کسی پر اور
نہ زیادتی کرے کوئی کسی پر۔ حتّٰی کہ مسلمانون کی باہمی شرکت اکل وشرب پر غیر پرہیز
اور انکے پس خوردہ کے فائدہ مین خیر الانام نے فرمایا۔ سُؤْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ شِفَاءٌ۔ الحدیث
یعنی مسلمان کا جھوٹا (پاک کیا بلکہ) شفا ہے (والیناً) فرمان سیدنا علیہ السلام اَلْمُؤْمِنُ
مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ۔ الحدیث یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔ کیونکہ جیسے
آئینہ مین مُنہ دیکھنے سے دفع غبار آئینہ اور صفائی چہرہ کی کر لیتے ہین ایسا ہی ایسین
مومنین کو برتاؤ رکہنا چاہیے۔

تمام راجہ ہاے ہند ہمیشہ۔ مگون آتش پرستان فارس کے جن مین رستم ونریمان
سے پہلوانان نامی۔ افراسیاب وکیقباد سے خسروان زیردبالا دوامی ہزارہا سال

Marfat.com

تختِ شاہی پر جلوس فرما چلے آتے تھے باج گذار رہتے۔ ایسے شہزورانِ گیتی ستان کو کسنے تہ وبالا و زیر و زبر کرکے اوس ولایت آثار دیرینہ شرکیہ آتش پرستی کو نیست و نابود کر دکھایا۔ کوہ و صحرا و میدان کو کون جنبش مین لایا۔ اکناف عالم و اطراف جہان مین کسنے تھلکہ برپا کیا۔ اندک مدت مین ہفت کشور پر کسنے سکّہ اسلام کا بٹھلا دیا۔ اور کلمہ اعلاء دین حق سے دَور دوّار گنبد گردون و چرخ برین اور صفحہ ہستی ربع مسکون و بحر و بر طبقہ زمین کو ہلا دیا کون تھا اور کس سے ہوا یہ اسلام اور موحّدان اسلام ہی کی شان والا شان تھی۔ دیکھو فتوحات امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کتب متفرقات تواریخ اسلامیہ مجوس عجم جو یزدان و آہرمن دو خدا کے معتقد۔ اور نصاریٰ خدائے متعدد باپ بیٹا روح القدس گرفتار مرض تثلیث تھے۔ اسلام نے اونکے عیوب عقاید حلولیہ کی اصلاح فرمائی وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ط۔ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدٌ ط سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ اور وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصَارٰى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ط اس اون کے اقوال مفترات شرکیہ کی تردید کرکے توحید خالصہ کی دعوت کی۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ سُبْحَانَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ م۔ تَعَالَى اللّٰهُ عُلُوًّا كَبِيْرًا۔ اوس قادر برتر کی بے مانندی و بے چونی اور خالق اکبر کی بے شبیہہ و بے تمولی ہونے اور لوث شرکت زوال سے منزائی و یکتائی پر شہادت صادقہ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ط اور وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ؎

لَا ضِدَّ وَلَا نِدَّ وَلَا مِثْلَ لَهٗ لَا	لَا وَلَدَ وَلَا وَالِدَ لَا عَمَّ وَخَالَا
فَرْدٌ اَصَمَدٌ عَنْ صِفَتِ خَلْقٍ بَرِيٌّ	نی شکل نہ صورت رکھے نا گو دانہ کالا

کلام سعدیؒ مین ہے ؎

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم ۔۔۔ وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر ۔۔۔ ما ہمچنان در اوّل وصفِ تو ماندہ ایم

اور یہ بھی اِسی کے مطابق ہے ؎

تری توصیف ہو کیونکر زبان سے ۔۔۔ مبرّا ہے جو ہر وہم و گمان سے
نبیؐ نے جبکہ لَآ اُحْصِی پکارا ۔۔۔ بھلا تعریف کا پھر کس کو یارا

حکمائے یونان انبیا علیہم السلام کی پیغمبری کے منکر رہے۔ اور یہود و نصاریٰ خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی رسالت کے منکر۔ اِلّا جنکی توفیق ازلی شاملِ حال ہے اشخاص ہر اقوام مذاق توحید سے متلذذ دین مسلمانی میں ہمیشہ آتے رہتے ہین۔ اور اِس اُمت میں دعوتِ اسلام کا سلسلہ اسیطرح قیامت تک برابر جاری رہے گا۔ یہ قطعہ اِس پر کیا عمدہ قابلِ چسپیدگی ہے ؎

درِ فیضِ محمدؐ وا ہے آئے جسکا جی چاہے ۔۔۔ نہ آئے آتشِ دوزخ میں جائے جسکا جی چاہے
معاذاللہ فرزندِ خدا کہتے ہو عیسٰیؑ کو ۔۔۔ تو دادا کون ٹھہرا اُنکا بتلائے جسکا جی چاہے

[illegible] اسلام [illegible] تعلیم [illegible] صداقت اور خوبیوں کی دید و شنید کا اثر ہے جو آج بعض بعض غیر اسلام [illegible] ہنود وغیرہ میں کچھ کچھ مادہ گفتگوئے علم توحیدیت کے متعلق آتا جاتا ہے اور اپنی مذہبی شرک بھری ہوئی باتون سے چونکنا اور اُن سے تنفری کا سا خیال ہے اور بعض متعصب جو مجبوراً تقلید آبائی کے پابند ہین وہ افعال [illegible] مشرکیہ کو بہ پیرائے دیگر حیلۂ پہلو ڈھالنے اور بدل ڈالنے کی فکر مین [illegible] کسیطرح گرفت اعتراض موحدان اہل اسلام سے اپنا دامن [illegible] کیا [illegible] سے کیا ہوتا ہے جب جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ کا غلغلہ اقصائے عالم مین بلند ہو چکا۔

Marfat.com

اسکو کہتے ہین دین حق کہ مخالف کے سر چڑہکر خود بخود بول اوٹھے۔
مسلمانون مین باہمی اتحاد دینی اور اتفاق اسلامی پر ارشاد خداوندی ہے۔ تعالی اللہ شانہ۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ج اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کو سب ملکر اور پھوٹ نہ ڈالو اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب تھے تم آپس مین دشمن پھر الفت دی تمہارے دلون مین اب ہوگئے اوسکے فضل سے بہائی مسلمانون کے باہمی اصلاح حال ور اخلاص آل پر فرمان نبوی ہے۔ اعلے اللہ برہانہٗ۔ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا متفق علیہ۔ بچو گمان بد سے اسلئے کہ گمان بد نہایت جہوٹی بات ہے اور کسی کی بات چوری سے دریافت نہ کرو اور جاسوسی مت کرو اور بے ارادہ خرید کے مول مت بڑہاؤ اور ایک دوسرے پر حسد مت کرو اور آپس مین بغض مت رکھو اور نفسانیت مت کرو اور ایک دوسرے کی جڑ نہ کاٹو اور اللہ کے بندے بہائی بنے رہو۔

کلمات زرنگار جامع نصاح عوام ناظرین پر فواید موجب گوناگون وسائل نجات دوام عالمین یعم الشواہد

قال صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا۔ بخاری۔ تم مین بہتر وہ ہے جسکے اخلاق بہت اچھے ہین۔

وقال صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ

Marfat.com

شفق علیہ۔ اللہ رحم نہین کرتا اوسپر جو آدمیون پر رحم نہ کرے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُھُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ۔ ابوداؤد۔ رحم کرنے والون پر رحمن مہربانی کرتا ہے رحم کرو اوسپر جو زمین مین ہے۔ رحم کریگا تمپر جو آسمان مین ہے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ یُحْرَمِ الرِّفْقَ یُحْرَمِ الْخَیْرَ۔ مسلم۔ جو نرمی سے بے نصیب ہوا وہ سب خوبیون سے بے نصیب رہا۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَنْ یَحْرُمُ عَلَی النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَیْهِ عَلٰی کُلِّ هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَهْلٍ۔ احمد۔ والترمذی۔ کیا نہ بتاؤن مین تمکو جو وہ دوزخ کی آگ پر حرام ہے اور آگ اوسپر حرام ہے ہر آہستہ مزاج نرم طبیعت نزدیک ہونے والا لوگون سے (یعنی ساتھ خُلق و محبت کے) نرم خو اس مضمون کے مطابق حضرت سعدی علیہ الرحمۃ ایک سعید ازلی نیک خلق کا حکایت درج فرماتے ہین۔

یکے خوب کردار خوش خوے بود	کہ بدسیرتان را نکو گوے بود
بخوابش کسے دید چون درگذشت	کہ بارے حکایت کن از سرگذشت
دہانے بخندہ چو گل باز کرد	چو بلبل بصورت خوش آغاز کرد
بگفتند با من بسختی بسے	کہ من سخت نگرفتمے بر کسے

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ۔ ابوداؤد۔ نہ داخل ہوگا بہشت مین بخیل بدخلق درشت خو سخت دل۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ شَاقَّ

Marfat.com

شَاقَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ۔ ابن ماجہ۔ جوکوئی کسیکو ناحق ضرر پہونچاوے اللہ اوس کو ضرر پہونچاویگا
اور جوکوئی کسی پر مشقت ڈالے اللہ اوسپر مشقت ڈالے گا۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ فَرَّجَ عَنْ اَخِیْهِ کُرْبَةً مِّنْ کُرَبِ الدُّنْیَا
فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِّنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔ مُسْلِمٌ۔ جو اپنے بھائی مسلمان کی مشکل
آسان کردے دنیا کی مشکلون سے تو اللہ اوس کی مشکل آسان کردیگا قیامت کی
مشکلون سے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ
وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ۔ ترمذی۔ نہین ہوتا مومن طعن کرنے والا اور نہ لعنت
کرنے والا اور نہ فحش بولنے والا اور نہ بیہودہ بکنے والا۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ کَانَ
اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ۔ متفق علیہ۔ جوکوئی اپنے بھائی کی حاجت روائی مین ہوتا ہے اللہ
اُس کی حاجت روائی مین ہوتا ہے۔

وقال صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اِذَا کُنْتُمْ ثَلٰثَةً فَلَا یَتَنَاجٰی
اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ یُّحْزِنَهٗ۔ متفق علیہ۔ جب
ہو تم تین شخص تو دو شخص سرگوشی نہ کرین (یعنی کانا پھوسی) جب تک اور لوگون مین
مل جاوین اس واسطے کہ اوس تیسرے کو غم ہوگا۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ کَانَ ذَا وَجْهَیْنِ فِی الدُّنْیَا کَانَ
لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ۔ دارمی۔ جوکوئی ہے دو رویہ دنیا مین۔ ہوگی اوسکے
لئے قیامت کے دن زبان آگ کی۔

Marfat.com

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ سَکَتَ سَلِمَ وَمَنْ سَلِمَ نَجَا (رواہ ایضاً بحروف) مَنْ صَمَتَ نَجَا۔ احمد وغیرہ۔ جو چپکا رہا سلامت رہا اور جو سلامت رہا نجات پائی۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مَنْ کَانَ مَادِحًا لَا مُحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ اِنْ كَانَ يُرٰى اَنَّهٗ كَذٰلِكَ وَلَا يُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا۔ متفق علیہ۔ جس کسی کو تعریف کرنے کی ضرورت ہو تو یون کہے کہ مین فلان شخص کو ایسا گمان کرتا ہون آگے اللہ جانے۔ یہ جب ہے کہ تعریف کنندہ اوس شخص کو ایسا ہی جانتا ہے۔ اور جزم کرکے نہ کہے کہ وہ شخص ایسا ہی ہے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِيْ سِوَا هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَّسْكُنُهٗ وَثَوْبٌ يُّوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتَهٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ۔ ترمذی۔ نہین ہے فرزند آدم کا حق کسی چیز مین سوائے ان چیزون کے گھر جس مین رہے اور کپڑا جس سے ستر کو ڈھانکے اور خشک روٹی اور پانی۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ۔ بیہقی۔ جو کوئی راضی ہوتا ہے اللہ سے تھوڑے رزق پر اللہ اوس سے راضی ہوتا ہے تھوڑے عمل پر۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ۔ احمد۔ بچاره زیاده عیش وعشرت سے اس واسطے کہ اللہ کے اچھے بندے عیاش نہین ہوتے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ۔ متفق علیہ۔ نہین ہے تونگری کثرت مال و اسباب

Marfat.com

ولیکن تونگری دل کی تونگری ہے

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ۔ متفق علیہ۔ جب وقت دیکھے ایک تمہارا طرف اوس شخص کے جو بڑہکر ہے مال مین اور پیدائش مین پس چاہیے کہ نظر کرے طرف اوس شخص کے جو اوس سے نیچا او کمتر ہے تا اپنی پر نعمتین خداوند کریم مندو

وقال صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَهٗ وَمَا كَانَ الْحَیَاءُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَهٗ۔ ترمذی فحش جس چیز مین ہوتا ہے اوس کو عیب دار کر دیتا ہے اور حیا جس چیز مین ہوتی ہے اسکو زینت دیتی ہے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ كُلُّهٗ۔ اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔ بخاری۔ حیا بہتر ہے ہر قسم کی۔ جب تو حیا نہین کرتا تو جو چاہے سو کر

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ تَهَادُوْا فَاِنَّ الْهَدِیَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ۔ ہدیہ بہیجو آپس مین کہ ہدیہ دور کرتا ہے دشمنی اور دل کے کینون کو۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِیٍّ۔ احمد۔ نہین نکالی جاتی رحمت مگر بدبخت کے دل سے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْهِمَا كَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔ بخاری۔ دو نعمتون سے بہت لوگ غافل اور لوٹے مین ہین۔ تندرستی اور فارغ البالی۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ وَمَنْ اَذْهَبَ اللّٰهُ بِكَرِیْمَتَیْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ شرح السنۃ۔ جس سے لے لین اللہ نے دونون پیاریان اوسکی

Marfat.com

واجب ہوئی واسطے اوسکے جنّت۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔ ابو داود۔ بچو حسد سے پس بے شک حسد کہا جاتا ہے نیکیون کو جیسا کہ کھا جاتی ہے آگ خشک لکڑی کو۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ۔ مالک وغیرہ۔ آدمی کے اسلام کی خوبی ہے چھوڑ دینا اوس چیز کا جو بیفایدہ ہے

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ اَتٰی کَاہِنًا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ بَرِیَٔ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ مشکوۃ۔ جو گیا پاس کاہن کے پھر سچا جانا اوس کی بات کو جو کچھ اوسنے کہا پس بری ہوا جو اوتارا گیا اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے (یعنی قرآن مجید کیونکہ اوس مین بیان ہے کہ اللہ کے سوا غیب کی بات کوئی نہین جانتا۔ اِس سے وحی حضرات انبیا علے نبینا وعلیہم السلام۔ اور الہام حضرات اولیاء والاکرام مستثنےٰ ہے)

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ۔ احمد۔ اللہ کا شریک مت کر کسی چیز کو اگرچہ قتل کیا جاوے اور جلایا جاوے

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ۔ ابو داود۔ شگون بد لینا شرک ہے شگون بد لینا شرک ہے (اور اسی مین داخل ہے ٹوٹکا کرنا۔ اور حلف لغیر اللہ)

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ۔ مسلم لعنت کی اللہ نے جسنے ذبح کیا جانور واسطے غیر خدا کے۔

Marfat.com

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مَنْ عَلَّقَ شَیْئًا وُکِّلَ اِلَیْہِ۔ جسنے لٹکایا کسی چیز کو (یعنی گلے وغیرہ مین اللہ پاک کے نام کے سوا کوڑی۔ پیسا۔ منکہ۔ تاگا پتھر۔ لوہا وغیرہ بطریق استعانت) سونپا جائیگا (قیامت کے دن) اوسی چیز کیطرف۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَاعَدْوٰی وَلَانَوْءَ وَلَاصَفَرَ وَلَا ھَامَۃَ وَلَاغُوْلَ۔ مَاثَبَتَ بِالسُّنَّۃِ فِیْ اَیَّامِ السُّنَّۃِ۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نہ ایک کا مرض دوسرے کو لگے (جیسا لوگون کا زعم ہے) اور نہ اختیار تارون کا ہے کسی شے مین (عقیدہ نجومیون کا باطل ہوا) اور نہ مہینے صفر کی نحوست (بالخصوص تیرہ دن جسکو تیرہ تیزی کہتے ہین زمانہ جاہلیت مین عرب لوگ ان ایام کو نحس جانتے تھے اور جہّال مسلمانان ہند بھی اسکے معتقد ہین چنانچہ ان دنون مین نکاح وغیرہ تقریب خوشی کو اس خوف سے کہ مبادا کسی بلائے ناگہانی مین مبتلا ہو جائین موقوف کر رکھتے ہین) اور نہ ہامہ کوئی چیز ہے (اہل عرب گمان کرتے تھے کہ کوئی ظالم کسیکو مار ڈالے تو انسان مظلوم مقتول کے سر مین سے ایک پرند نکل کر آواز کرتا ہے جس سے اوس مقام کے باشندون پر تباہی و بربادی آتی ہے) اور نہ غول بیابانی (جسکو کہتے ہین ایسی ویسی حالت مین مرد و عورتین مرجانے سے چڑیل و بھوت بنجاتے ہین) غرض حضور والا صلعم نے اپنی اُمت کو ان توہمات جہالات سے خبر کیہ اور وساوس لایعنی شیطانیہ سے منع فرمادیا۔ کہ گویا یہ ہیچ محض بے اصل باتین ہین۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ مَّاتَ وَھُوَ یَدْعُوْمِنْ دُوْنِ اللّٰہِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ۔ متفق علیہ۔ جو مرگیا اس حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوائے کسی دوسرے کو (اوس کا شریک جان کر اور نفع وضرر کا مختار

مان کر) وہ دوزخ مین گیا۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ مسلم۔ جو مر گیا اس حالت پر کہ وہ جانتا ہے کہ البتہ یہ بات ہے کہ کوئی معبود نہین قابل پرستش و بندگی و پوجا و عبادت کے وہ داخل ہوا جنت مین (قبور پرست اور اولیاء اللہ وغیرہ سے جو اڑے کام ہر اونکو مشکل کشا و برآرندہ حاجات سمجھکر نذرین و منتین کرکے ہر قسم کی مرادین او رمقاصد طلب کرنے والے ہین اُن مسلمانون کو چاہیے حصول مغفرت اور نجات آخرت کے واسطے اِن دونون حدیثون کے مطابق اپنا دلی عقیدہ وایمان خالص لاشرکت غیری با خالق سبحان درست کررکھین ورنہ ظاہر لسانی کلمہ پڑھنا بمصداق آیہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ کچھہ کام نہ دے گا۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مَنْ نِّيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ۔ بخاری۔ جس مردے پر نوحہ ہوا تو اوسپر عذاب ہوتا ہے نوحے کے سبب سے (مرنے والے کو چاہیئے کہ گھر والون کو وصیت کر جاوے کہ میرے بعد عورات نوحہ نہ کرین پھر اگر وصیت کرنے پر کوئی نوحہ کرے گا تو یہ عذاب سے بری رہے گا اسواسطے کہ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى۔ حق تعالیٰ کسی کے عوض گناہ مین نہ پکڑے گا۔ ہان مردے کے اوصاف صادقہ کسی کی زبان پر آکر غیر جزع فزع رقت ہوجاوے تو مضائقہ نہین بلکہ موجب رحمت ہے۔ تعزیت مین عموماً بجائے صبر و ثواب رسانی رونا پیٹنا کیا جاتا ہے خصوصاً سوم چہلم دسوین بیسوین وغیرہ ایام معینہ مین زنان اقارب کا مجتمع ہوکر۔ اور اگر ایسا نہو تو دفتر شکایت کھلتا ہے کہ مردے پر چار آنسو بھی نہ بہائے

Marfat.com

گویا مدار جز انحاد کیا کمالِ انس و شیفتگی علے المیت مذہون و مکالمت مفتون۔ اب کہئے بفرمان طبیب مہربان روح میت پر کیا نوبت گذرتی ہو گی۔ حالانکہ مردہ بدست زندہ بپس ماندگان سے متوقع و منتظر ثواب و دفع عذاب ہے۔ مگر خود کردہ را علاج نیست کیون نہین حیات مین ہی اس کی بریت کی فکر کی اور رہائی کی تجویز سوچی اور جو اصحاب تعشقاً جان نثاری کے مدعو مین امتحان زن و مرد صرف اتنی ہی بات مین معلوم ہو سکتا ہے کہدیا جائے کہ با وضو بیٹھکر کچھہ کلمہ کلام پڑہکر ایصال ثواب روح میت کرو صداقت محبت لسانی کا نتیجہ کہ کہان تک ہے خود ظاہر ہو جاوے گا۔ لسنخہ از میں تجربہ کار ہے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ مسلم جسنے مسلمانون سے پردہ و فریب کیا (یعنی بیچنے کی چیز مین اوس شے فروشیدہ کا عیب و نقص نہ اظہار کیا۔ اور اس مین ہر قسم کا معاملہ آگیا) وہ ہمارے مسلمانی طریق سے نہین ہے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهُ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔ متفق علیہ۔ جو ایک لیگا بالشت بھر زمین کسی کی ظلم سے تو اوس زمین کا طوق ڈالا جاوے گا۔ زمین کے ساتون طبق تک۔ اے ظالمان سنگدل نا خدا ترس جفا کیشان و اے خواہر و دختران کے ارض حقوق فرائض نا دہندگان۔ اور کسی کی ظلم سے زمین چھین لینے والو عذاب قیامت پر ہوشیار ہو جاؤ۔ بعض کہہ دیتے ہین ہم بہائی و بہتیجے وغیرہ ہین ویسے ہی حقوق بہن بیٹی وغیرہ سمجھہ دیتے ہین۔ معلوم رہے اوّلاً بہات مروجہ رسم ہنود سے ہے خود ہی گناہ۔ اور علاوہ ازین

Marfat.com

اگر کسی اور طور پر کچھہ دے بھی دیا تو یہ صلہ رحمی ہے نہ اداے حقوق فرائض مثال اسکی ایسی
ہے کہ کوئی شخص ہمیشہ دن رات نفل پڑہتا رہے اور فرض نماز پنجگانہ نہ ادا کرے۔ یا گیارہ مہینے
صایم رہے اور بارہوین ماہ مبارک رمضان مین جو روزے رکہنا فرض تہے چپٹ کر جاوے
پس محنت عبث ہے نہ دینے والے ایسے ویسے حیلے نکالتے اور پہلو ڈہالتے رہتے ہین ۔
غرض حق تعالیٰ نے جو حصص معین فرمائے ہین وہ نہ ہمارا ادا نہین ہو سکتے اوسوقت
تک کہ سہام فرائض بحساب نہ ادا کرے وگرنہ وہی بار ظلم گردن پر لدا رہے گا۔ بعضے
کہتے ہین ہمکو خوشی سے اپنا حصۂ اراضیہ معاف کر دیا ہے بالکل لغو ہے وہ یقینی جانتی
ہین کہ ان سے بخوشی ملنے کی توقع اصلا نہین اور طلب پر بگڑ بیٹھینگے پہر کیون ٹال
مین ال ڈلوایا ورنہ لینا کسکو برا لگا ہے ہر شخص کو اپنے اوپر قیاس کر لینا زیبا ہے
کہ آیا ہم سے بہی کسی کے حق مین ایسا ہوا یا آیندہ جس مین متاع دائمہ فواید کثیرہ
منحصر ہو دست بردار ہو سکتے ہین۔ بزرگان سلف نے دل کی کراہت کو بہی باعث
نارضامندی کا گنا ہے گو بظاہر ہنس بول لے۔ بہر حال دیدینے ہی مین صورت
فلاح ہے والا لا فلا۔ خوب یاد رہے۔ راشی۔ سارق۔ غاصب۔ خائن۔ دغا و فریب
دہی سے مال لینے والا۔ حق فرائض نہ دینے والا۔ اور قرض دار۔ جسکے دل مین نیت
اداے قرضہ کی نہو۔ یا کسی کی حق تلفی کی و یا اوسکو متقلب کر کے زیان و نقصان
پہونچایا۔ اور قمار باز۔ و اکل ربا۔ غرضکہ یہ تمام تا وقتیکہ کوڑی کوڑی واپس کرکے
مظلوم و حقدار کو راضی نہ کر لینگے توبہ رسمی لسانی سے کچہہ فائدہ نہ حاصل ہوگا اور عذاب
قیامت و دغدغۂ روز حشر منجانب مظلمۂ حق العباد اوسیقدر بار گردن رہے گا۔
و نیز ابتدا سن بلوغت سے صوم و صلوٰۃ فایتہ اور پچہلے سالون کی جن مین مالک

نصاب رہ چکا ہے اور حج وزکوٰۃ اور کفارت وصدقات واجبہ عمر بہ نہ ادا کرجاوے گا حقوق اللہ کا دیندار رہے گا۔

وعلیٰ ہٰذا ہر جوارح وحواس سے مہمات کے ارتکاب پر حسنات زائدہ کا ذخیرہ تدارک نہ کر رکھا محاسبۂ روز جزا کا ہر شخص کو خیال یا دل پر ملال رکھنا لازم بل الزم ہے جس روز عطیات مفوضہ نعمات الٰہیہ کی پوچھ گچھ ہوگی ؎

حق بفرماید چہ آوردی مرا	اندران مہلت کہ من دادم ترا
عمر خود را اگرچہ پایان بردہ	قوت قوت درچہ فانی کردہ
گوہر دیدہ کجا فرسودہ	پنج حس را در کجا پالودہ
گوش وہوش وچشم گوہرہاے عرش	خرچ کردی چہ خریدی توز فرش
دست وپا دادست چون بیل کلند	من بہ بخشیدم زخود آن کے شدند

یہ حقوق سہ گانہ ہین غرض ان تمام معقوبات شدایدٔ اخروی سے مسلمان کو دنیا ہی مین سبکدوش ہو رہنا چاہیے ورنہ بعد مرگ امید از عمر و زید داشتن بے سود بمثل ہندی ؎

کر لے جو کرنا آج ہے	جب مرگیا محتاج ہے

اور یہ بھی کلام ہندی اسی کے مطابق ہے ؎

کال کرے سو آج کر اور آج کرے سو اب	او سر بیتے جات ہین نر اد ہرا رہیگا سب

اور گناہ قسم اول یعنی حق العبادیت کا حق اللہ اور حق النفس دونون گناہون سے بڑھا ہوا ہے۔ سامان آخرت مہیا کرنے کی غرض سے یہ پند سود مند بھی دل پر نقش کرلینے کے قابل ہے۔ ہر نافرمانی خدا سے متعلق مین گناہ اور ہر گناہ کے ساتھ نتیجہ سزائے عذاب دوزخ مقرر ہے جیسے آتش مین بالخاصہ اثر سوزیدگی ظاہر ہے ؎

Marfat.com

گر ہین عمل برے تو ہوئی عاقبت خراب
اور سب سے بڑھکے خالقِ کونین کا عتاب

اندر انمین طرح طرح کی اقسام کے عذاب
گر پوچھنے پر آئے تو کیا بن پڑے جواب

حق کو جو ناپسند ہو لعنت ایسے کام پر
مالک ہی خوش نہین ہی تو لعنت غلام پر

اور ہر فرمان برداری خالقِ ذوالجلال ہین نیکی اور ہر نیکی ہین ثواب صلہ راحت بہشت
معین جیسے خاصیتہ شہد حلاوت شیرینی محلولہ رکھتا ہے ؎

اعمال نیک ہین تو زمرد کے ہین قصور
ہر طور کا ہے عیش تو ہر طرح کا سرور

خدمت کو لونڈیون کی جگہہ دست بستہ حور
یعنی خلاصہ یہ ہے کہ راضی ہوئے حضور

خوشنودیٔ خدا ہی عبادت کا دام ہے
جنت بہی اک رضائے الٰہی کا نام ہے ؎

بقطرہ قطرہ حرامت عذاب خواہد بود
بذرہ ذرہ حلالت ثواب خواہد بود

واضح رہے بعد معلوم ارکانِ اسلام روزی حلال کا بکسب حلال حاصل کرنا فرض ہے۔ اور زن و فرزند کو پاک مال سے کہلائے پہنائے حرام مال سے جو وجود نشو نما اور جسم پرورش پائے گا وہ آتش دوزخ ہین جلایا جائے گا۔ مال حرام سے لباس پہنکر جب تک نماز پڑہی جاتی ہے وہ نماز قبول نہین ہوتی۔ اگرچہ خرید کپڑے مین زر حرام سے دسوان ہی حصہ ملا ہوا ہو۔ اور ایک لقمہ حرام کہانے سے چالیس روز تک دعا قبول نہین ہوتی۔ کذا فی الحدیث ؎

توان بحلق فرو بردن استخوان درشت
ولے شکم بدرد چون بگیرد اندر ناف

حرام ذخیرہ اموال راہبر دوزخ ہے خواہ مرنے سے قبل اوسنے آگے بہیجا یا پیچہے

Marfat.com

چھوڑ مرا۔ دردمندان مرض عصیان کا دافع وشفابخش **مُفید نسخہ** بعد ادائے حقوق سہ گانہ مسطورۂ بالا اگر یہ تین باتین اختیار کی جائین صریح، وقوی امید شفا یعنی۔ اجابت توبہ از حضرت رحیم الرحمان ہے۔

ایک صدقات وخیرات دینے مین زیادتی کرنا کیونکہ صدقہ اللہ تعالیٰ کی آتش غضب کو بجھا دیتا ہے جیسا کہ مذکور احادیث کے اندر کتاب ہذا مین اپنے محل پر درج کیا گیا ہے۔ دوسرے رسول مقبول صلعم بہار رسالت تحفۂ درود شریف مین کثرت رکھنا کہ یہ بھی کفارۂ ذنوب اہل عصیان ہے۔ تیسرے رات کے وقت خصوصاً پچھلی شب مین اوٹھ اوٹھ کر بعد ادائے صلوٰۃ دوگانہ مکانِ تاریک مین تنہا خدائے غفار کو حاضر وناظر جان کر کمال ذلت وخواری سے اپنے گناہان ماضیہ اور حساب وعذاب آخرت کو خیال کر کے مانند مجرم خونی کے کہ حاکم جبار اور بادشاہ قہار کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ سربسجود ہووے اور بغایت رقتِ اشک باری اور گریہ وزاری کے ساتھ یون کہے خداوندا مین اپنے جرم وگناہون کا تیری حضوری مین مقر ومعترف ہون۔ مجھ سا بدتر بدکردار روسیاہ ہ جہار زمانہ مین اور روئے زمین پر کوئی نہین اور تیرے درِ رحمت کے سوا زیر چرخ میرا کہین ٹھکانہ نہین نہ کوئی حامی ومددگار نہ دستگیر وفریاد کا پہونچنے والا تیری زمین کو مین نے اپنے افعال شنیعہ اور اعمال قبیحہ سے خراب کر دیا۔ کاش مین پیدا ہی نہ ہوتا یا وقت ارتکاب گناہ مجھپر کوئی آفت ناگہانی ٹوٹ پڑتی کہ جس سے مین فعل ناکارہ کی جرأت پر اقدام نہ کرتا۔ اب مین سب طرف سے مایوس طوق ندامت و شرمساری کا اپنے گلے مین ڈال کر تیرے دروازہ پر آ پڑا ہون۔ الٰہ العٰلمین مجکو میرے گناہونکے باعث اہل محشر کے روبرو رسوا وشرمندہ نہ کیجیو۔ بارالہا میرے

Marfat.com

عیبون کو بروز قیامت اپنے پردہ ستاری مین چھپا لیجیو نا میدان حشر مین فضیحت
وبدنام نہون۔ خدایا میرے دفتر سئیات کو آب رحمت سے دہو ڈال۔ پروردگارا میرے
نامۂ سیاہ اعمال بدراہ کو اپنے کرم وفضل سے چھیل ڈال۔ بتصدق سید الانبیا۔ اور ببرکت
جملہ مقبولان درگاہ والا۔ میرا عجز ونیاز قبول فرما تیرا نام ستار العیوب۔ غفار الذنوب۔
عفو۔ رؤف رحیم وکریم ہے تو فرماتا ہے۔ رحمتی علی سبقت غضبی ؎

الہی تا غفور اسمت شنیدم		گنہ را مست شادی مرگ دیدم

اور مناجات مین اکثر یہ اشعار پڑہتا رہا کرے کہ مقبولانہ کلام ہے ؎

شہا ز کرم بر من درویش نگر	؎	بر حال من خستہ ودل ریش نگر
ہر چند نیم لایق بخشایش تو		بر من منگر بر کرم خویش نگر
عقوبت مکن عذر خواہ آمدم	؎	بدربار تو روسیاہ آمدم
اسیرم بجرم گناہم مگیر		غنی را ترحم بود در فقیر
بادشاہا جرم مارا در گذار	؎	ما گنہگاریم و تو آمرزگار
تو نکوکاری و ما بد کردہ ایم		جرم بے اندازہ بیحد کردہ ایم

کیا عجب ہے رحمت الہی جوش مین آکر عفو جرائم وعصیان ماضیہ سے درگذر
فرماوے۔ کیونکہ ماں باپ جب پسر ناخلف کو گرفتار مصیبت وبلا دیکھتے ہین آخر شفقت
بر سر جوش ہوتی ہی ہے یا وقت خوشامد رحم آہی جاتا ہے۔ تو ذات خداے کریم ورحیم
تو والدین سے کروڑون حصہ زیادہ اپنے بندون پر مہربان ہے۔ اپنے در
سے وہ کسیکو نہین ہٹاتا اوس کا ارشاد ہے۔ اُجیب دعوۃ الداع اذا دعان
ہر اہل عذر کی معذرت قبول فرماتا ہے ؎

Marfat.com

نہ گردن کشان را بگیرد بفور		نہ عذر آورانرا براند بجور

اور اہل دلون کو تو جو لذت مناجات مین حاصل ہوتی ہے خاصکر عالم رقت مین وہ کیفیت تحریر قلم سے باہر اور تقریر زبان سے بدرہے چنانچہ اسی مذاق بیان پر حضرت مولنا جامی علیہ الرحمۃ کا یہ کلام پُردرد شہادت دے رہا ہے ؎

گنا ہم اگر از حد برون ست		ہزاران بار زان فضلت فزونست
وگر باشد دو صد خرمن گناہم		توانی سوختن از برق آہم
دگر باشد ز عصیان صد کتابم		توانی شستن از چشم پر آبم

ملک الزاہدین حضرت عیسیٰ صلوۃ اللہ علی نبینا وعلیہ التحیہ سلنے ایسی ہی حالت طاری مناجات مین بلا خور و نوش و حرکات و کلمات ایک قیام پر چالیس روز گذار دیے تھے۔ سید العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شب ایک پہلو پر فجر کردی تھی۔ بعض اہل اللہ کا مقولہ ہے ایک آہ مین شب گذجاتی ہے۔ یا اللہ اپنے سوزانِ دل کا اثر مجھ سنگ دل قساوت قلب پر بھی ڈالدے کہ تیرے لقائے ذوق اور فدائے شوق مین لحم و شحم رگ و پے تمام اجزاے تن بدن کو مثل موم گداز سرشک چشم اور آنکھون کی راہ سے پانی کرکے بہادون ؎

درد کے طالب رہے سب انبیأ		اولیأ نے کی یہی حق سے دعا

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِصُرَعَتِهٖ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ متفق علیہ۔ پہلوان وہ نہین جو پچھاڑے لوگون کو پہلوان تو وہ ہے کہ جو اپنے نفس کو غصہ کے وقت قابو مین رکھے

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ فَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهٗ

Marfat.com

مِنَ النَّارِ۔ جو شخص جھوٹ باندھے مجھپر (یعنی حضور نے یون فرمایا اور یون کیا بلا تحقیق حدیث آپ کی جانب کسی قول وفعل کا منسوب کرنا) پس چاہیے کہ آمادہ کرے جائے نشست اپنی آتش دوزخ سے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً۔ پہونچاؤ لوگون کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ ثواب اعمال موقوف ہے نیت پر۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ۔ نیک کام کا بتلانے والا ثواب مین کرنے والے کے برابر ہے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ اَكْرَمَ عَالِمًا فَقَدْ اَكْرَمَنِيْ وَمَنْ اَكْرَمَنِيْ فَقَدْ اَكْرَمَ اللّٰهَ وَمَنْ اَكْرَمَ اللّٰهَ فَمَاْوٰهُ الْجَنَّةُ۔ جس شخص نے گرامی رکھا عالم کو گویا گرامی رکھا مجھکو اور جس نے گرامی رکھا مجکو گویا بزرگی قایم رکھی اللہ تعالیٰ کی اور جسنے بزرگی قایم رکھی خدائے برتر کی پس جگہہ اوسکی بہشت مین ہے۔

وایضاً **قال** صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مَنْ اَهَانَ عَالِمًا فَقَدْ اَهَانَنِيْ وَمَنْ اَهَانَنِيْ فَقَدْ اَهَانَهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَهَانَ اللّٰهَ فَمَاْوٰهُ النَّارُ۔ جس شخص نے عالم کی بے عزتی کی اوس نے میری بے عزتی کی اور جس نے میری بے عزتی کی گویا اوس نے خدا تعالیٰ کی اھانت کی اور جسنے خدائے پاک کی اہانت کی پس ٹھکانا اوس کا دوزخ ہے۔ ایسے ہی علماء ربانی جنکی یہ تعریف ہے نائب پیغمبر برحق و وارث کتاب اللہ ہین جن کی شان مین حدیث محبوب رب الجلیل علماء امتی

کے الانبیاء بنی اسرائیل ناطق۔ انکے چہرہ کی طرف نظر کرنا عبادت۔ انکی مجلس میں بیٹھنے کو حضور صلعم نے ریاض ہائے بہشت سے تشبیہہ فرمائی ان کے انتقال سے ارض و سماوما فیہا روتے ہیں۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْعَالِمُ بَکَتِ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ وَمَا فِیْھِمَا کُلُّہٗ۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ کَاَنَّکَ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ فِیْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ۔ متفق علیہ۔ رہ دنیا میں مسافر کی طرح۔ یا راہ چلنے والے کی مانند۔ اور اپنی جان کو قبروں والے مردوں میں شمار کرکھ اس حدیث میں مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کی تعلیم ہے اگر آدمی اس صفت سے موصوف ہوجاوے ولی کامل ہے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَکَ قَبْلَ ھَرَمِکَ وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سَقَمِکَ وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ وَحَیٰوتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ۔ ترمذی۔ غنیمت جان پانچ کو پہلے پانچ سے جوانی کو پہلے بڑھاپے سے اور تندرستی کو پہلے بیماری سے اور تونگری کو پہلے محتاجگی سے اور فراغت کو پہلے شغل سے اور زندگی کو پہلے موت سے۔ مولانا الطاف حسین حالی نے اس حدیث کا ترجمہ اس طرح منظوم کیا ہے۔ بنا بر پسند طباع ارباب طالبین المنطوق بہ کل جدید لذیذ غنیمہ پیش نظر ہے ؎

غنیمت ہے صحت علالت سے پہلے	فراغت مشاغل کی کثرت سے پہلے
جوانی بڑھاپے کی زحمت سے پہلے	اقامت مسافر کی رحلت سے پہلے
فقیری سے پہلے غنیمت ہے دولت	جو کرنا ہے کرلو کہ تھوڑی ہے مہلت

Marfat.com

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ۔ متفق علیہ۔ نہ داخل ہوگا بہشت مین جسکے دل مین ایک ذرہ بہر بھی غرور وگھمنڈ ہوگا (اے اہلِ کبر للہ خودی سے بیدار رہو)

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَكْتُوْبٌ فِی التَّوْرٰىةِ مَنْ بَلَغَتْ لَهٗ اِبْنَتُهٗ اثْنَتَیْ عَشَرَةَ سَنَةً فَلَمْ یُزَوِّجْهَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَیْهِ۔ بیہقی۔ توریت مین لکہا تہا کہ جو لڑکی بارہ سال کی عمر کو پہونچ گئی اور اوس کا نکاح نہ کیا اور وہ لڑکی خراب ہوگئی تو یہ گناہ اوس لڑکی کے نکاح نکرنے والے کے نامۂ اعمال مین درج کیا جائیگا (جو مسلمان نکاح دختران مین تاخیر کرتے ہین خصوصًا امرا و دولت مندون کو اس بارہ مین زیادہ ترمناسب ہے کہ حدیث ہذا کے مضمون کو بغور سمجہین آسایش بے فکری کے ساتھ استعمال غذائے مقوّیہ مین توقف عقد دختران موجب ازدیاد فتنہ و بالضرور محل خدشہ آور ہے۔ اَلْبَلَاءُ ثُمَّ الْبَلَاءُ۔ بعض حضرات غربای برادران کو ناپسند اور باعث عار وننگ خیال کرکے غیر اوطان وغیر کفو۔ اصحابِ جاہ واقتدار وارباب مال ومنال ہمچو ما کے متلاشی نکاح دختری پر رسیدہ و واسطہ جدید کی فکر و انتظار شدید مین ایک اثنتی عشرۃ مدۃ کیا یعنی ایسے ایسے کو بالکل گذر جانیکی نوبت پیش آتی ہے اور اون منظورات پر جوشِ شباب گذر جانے کے بعد سن کہولیت کا عالم نمایان ہوتا ہے حتّٰی کہ بعض مقام پر بعض کی بیٹیان سفید ہوجانا مسموع ہوا۔ پہر کفو کا حکم شریعت غرّا مین اور حضور والا کا ارشاد واحادیث ذیل لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ اور اَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ الخ۔ نیز اس بات مین قابل غور عمیق اور واجب نظر تحقیق ہے ۵

Marfat.com

وقال صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَہٗ اَجْرُہٗ وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَیِّئَةً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُہٗ وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ ۔ مُسْلِمٌ۔ جو راہ نکالے اسلام مین اچھے طریقے کی تو اوسکو اوس کا ثواب ملیگا۔ اور جو اوس کے بعد اوس طریقے کو کئے جاوینگے۔ اون کا ثواب بھی اوسکو ملیگا۔ بدون اس بات کے کہ انکا ثواب کچھ گھٹے (یعنی دونون کو علیحدہ علیحدہ پورا ثواب ملیگا) اور جو اسلام مین راہ نکالے برے طریقے کی تو اوس کو اوس کا گناہ ہوگا۔ اور جو اوسکے بعد اوس بری راہ پر چلینگے۔ ان کا بھی گناہ اوسکی گردن پر ہوگا۔ بدون اِس بات کے کہ کچھ انکے گناہون سے کمی آوے (یعنی دونون کو علیحدہ علیحدہ پورا عذاب ہوگا)

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ۔ متفق علیہ۔ آگاہ ہوجاؤ کہ بے شک بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ سنوارا تو سب بدن سنوارا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا۔ یاد رکھو وہ ٹکڑا دل ہے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَةِ متفق علیہ۔ نہین عیش مگر عیشِ آخرت۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰہِ

Marfat.com

اَلْاَلَدُّ الْخَصِمُ متفق علیہ۔ خدا کے نزدیک سب لوگون سے زیادہ تر دشمن لڑاکا جھگڑالو ہے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ۔ ترمذی۔ جو آدمیون کا شکریہ نہین ادا کرتا ہے وہ اللہ عزوجل کا بھی شکر نہین کرتا۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبٰوا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔ متفق علیہ۔ بچو سات چیزین ہلاک کرنے والی سے شرک اور جادو اور قتل ناحق اور بیاج کھانا اور یتیم کا مال کھانا اور پیٹھ دینا لڑائی کے دن اور تہمت لگانی عورتون مسلمان پاک دامن بیخبر کو۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ ثَلٰثٌ مُّنْجِیَاتٌ وَّثَلٰثٌ مُّھْلِکَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِیَاتُ فَتَقْوَی اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِی الْغِنٰی وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُھْلِکَاتُ فَھَوًی مُّتَّبَعٌ وَّشُحٌّ مُّطَاعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ وَھِیَ اَشَدُّھُنَّ۔ شعب الایمان۔ تین چیزین نجات دینے والی ہین۔ اور تین چیزین ہلاک کرنے والی۔ نجات دینے مین تو اللہ سے ڈرنا پوشیدہ اور ظاہر مین اور حق بولنا خوشی اور ناخوشی مین۔ اور میانہ روی کرنی تونگری اور محتاجگی مین۔ اور ہلاک کرنے والی جو ہین۔ خواہش نفس کی تابعداری اور بخل وحرص کی فرمانبرداری اور خود بینی اور یہ سب مین سخت تر ہے۔

Marfat.com

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اِضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَضْمَنْ لَکُمُ الْجَنَّۃَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَکُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ۔ شعب الایمان

تم مجھسے چھ چیز کے ضامن ہو۔ مین تمھارے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہون بولو تو سچ بولو اور وعدہ کرو تو پورا کرو۔ اور امانت ادا کرو اور شرمگاہون کی حفاظت کرو اور نگاہون کو روکو بدنظری سے اور ہاتھون کو روکو مارنے اور پکڑنے بیجا سے۔

وقال صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ یَّضْمَنُ لِیْ مَا بَیْنَ لِحْیَیْہِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ اَضْمَنُ لَہُ الْجَنَّۃَ۔ بخاری۔ جو کوئی مجھسے دو چیز کا ضامن ہو ایک جو اوسکے دونون جبڑون کے بیچ ہے (یعنی زبان) دوسرے جو اوس کے دونون پیرون کے درمیان ہے (یعنی عضو مخصوص۔ مخرج بول وبراز) تو مین اُسکے لئے بہشت کا ضامن ہوتا ہون (اکثر مخارج عصیان یہی دو محل ہین ان کے تفصیلی گناہ کہ ایک ایک سے کتنے کتنے صادر ہوئے پھر اونمین سے ہر ایک کا جداگانہ عذاب وسزا کا مشترح وتصریحی بیان ارباب تحقیق۔ کیمیائے سعادت۔ واحیاء العلوم الدین حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالیؒ۔ اور رسالہ ضمان الفردوس۔ جناب مفتی عنایت احمد صاحبؒ بریلوی سے کہ حدیث ہذا کی شرح مین ہے۔ کما حقہٗ معلوم کرسکتے ہین۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُھَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَنْتَھِبُ نُھْبَۃً یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْہِ فِیْھَا اَبْصَارَھُمْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَغُلُّ اَحَدُکُمْ حِیْنَ یَغُلُّ وَھُوَ مُؤْمِنٌ

Marfat.com

فَإِيَّاكُمْ إِيَّاكُمْ وَلَا يَقْتُلُ حِيْنَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ۔ بخاری ۔ زنا نہین کرتا ہے کوئی زنا کار جسوقت مُبتلائے فعل شنیع کا ہوتا ہے اور وہ مُومن ہے ۔ اور وزدی نہین کرتا ہے کوئی دزدی کُنندہ جسوقت دزدی کرتا ہے اور وہ مومن ہے ۔ اور شراب نہین پیتا ہے کوئی میخوار جب وہ شراب خواری کرتا ہے اور وہ مومن ہے ۔ اور نہین لُوٹ کرتا ہے کوئی لُوٹ کرنے والا کہ اوٹھاوین لوگ اپنی نگاہون کو اوس کی طرف جب وہ لوٹتا ہے (گویا آشکارا) اور وہ مومن ہے ۔ اور نہین خیانت کرتا ہے ایک تمہارا جس وقت خیانت کرتا ہے اور وہ مومن ہے ۔ پس بچو بچو اِن کامون سے ۔ اور نہین قتل کرتا ہے کوئی جب قتل کرتا ہے اور وہ مومن ہے (استفہام انکاری یعنی اِن افعال کے ارتکاب کے وقت ایمان نہین رہتا) اور فرمایا آنحضرت صلعم نے جس شخص مین چار باتین ہون وہ پورا منافق ہے إِذَا ائْتُمِنَ خَانَ جس وقت اوسکو امانت سونپی جاوے خیانت کرے ۔ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ۔ اور جب بات کرے جھوٹ بولے ۔ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ۔ اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے ۔ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ ۔ اور جب جھگڑے بد کہے ۔ متفق علیہ ۔ اور فرمایا آنحضرت صلعم نے بروز قیامت پانچ آدمیون پر سخت عذاب ہوگا ۔ مَنْ قَتَلَهُ نَبِيًّا ۔ جس نے کسی نبی اللہ کو قتل کیا ۔ یا نبی اللہ کے ہاتھ سے قتل ہوا ۔ أَوْ قَتَلَ أَحَدَ وَالِدَيْهِ ۔ یا قتل کیا ماں باپ کو ۔ یا دونون مین سے ایک کو ۔ وَالْمُصَوِّرُوْنَ ۔ اور تصویر کا بنانے والا ۔ وَعَالِمٌ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهِ اور وہ عالم کہ نہ نفع پکڑا ساتھ علم اپنے کے (یعنی محض بطمع دُنیوی علم حاصل کیا ۔ اور اوسکو وصول ذریعہ زر و مال گردانا ۔ یا بحصول عزت وجاہ ۔ یا ناواقف

کارون اور بے علم لوگون کو حقیر سمجھنا۔ یا حق بات کے اظہار بیان مین کتمان و اخفا رکھا کہ گویا وہ گونگا شیطان ہے۔ باقتباس آیتہ قرآنی۔ ایسے ہی عالم بے عمل کے حق مین موزون ہے،

نہ محقق بود نہ دانشمند
چار پائے بروکتابے چند

زبان میکند مرد تفسیر دان
کہ علم و ادب میفروشد بنان

کجا عقل با شرع فتوے دہد
کہ مرد خرد دین بدنیا دہد

مباش غرہ بعلم و عمل کہ شد ابلیس
بدین سبب ز درِ بارگاہ عزت دور

از انکہ بر میکنی ہر سو نظر
خویش را گوئی کہ ہستم باخبر

وعظ گوئی خود نیاری در عمل
چشم پوشی ہمچو شیطانِ دغل

اور علماء حقانی کے فضائل اوپر درج ہو چکے ادام اللہ برکاتہم فی الدنیا و اعلے اللہ درجاتہم فی العقبےٰ۔ اور ایک اعلیٰ درجہ کی شناخت ہے کہ سخاوت و اخلاق مین متصف باوصاف مصطفوی تیز ہونگے۔ نہ انکے عکس۔ ورنہ لامحالا مقولات اشعار مندرجہ مثنوی حضرت بوعلیشاہ قلندرؒ سے مطبوقیت مین کلام ہوگا۔ کیونکہ حضور پُرنور کے محاسن اخلاق اورون سے وعظ و درس مین بیان فرماوین لیکن خود بدولت اونکے اوصاف عمل سے قاصر و روگردان۔ بلکہ قال مطابق حال چاہیے۔

اور ایک روایت مین انہین لوگون کے عذاب کے ساتھ بادشاہ ظالم کا بھی ذکر آیا ہے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے تین شخصون سے حق تعالیٰ قیامت کے روز عذاب الیم پر نہ کلام کرے گا اور نہ اونکو گناہون سے پاک کریگا اور نہ اونکی طرف بنظر رحمت دیکھے گا شیخ زانی۔ ایک بڈھا حرام کار افسوس یہ عمر اور یہ فعل ایام موجودہ تو بخوف عقبےٰ اتنک بہانیکے تھے اور اسکے خلاف ظہور مین آیا۔ زنا ہر حال مین گناہ اور سخت گناہ ہے۔

Marfat.com

ولیکن زن ہمسایہ سے اور حرم کعبہ کے اندر اور محرمات ابدیہ سے زنا کرنا اشد الاشد گناہ ہے۔ و نیز زن شوہر دار سے۔ اور زنائے شہرت او فتادہ جیسے طوائف کے آشنا بے شرمی و طینت بجاستی سے قوانین حدود ربوبیہ کو توڑ کر علی الاعلان فخراً روسیاہی کرتے رہتے ہین) وَمَلِكٌ كَذَّابٌ اور دوسرا بادشاہ جھوٹ بولنے والا (بادشاہ کو دروغگوئی سے کیا نسبت ہی) وَعَائِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ۔ اور تیسرا فقیر مفلس تکبر کرنے والا) فقیر محتاج جسپر طرہ واہ غرور و گھمنڈ مسلم۔ مروی عن ابوہریرہؓ

۶۲ اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حق تعالی نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین شخصوں سے مین آپ جھگڑونگا۔ ایک وہ آدمی جسنے قول کیا میرے نام سے پھر اوس اقرار سے پھر گیا۔ دوسرا وہ شخص جسنے آزاد کو بیچکر اوس کی قیمت کھائی تیسرا وہ مرد جسنے کسی مزدور سے محنت کروا کر اوس کی مزدوری کے دام نہ دئے۔

رواہ البخاری عن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور پیغمبر ۶۳ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حق تعالی فرماتا ہے مَنْ رَضِيَ عَنْهُ وَالِدَاهُ فَأَنَا عَنْهُ رَاضٍ۔ جس سے اوسکے ماں باپ راضی ہونگے تو مین بھی اس سے راضی ہوجاؤن گا۔

۶۴ اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حق تعالی فرماتا ہے إِذَا أَحَبَّ الْعَبْدُ لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ۔ رواہ البخاری عن ابوہریرہ جب بندے نے میرا ملنا دوست رکھا تو مین بھی اوس کا ملنا دوست رکھتا ہوں اور جب اوسکو میرا ملنا برا لگا تو مجھکو بھی اوس کا ملنا برا لگتا ہے۔

۶۵ اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ (فی الحواشی الترمذی۔ قولہ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ و

Marfat.com

روی حفت ای لایوصل الیھا الا بارتکاب المکارہ وھی الاجتھاد فی العبادات ولا ینال الی النار الا بارتکاب الشھوات المحرمۃ ای من التکالیف الشاقۃ ومخالفۃ ھوی النفس وکسر الشھوات (مجمع البحار) دوزخ ڈھانکی گئی ہے ساتھ شہوتون کے (یعنی خواہشات نفسانی) اور جنت ڈھانکی گئی ہے ساتھ تکلیفون کے۔ رواہ البخاری والمسلم عن ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ۔

اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا۔ ذائقہ ایمان کا چکھا اوسنے جو راضی ہوگیا خدا کے رب ہونے پر۔ اور اسلام کے دین پر۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغمبری پر۔ رواہ مسلم۔ عن عباس رضی اللہ عم رسول اللہ۔

اور فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے۔ اَلصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ۔ صدقہ بجھا دیتا ہے گناہون کو جیسا کہ بجھا دیتا ہے پانی آگ کو۔ وایضاً) اَلصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ تا آخر۔

اور فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ بچو دوزخ سے اگرچہ کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی۔ رواہ البخاری والمسلم۔

اور فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے یَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَۃٌ وَّیُعِیْنُ الرَّجُلَ عَلٰی دَابَّتِہٖ فَیَحْمِلُ عَلَیْھَا اَوْ یَرْفَعُ عَلَیْھَا مَتَاعَہٗ صَدَقَۃٌ وَّالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ خُطْوَۃٍ یَّخْطُوْھَا اِلَی الصَّلٰوۃِ صَدَقَۃٌ وَّیُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ۔ متفق علیہ۔ دو آدمیون مین انصاف کرے صدقہ ہے اور مدد کرے کسی کی اپنی سواری پر کہ سوار کردے اوسکو اپنی سواری پر یا اوٹھا دے اسکا

Marfat.com

بلہجہ اپنی سواری پر اوٹھاوے صدقہ ہے اور اچھی بات صدقہ ہے اور ہر قدم کہ چلتا ہے طرف نماز کے صدقہ ہے اور دُور کرتا ہے ایذا کی چیز راہ سے صدقہ ہے۔ اور آیا ہے خدا پاک ہے نہین قبول فرماتا مگر پاک مال کو۔

اور فرمایا **علیہ الصلوٰۃ** والسلام نے۔ اَلسَّخِیُّ قَرِیبٌ مِّنَ اللّٰہِ۔ قَرِیبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ قَرِیبٌ مِّنَ النَّاسِ وَبَعِیدٌ مِّنَ النَّارِ۔ وَالْبَخِیلُ بَعِیدٌ مِّنَ اللّٰہِ۔ بَعِیدٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ۔ بَعِیدٌ مِّنَ النَّاسِ وَقَرِیبٌ مِّنَ النَّارِ۔ سخی اللہ سے نزدیک ہے۔ بہشت سے نزدیک ہے۔ آدمیون سے نزدیک ہے اور دوزخ سے دُور ہے۔ اور بخیل اللہ سے دُور ہے بہشت سے دُور ہے لوگون سے دُور ہے اور دوزخ سے ملا ہوا ہے۔ رواہ الترمذی۔

(و ایضًا) اَلسَّخِیُّ حَبِیبُ اللّٰہِ وَلَوْ کَانَ فَاسِقًا۔ وَالْبَخِیلُ عَدُوُّ اللّٰہِ وَلَوْ کَانَ زَاهِدًا۔ سخی اللہ کا دوست ہے اگرچہ فاسق ہو۔ بخیل اللہ کا دشمن ہے اگرچہ زاہد ہو ؎

بخیل ار بود زاہد بحر و بر		بہشتی نباشد بحکم خبر	

اے بخیلو سنگ دلو ان احادیث فرمان مخبر صادقؐ سے آگاہی حاصل کر کے زکوٰۃ و صدقات کے ادا کرنے مین بخل و کنجوسی مت کرو اور خوب یاد رکھو تمہارے اوسی زر و مال فراہم پس ماندہ غیر مزکیٰ سے لوگ گل چھرے اوڑاینگے اور تم مستحق عذاب الشدید کے ہوگے اور وہ مثل صادق آوے گی ؎

گئے دونون جہانکے کام سے ہم		نہ خدا ہی ملا نہ وصلِ صنم	
آن کس کہ بدینار و درم خیر نبندوخت	؎	سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد	
خواہی کہ تمتع شنوی از نعمت دُنیا		باخلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد	

اور فرمایا **علیہ الصلوٰۃ** والسلام نے کہ اپنے تئین کفار کی اولاد ہونے پر فخر

Marfat.com

سن کر سو قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جس کے قبضہ قدرت مین میری جان ہے
جن آباؤ اجداد کفّار کی تم فخراً تعریف کرتے ہو جو خلاف اسلام حالتِ کفر مین مر گئے
اُن سے نجاست کا کیڑہ ہزار درجہ بہتر ہے۔ **وهو قوله هذا۔ لَا تَفْخَرُوا**
بِآبَائِكُمُ الَّذِينَ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَمَا يُدَحْدِجُ
الْجُعَلُ بِأَنْفِهٖ خَيْرٌ مِنْ آبَائِكُمُ الَّذِينَ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ رواه البیهقی۔ جو
بعض نو مسلم راجپوت اجداد مردگان ملت کفریہ پر اتراتے اور مونچھین مروڑتے
ہین وہ اس حدیث فرمان رسول مقبول صلعم پر غور کرین) اور فرمایا **علیه الصلوٰة**
والسلام نے اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰی الخ۔ جس وقت مسلمان فاسق
کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ غضب مین آتا ہے جس سے اوس کا عرش عظیم
تھرا اٹھتا ہے انتہی۔ (جو مسلمان مبتلا فسق ہین اس مضمون سیدِ ابرار پر دیدہ
عبرت کھولین)

اور فرمایا **علیه الصلوٰة** والسلام نے۔ اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا
السَّيْلُ الْبَقْلَ۔ یعنی راگ دل مین نفاق اوگاتا ہے جیسا کہ بارش گھاس سبزے کو
اوگاتی ہے۔ (غنیۃ الطالبین للشیخ الطریقت سردار اولیا سیدی حسینی و حسنی حضرت
شیخ عبد القادر محی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ۔)

اور فرمایا **علیه الصلوٰة** والسلام نے مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ
فَهُوَ رَدٌّ۔ رواه البخاری و مسلم۔ جو کوئی نئی بات نکالے ہمارے اس دین مین جو
اوس مین نہ ہو سو وہ مردود ہے (اس حدیث سے تعزیہ دار لوگ اگر نبی پاک سے
لولاک تو میدان حشر مین بشاش منہ دکھانے کی توقع رکھتے ہین تو جلد اپنے ازکاب

Marfat.com

بدعات تعزیہ داری سے توبہ و اجتناب کی فکر کریں وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

اور فرمایا **علیہ الصلوٰۃ** والسلام نے مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ۔ جو کوئی تعظیم اور بزرگی کرے بدعت والے کی پس تحقیق مدد کی اوپر ویران کرنے اسلام کے (جب بدعتی کی تعظیم کرنے میں یہ نقصان ہے تو اہل بدعت و مرتکب بدعت کو یہیں سے سمجھ لیجئے کہ خدائے تعالےٰ کے نزدیک برائی میں کس درجہ ہونگے)۔

اور فرمایا **علیہ الصلوٰۃ** والسلام نے۔ اَبَى اللّٰهُ اَنْ يَّقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتّٰى يَتُوْبَ عَنْ بِدْعَتِهٖ۔ رواہ الطبرانی۔ اللہ تعالیٰ نے انکار کیا اس سے کہ قبول کرے عمل بدعتی کا جب تک کہ وہ اپنی بدعت سے توبہ نہ کرے اور فرمان والا صفات ہے تین شخصوں کو جنت سے دوری اور نعمائے بہشت سے مہجوری ہوگی۔ ایک متکبر دوسرا بخیل۔ تیسرا احسان کر کے جتانے والا الحدیث۔

اور بعض کتب میں مروی ہے تین قسم کے آدمی سب سے پہلے راہی دوزخ ہونگے بادشاہ ظالم۔ نادہندہ زکوٰۃ اور فقیر متکبر۔ الحدیث۔

اور تین گروہ کے اشخاص سب سے قبل دخول جنت سے محظوظ ہونگے۔ ایک شہید بصدق جان دہندہ رضائے مولا۔ دوسرا جو کہ باخلوص و اتحاد عبادت الٰہی بجا لایا تیسرا جسنے ہمیشگی بہ محتاجی و ناداری بجنت و جانکاہی اکل حلال اہل و عیال بہم پہنچایا اور اپنے تئیں بحضوری دل طاعت خداوندی میں لگایا الحدیث۔

وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَّالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَّالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَّتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ

Marfat.com

الرجل امرأته وعق امه وادنی صدیقه واقصی اباه وظهرت الاصوات
فی المساجد وساد القبیلة فاسقهم وکان زعیم القوم ارذلهم واکرم
الرجل مخافة شره وظهرت القینات والمعازف وشربت الخمر ولعن آخر
هذه الامة اولها فارتقبوا عند ذلك ریحا حمراء وزلزلة وخسفا و
مسخا وقذفا وآیات تتابع کنظام قطع سلکه فتتابع - رواه الترمذی حضرت
قاضی ثناء اللہ صاحبؒ پانی پتی اس کا ترجمہ باین عنوان خلاصہ فرماتے ہین - وترمذی
از ابی ہریرہؓ آوردہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ وقتیکہ مال غنیمت را
سرداران دولت خود دانند ومردم امانت را غنیمت شمارند - وزکوٰۃ را تاوان دانند
وعلم را برائے دنیا آموزند - ومرد فرمان برداری زن ونافرمانی مادر کند - ویار را
نزدیک وپدر را بعید کند - ودر مساجد آوازہا بلند کنند - وفاسقان رئیس قوم باشند
وارازل ضامن قوم باشند - واز خوف بدی مردان را گرامی کردہ شود - ومطربہا
ومعازف علانیہ کردہ شوند - وخمر خوردہ شود - وآخر امت اول امت را لعن کنند
پس منتظر باشند دران وقت باد تند را کہ سرخ رنگ باشد - وزلزلہ وخسف ومسخ و
وقذف ودیگر علامات قیامت پے بہ پے آیند چنانچہ رشتہ گسستہ شود دانہا کہ
دران منتظم باشند فرو ریزند -

وترمذی از علی رضی اللہ عنہ این حدیث روایت کردہ کم زیادہ ازین ودران پوشیدن
حریر ہم گفتہ - اس حدیث مین جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے
علامات اور نشانیون قیامت صغرا سے آگاہ وخبردار فرمادیا -
مسلمان بغور پڑھین اور بدیدہ عبرت شمار کرین کہ ان مین سے آیا کون کون

نے آثار قیامت اپنا اثر دکھلا رہے ہین۔ سو دیکھ لو بازار خیانت گرم ہے۔ زکوٰۃ
کے نام سے مسلمانون کو موت آتی ہے۔ تحصیل علوم مین بیشتر دُنیاوی کمائی کی حرص
وہوس اور اوسکے اغراض سرمایہ ترقی کی فکر وجستجو مرکوز ومطلوب۔ فی زمانہ جا بجا
اکثر مردون کو مطیع زنان اور مخالف مادران پاؤ گے۔ علےٰ ہذا صحبت اغیار ؎ اجتناب
از پدر بزرگوار۔ مساجد الہیہ مین مقدمات دُنیاوی دایر ہوتے ہین۔ فساق اولی الامر
مطیعان حق کا گلا دبانے پر آمادہ۔ راگ رنگ واہی مزامیر ملاہی رقص ومجرا طوائف
عقد ونکاح تقریب شادی وغیرہ مین گویا تمام تہنتین اسی بنیاد کے ارتکاب پر مستحکم
ومستحکم۔ بہلا ممکن ہے ہیئت کذائیہ وافعال معصیہ کو کوئی دیندار اعتراضاً اُف
کر سکے بالاتفاق بیچارے کے پوست بر کند بدگی کو تیار گویم مشکل وگرنہ گویم ؎

عجائب کشمکش دارم کہ جانم سفت میکاہد		دلم دلدار میجوید تنم آرام میخواہد

کوئی دبے ہوئے کوئی خوشامداً۔ کوئی طمعاً چار ونا چار او نہین کی ہان ہان اور ہون
ہون مین شریک پہر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کہان اور کیسا اور اگر ہزار مین
دو چار ہوئے بھی تو حضرت مولٰنا نظامی گنجوی کا ادہر یہ مقولہ یاد آتا ہے ؎

یکے بر صد آید نہ صد بر یکیست

اودہر طبیب روحی علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کا وہ فرمان عزیز از جان اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ
اَحَبَّ متضمن گناہ دنیوی آسائش چند روزہ عارضی وفانی سے بچا کر حیات راحت
ابدی کی طرف بیدار بنانا شوق دلاتا ہے۔ وقت یہ ہے کہ امر ونہی سے باز نہ آنا
چاہیے ورنہ الخاموشی نیم رضا کا کہنہ ہے اور بصورت عدم اختیاری اونکے
اُمور معصیت سے کنارہ اور دل سے بُرا سمجھنا چاہیے وگرنہ بلا کدورت شرکت

Marfat.com

آب و نان موجب وبال و آفت جان ہے غرض یہ علامت اغلب جلوہ شہود ہے
گانے بجانے کے حق مین زنان عوام الناس و اقوام غیر پردہ دار کا تو کیا ذکر ہے
بلکہ پردہ نشینانِ عورات خاندان شرافت نشان نے طوائف و ڈومنیون کو مات
دیکر درجہ اوّل مین پاس حاصل کیا ہے اہلِ وجد پر یہ بات مستور و محجوب نہین۔ اور
راگ رنگ باجے گاجے کو تو کوئی معیوب و گناہ ہی نہین سمجھتا بلکہ کہدیتے ہین ارے
میان اس سے تو بیاہ و شادی کی رونق ہی ہے ورنہ پھر خوشی کہان غم طومار ہے
حضور لامع النور کی پیشین گوئی کا اس وقت آیندہ وا ظہور مشہور ہے میخواری بھی
اسی کے بین بین ہے گو عموماً رواج نہین لیکن اگر کوئی اس کا عادی و مرتکب
ہو گیا تو اس سے کچھ حزر و انگشت نمائی بھی نہین۔

رفاض کا لعن وطعن بزرگان سلف پر جیسا کچھ اور جس قدر ہے اظہار بیان کی ضرورت
نہین اُن حضرات کی یہ مکالمت گویا عین اُصول دین و مدار ترقی ایمان قرارداد۔ اُنکے
نزدیک لاکھون صحابہ جلیل القدرؓ جن کی توصیف مین قرآن و احادیث مملو ہین دس
پانچ تن کے سوا کلہم نعوذ باللہ اسلام ہی مین داخل نہ ہے۔ کما لایخفی علے ماہران
کتب الشیعان۔ مرد مسلمانان اہل ثروت و اُمرا ارباب دولت لباس خالص ریشمی تو بڑے
چاؤ و فخر سے پہنتے اور زیب تن ہوتے ہین۔ کتنے مرتبہ سُرخ آندھی بھی آچکی۔ اب لقایا
صرف آثار غضبیہ زلزال شدید اور قذف و مسخ و خسف کے انتظار کا زمانہ ہے۔

او حضرت قاضی ثناء اللہ صاحبؒ پانی پتی مالا بد منہ مین تحریر فرماتے ہین مسئلہ
دیدن زن اجنبیہ را یا امرد را بشہوت حرام ست و ہمچنین دست باجنبیہ بشہوت
رسانیدن واز پا حرکت بانتشروع کردن۔ در حدیث آمدہ کہ زنائے چشم نظرست و

Marfat.com

تنبیہات من الوعید - و عذاب گوناگون بر عاصیان نعوذ باللہ منہا -

زنائے دست گرفتن و زنائے قدم راہ رفتن و زنائے زبان سخن گفتن و فرج تصدیق
و تکذیب آنہا میکند انتہیٰ۔ و در **حواشی** ایشان زنان را دربارہ حقوق شوہران
بحوالۂ حدیث معراج آوردہ۔ از **آنحضرت** صلے اللہ علیہ وسلم مرویست کہ
در شب معراج زنے را دیدم کہ اورا بزبان آویختہ بودند پرسیدم از جبرئیلؑ
حالش چیست گفت شوہر و ہمسائگان را از زبان خود ایذا میداد۔ و زنے را
دیدم کہ بہر دو پستانش معلّق کردہ اند حالش پرسیدم گفت بغیر اجازت شوہر طفلے
را شیر نوشانیدہ بود۔ و زنے دیگر را دیدم کہ بہر دو پایش آویختہ اند پرسان حالش
شدم فرمود بدون اجازت شوہر جا بجا میرفت و دیگرے را دیدم کہ بہر دو دستش
آویختہ اند چون حالش پرسیدم گفت مال شوہر را بدستہائے خود تباہ میساخت
انتہی (فاعتبروا یا معشر النسّاء) و در **تذکرۃ المعاد** است۔ بوے بہشت
از پانصد سالہ راہ رسد و در بعضی احادیث آمدہ از ہفتاد سالہ راہ و در بعضے پانصد
و ہفتاد سالہ راہ و در حدیثے آمدہ از ہزار سالہ راہ۔ رسول فرمود صلے اللہ علیہ و
سلم کہ ہر کہ ذمیّ را کشت او را بوے بہشت نرسد و ہمچنین وارد شدہ در حق کسے
کہ رعیت خود را رعایت و پرورش نکند، و در حق کسے کہ خود را بغیر پدر خود نسبت
کند و در کسے کہ منت نہد بعمل خود و کسے کہ نافرمانی والدین کند و کسے کہ مدمن خمر
باشد و کسے کہ قطع رحم کند و کسے کہ در پیری زنا کند و کسے کہ تکبّر ازار خود بر زمین
کشد و کسے کہ خضاب سیاہ کند، و فرمود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مردے کہ
و در دل او بمقدار دانۂ خردل کبر باشد حلال نیست او را کہ بوے بہشت رسد
یا بہشت را ببیند۔ انتہیٰ۔

Marfat.com

وہم دران کتابست کہ نزد علماء بسیار معتبرست۔ و در حدیثے آمدہ کہ ہرگاہ مردم از قبور برایند عمل او بصورت انسانی باوے ملاقات کند عمل مسلمان بنیکترین صورت و خوشترین بو و بگوید مومن را کہ مرا می شناسی گوید نمی شناسم مگر آنکہ حق تعالیٰ چہ خوش داده است ترا صورت و بو بگوید کہ ہمچنین بودی تو در دنیا من عمل صالح توام در دنیا بسیار بر پشت تو سواری کرده ام حالا تو برمن سوار شو یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدا۔ کنایہ از الست و عمل کافر بہ بدترین صورت و بدترین بو باوی ملاقات کند و بگوید کہ مرا می شناسی گوید نمی شناسم لیکن چہ بد کرده است حق تعالےٰ صورت تو و بوے تو بگوید ہمچنین بودی تو در دنیا من عمل بد توام بسیار سوار کردی تو برمن اکنون من بر تو سوار میشوم۔ وھم یحملون اوزارھم علے ظھورھم عبارت ازان ہست و چون از قبور روان شوند فرشتگان نویسندگان نیکی و بدی ہمراه باشند و شاہد باشند بر آنہا مسلمانان را بگویند۔ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ یعنی خوف مکن و غم مخور و خوش باش بہ بہشت کہ حق تعالےٰ ترا وعده کرده بود۔ کافران و فاسقان بر صورتہاے زبون باشند نابینا و بعضے بر صورت خوک یا سگ یا بوزنہ و مانند آن باشند و ربا خواران مانند دیوزدگان استادن نتوانند۔ و آنانکہ مال یتیمان بظلم خورده باشند چون از قبور برخیزند شعلۂ آتش از دہان شان برآید قال اللہ تعالےٰ انما یاکلون فی بطونھم نارا۔ متکبران بر صورت مور چہا باشند ہرکس آنہا را پامال کند و ہرکہ بدون حاجت سوال کند چون از قبر برخیزد بر روے او مضغۂ گوشت نباشد ہرکہ بر قتل مسلمان بہ نیم کلمہ تکلم کند نوشتہ شود بر پیشانی او ناامید از رحمت خدا ہرکہ بجانب کعبہ بزاق انداختہ

ترجمہ ہر آئینہ آنانکہ میخورند اموال یتیمان بظلم جزاین نیست کہ میخورند در شکم خویش آتش را و در آیند بدوزخ ۱۲ فتح الرحمن

Marfat.com

بزاق او بر روے او باشد ہر کہ دو زن داشتہ باشد و عدل نہ کند روز قیامت
یک پہلوی او افتادہ باشد ہر کہ در دنیا دو زبان باشد او را حق تعالی دو زبان دهد
از آتش ہر کہ مقدار یک وجب زمین غصب کردہ باشد حق تعالی آن زمین را تا ہفت
طبقہ طوق در گردن سازد و ہمچنین اگر کسے از راہ مسلمانان گرفتہ باشد ہر کہ از مال غنیمت
شتر یا اسپ یا بز یا دیگر مال خیانت کردہ باشد آن مال را حق تعالی بر گردنش سوار
گرداند ہر کہ زیادہ از حاجت عمارت کردہ باشد تکلیف دادہ شود کہ این عمارت را
بر دوش خود بردار ہر کہ زکات مال ندادہ باشد زر و سیم او را بآتش دوزخ گرم کردہ
او را داغ دادہ شود و شتران و گاوان و گوسفندان را اگر زکات ندادہ باشد۔ آن
جانوران تا پنجاہ ہزار سال بروے بگذرند و او را پامال نمایند۔ اگر حاکم باشد اگر چہ
بر دہ کس حکم راندہ باشد آوردہ شود او را دست او بگردنش بستہ اگر نکوئی و عدل
کردہ باشد خلاصی یابد و اگر بدی و ظلم کردہ باشد طوق بگردنش کردہ شود ہر کہ از مسئلہ
سوال کردہ شود و او جواب مسئلہ میداند و پوشیدہ دارد او را از آتش لگام دادہ
شود و ہر کہ در قرآن بغیر علم چیزے بگوید او را ہم از آتش لگام دادہ شود۔ ابن ابی الدنیا
از ابن عباس رض روایت کردہ کہ روز قیامت دنیا را بصورت پیر زنے سفید موی ازرق
چشم کریہ المنظر آوردہ شود او را خلائق ببینند و گفتہ شود کہ این را می شناسید مردم گویند
نعوذ باللہ من معرفۃ ہذہ گفتہ شود کہ این دنیاست کہ بدان تفاخر میکردید و باہم
و قطع رحم می نمودید و بغض میکردید پس او را در دوزخ انداختہ شود پس بگوید
پروردگارا اتباع و پسران من کجا ہستند حکم شود کہ اتباع و پیروان او را
بیندازند۔ شعر

Marfat.com

بروز حشر شود مجور روز معلومست		که باکه باخته عشق در شب دیجور

وبیہقی از عبادۃ بن الصامت وعمرو بن عبسه روایت کرده که دنیا را آورده شود و آنچه در دنیا برائے خدا ہست آن را جدا کرده شود و آنچه براے غیر خدا است در آتش انداختہ شود انتہی۔

حضرت مولنا محمد **قطب الدین صاحب** مرحوم محدث دہلوی نے جامع التفاسیر کے اندر جس طور پر۔ سورہ نبا۔ بذیل آیۃ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا۔ کی حدیثون سے تفسیر فرمائی ہے وہ بغرض حصول فواید و آگاہی مطالب کافہ مسلمین یہان معرض بیان ہے عبارت اوس کی بعینہ یہ ہے **اور بعض** صحیح حدیثون مین نشانی ہر فوج یعنی گروہ کی فرمائی ہے۔ جیسے دغابازون اور عہد شکنون کی مقعد پر ایک نشان یعنی جھنڈا ہوگا اس طرح سے کہ بڑے معاملے کے دغابازون پر بڑا جھنڈا اور چھوٹے مقدمے کے دغابازون پر چھوٹا جھنڈا مقعد پر کھڑا ہوگا۔ یعنے انکی فضیحتی کے لیئے۔ اور جنہون نے غنیمت کے مال مین دغابازی کی ہے اور اپنے سردار کی بےخبری سے کوئی چیز لے لی ہے وہ چیز اوس کی گردن پر لدی ہوئی لاوینگے اگر اونٹ یا گائے یا بکری ہے تو وہ آواز کرے گی اور اگر تھان یا کپڑا ہے تو پھریرے کی مانند اوڑتے گا۔ اور شہیدون کا خون بھرا ہوا لاوینگے ۔ اور انکے زخمون سے مشک کی بو آویگی۔ اور رونے والی عورتون کا کرتا گندک کا ہوگا۔ اور بدن اوس کا تمام خنبیون کا سا۔ اور بے احتیاج سوال کرنے والے کا مُنہ زخمی اور چھلا ہوا ہوگا علیٰ ہذا القیاس صحیح حدیثون مین تلاش کرنے سے اسطرح کی نشانیان بہت سی پائی جاتی ہین۔ اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین مع سند

Marfat.com

ہے کے بیان کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک روز صحابہؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
ان فوجونکا حال جو اس سورۃ مین مذکور ہین پوچھا آپ نے فرمایا کہ دس فرقہ اس
اُمت سے دس جتھے ہوکر آوینگے۔ ایک فرقہ بندرون کی شکل ہوگا وہ چغل خور ہونگے
دوسرا فرقہ سور کی شکل ہوگا وہ حرام خورا ور رشوت لینے والے ہونگے۔ تیسرا فرقہ
اوندھا یعنی سر نیچے اور پاؤن اوپر ہونگے اور فرشتے اونکو منہ کے بل کھینچین گے۔
وہ سود خور ہونگے۔ چوتھا فرقہ اندھے ہونگے وہ قاضی اور مفتی ہونگے کہ ناحق حکم
کرتے تھے اور جھوٹا فتوی دیتے تھے۔ پانچوان فرقہ گونگے بہرے ہونگے وہ وہ لوگ
ہونگے کہ اپنی عبادت پر گھمنڈ کرتے ہین اور اپنے برابر دوسرے کو نہین جانتے اور
چھٹا فرقہ زبانین اپنی چباوینگے اور زبانین اُنکے مُنہ سے نکلکر اونکی چھاتیون پر
پڑی ہونگی اور زرد پانی اور پیپ اونکے منہ سے بہتی ہوگی کہ سب محشر والے
اُن کے دیکھنے سے کراہت کرینگے۔ یہ لوگ عالم اور مشائخ ہونگے کہ اونکے عمل اُنکے
قول کے مخالف ہونگے کہینگے کچھہ اور کرینگے کچھہ۔ ساتوان فرقہ ہاتھ پاؤن کٹے
ہوئے ہونگے اور وہ وہ لوگ ہین کہ جو جانورون کو ایذا دیتے ہین اور ہمسایہ کو رنج۔
آٹھوان فرقہ آگ کی سولیون پر کھینچے ہونگے وہ وہ لوگ ہین کہ لوگون کے بھید ظالم
حاکمون سے ظاہر کرکے ایذا کرتے ہین۔ نوان وہ لوگ ہونگے کہ جنکی بدبو مُردار سڑے
ہوئے کی بو سے زیادہ ہوگی اور سب محشر والون کو اوس بدبو سے ایذا پہنچیگی
وہ وہ لوگ ہونگے کہ اپنی شہوتون اور دُنیا کے مزون مین گرفتار ہوتے ہوتے او
اپنے مال سے اللہ کا حق نہ دیا ہوگا اور مال اپنے جی کی خواہشون مین خرچ کیا ہوگا
دسوان فرقہ وہ لوگ ہونگے کہ گندک کے کُرتے پیرون تک اور اونکے بدنو نپر

Marfat.com

بچکے ہوئے ہونگے یہ تکبر وغرور کرنے والے ہونگے یہ سب بدبخت اور گنہگار اس امت کے ہین۔ لیکن ایماندار اور نیک بخت سو بعضے اونمین سے چودھوین رات کے چاند کے مانند اور بعضے آسمان کے اور ستارونکے مانند چمکتے ہونگے اور بعضے نور کے منبرون پر بیٹھے اور بعضے جڑاؤ کرسیون پر اور بعضے مشک کے ٹیلون پر علی ہذا القیاس۔ انتہی۔
جس شخص نے بیچنے کی غرض سے دودھ مین پانی ملایا ہے قیامت مین اوس کو تکلیف دی جاوے گی کہ دودھ سے پانی جدا کرے۔ مصوّر کو حکم ہوگا کہ تصویر مین جان ڈالے۔
جس نے جھوٹا خواب بیان کیا یا جھوٹی حدیث بنائی۔ اور اپنی توسیت ولنسب بدلا ہے اوس کو حکم کیا جائیگا کہ دو جَو مین گرہ لگاوین۔ غیر منکوحہ کسی عورت یا امرد پر شہوت سے ہات لگانے والے کے ہاتھ پر دوزخ کا انگار رکھا جائیگا۔ طوائف کا ناچ دیکھنے والے اور دید بازی کرنے اور زن اجنبیہ پر نظر بد کرنے والے مرد اور بخیال فاسدہ نامحرم اور غیر مردون کو تکنے والی عورت کی آنکھون مین سُرمہ مس گداختہ از آتش جہنم جھونکا جاوے گا۔ جو عورتین غیر مردون مین اپنے جسمون پر ایسے باریک کپڑے پہنتی ہین کہ جس کپڑے کی تہ کو چھوڑ کر اندر سے اُن کے جسم کا رنگ و روغن نظر آتا ہے انکے بدنون مین آگ دوزخ کی لگائی جاوے گی۔
جس نے راگ باجا سُنا یا کسی کے سخنان پوشیدہ پر چھپ چھپکر کان رکھے اور ان باتون سے لذت اوٹھائی اوسکے کان بھی مورد اسی قسم کے عذاب کے ہونگے۔ اور جو عذاب گانے بجانے والون پر ہوگا وہی عذاب اُن عورتون پر ہوگا کہ خلاف شرع بجتا ہوا زیور پہنتی ہین۔
جس نے زہر کھاکر یا کنوئے مین گرکر یا چھری وغیرہ کسی آلہ سے اپنے تئین ہلاک

Marfat.com

کیا ہوگا بروز آخرت اوسکو فرشتے برابر زہر پلاتے رہینگے۔ اور کنوے مین گرتا نکلتا رہیگا۔
علی ہذا گلو و شکم مین ہتیار تیز بھونکتا رہے گا۔ تا انقطاع فیصلہ قیامت۔ یعنی پچاس ہزار
برس تک اور ہر مرتبہ مرنا جینا وقوع مین آوے گا۔ جسنے زیر دستون پر ظلم کیا وہ
قیامت مین اپنے دانتون سے اپنا ہاتھ کاٹے اور چابے گا۔ قولہ تعالیٰ یوم
یعض الظالم علی یدیہ الخ

جس مسلمان نے غیر موے لب تراشی خلاف روش اسلام مونچھین بڑھا کر سکھ
وغیرہ قوم ہنود کی شباہت اختیار کی ہے قیامت مین وہ مونچھون کے بال ہردو
جانب سخت اور دراز مثل شہتیرون کے بن جائینگے اور یوم یکشف عن ساق
تجلی ذوالجلال دیکھکر جب مسلمان جناب باری کے آگے سربسجود ہونگے اس
سے سجدہ نہ کیا جائیگا اور اگر سجدہ مین گر گیا تو اوٹھا نہ جائیگا۔ اور پیغمبر خدا
اوس سے منہ پھیر لینگے نعوذ باللہ من ذلک۔

بیاجخر آدمی کی قبر مین سور کی شکل ہو جاتی ہے۔ بوجہ حرمت عامہ فخر اولین و
الآخرین دنیا مین اوس شخص کی پردہ دری نہین ہوتی۔ اور قیامت مین جب
سود خوار اوٹھے گا تو اوس کا شکم پھول کر مثل پہاڑ کے بلند ہو جاوے گا جس
صدمہ گران سے کھڑا نہ ہوسکے گا ادہر ادہر گرتا پڑتا رہے گا جیسے جن نے لپٹ کر
کسی کے ہوش و حواس باختہ کر دیے ہون۔ کلام اللہ مین ہے یتخبطہ الشیطان
من المس۔ اے سود خوارو احکام خیر الانام سزاے اخروی سنا آر ظلم سے
باز آؤ فعل ہذا مین مرتکب رہ کر کب تک خدا اور رسول خدا کے ساتھ محاربت
رکھو گے

Marfat.com

آتشِ دوزخ بھڑکتی ہے سزا کیواسطے		باز آ فعلِ جفا سے باز آ

بعض رِبا خوار محض خلاف نصوص صحیحہ صریحہ حیلۃً بمُراد خود اس کا جواز نکالتے ہین
پس مخالفت یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا الخ الآیۃ
معصیت ۔ اَلرِّبٰوا ثَلَاثٌ وَّسَبْعُوْنَ دَرَجَۃً اَیْسَرُھَا مِثْلُ اَنْ یَّنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّہٗ
الخ الحدیث ۔ پر گویا حاشیہ چڑھانیکے درپے ہین ۔ اور امر قہّار و جبّار فَاْذَنُوْا
بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ سے بے خبر اور نڈر ۔ حلق مارنے والے کی ہتیلی اوس
روز حاملہ ہوگی جس شخص نے مسلمان عورت سے زنا کیا تو نصف عذاب حضرت کی
تمام اُمت پر اور نصف عذاب تنہا اوس زانی پر مُقرر ہوگا ۔ جس شخص نے کسی
کافرہ عورت سے زنا کیا تو اُس کی قبر مین سو دروازے دوزخ کے کھولے جاوینگے
اگر ایک دروازہ جانبِ غرب کھولا جاوے تو اوس کی شدت حرارت اور حدّت
گرمی سے اہلِ شرق جل جاوین ۔ اور اگر پورب کی طرف کا کھولا جاوے تو پچھان
کے رہنے والے جلجاوین ۔ نعوذ باللہ منہا ۔ اور بروزِ جزا جس وقت حرام کار زنا بکار
اوٹھائے جاوینگے تو اندامِ نہانی زن مزنیہ مرد زانی کی پیشانی پر ہوگی ۔ اور اعضائے
تناسل مرد عورت کے ماتھے پر اور جانبین مخرج بول سے جو نجاست خارج و سایل
ہوگی وہ ایک کی دوسرے کو پلائینگے جن کی عفونت بد اور بوئے ناپاک سے اہلِ
محشر پناہ مانگینگے اور عرصات قیامت و میدان حشر مین فرشتہ فلان بنت فلان
کہکر منادی ہوگا اور اوسکے اوس فعالِ بے حیائی اور ارتکاب روسیاہی کا اگلے
پچھلون کے سامنے تذلیل و تحقیر کی غرض سے اظہار و اعلان کریگا نعوذ باللہ منہا

توبہ کر اے بے حیا سُنکر خبر		ایک ساعت کا مزا اور یہ ضرر

Marfat.com

ونیز فجار زانی کی قبر مین ننانوے ۹۹ اژدہے مسلط ہوتے ہین اور ہر اژدہے کے سر مین نو ۹ نو پھن اگر ایک پھن سے پھنکارے زمین جل جاوے یہ تمام قیامت تک انکو ڈستے رہین گے۔ نعوذ باللہ منہا۔

دیوث کو دخول جنت سے بُعدی اور مراحم خداوندی سے نامحبودی ہوگی اِلّا مَنْ تَابَ دیوث وہ جو زوجہ وغیرہ زنان وابستگان کو فعل شنیعہ مین مبتلا دیکھے اور راضی رہے یا دیوثیت کے متعلق افعال مین ملوث پاوے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو کام مین نہ لاوے اور نہ اونکو مکروہ جانے۔

نکتہ مفید ہم سے ایک روز مولنا مولوی **ولی محمد** صاحب مرحوم باشٹوی نے مذکور کیا کہ جن ایام مین ہم شاہجہان آباد مولنا محمد حیات صاحب کے مدرسہ مین طالب علمی پڑھتے۔ مولنا علیہ الرحمہ بارہا طلبا مدرسہ کو مخاطب کرکے فرمایا کرتے تھے کہ دو قومون مین دو باتون کا از حد عہد محکم ہے۔ ہنود مین گوشت خوری اور مسلمانون مین زنا کاری کا پس جب ہندو نے ایک جانور کا گوشت کھالیا اب وہ کسی جانور کے گوشت کھانے سے گریز نہ کرے گا۔ اور جس مسلمان نے طوائف وغیرہ کسی عورت سے روسیاہی کرلی اب اوسکے نزدیک سب عورتین برابر کیونکہ نقوۂ حد بستہ ٹوٹ گیا ہے

چو پرشد نشاید گزشتن بہ پیل

عجب نہین محرمات ابدیہ مادر و خواہر اور دختر و زن پسر وغیرہ زنان پر دست اندازی کر بیٹھے چنانچہ جا بجا اس قسم کے وقوعے مسموع ہوتے رہتے ہین تا [illegible] زانی رنڈی باز نے ہم سے کہا کہ واقعی اس قول کی تصدیق ہوگئی میرے ذہین بھی اس قسم کے خطرات اکثر تواتر آتے رہتے ہین غرض اگر کوئی اس فعل کے ارتکاب مین

Marfat.com

شہرت پا چکا ہو گو شرعاً حکم نہین مگر عقل اس بات کی منقاضی ہے کہ ایسے شخص سے
خواہر و دختر وغیرہ زنہار تخلیہ نہ کیا کرین کہ مار خونخوار اور گرگ مردم آزار کا اثر اب
اس ہین سرایت کر آیا اور ایسا نہوا نپھر بھی زہر دہن پھینکے اور دندانِ آز لگاوے اور
اور عوام کو یہ مسئلہ بھی یاد رہے کہ اگر پسر کی زوجۂ بالغہ پر عمداً نہین بلکہ سہواً شہوت
کی حالت مین سسر کا ہاتھ لگ جائیگا تو وہ بیٹے کی بہو اپنے شوہر پر ہمیشہ تک کو
حرام ہو جاوے گی اور ایسی عورت پھر حلالہ سے بھی نکاح مین نہ آسکے گی **مجمع الانہر**
اور **در مختار** وغیرہ کتب فقہ و نیز ان کی تمام شروح مین مسئلہ ہذا با صراحت موجود
ہے کیونکہ وہ زن اُمّ الاِبن و بنتُ الاَب کے حکم مین آچکی۔ اور ماں کا نکاح کنبے
اور قبیلے کے جن جن مردون سے حرام ہے اوسیقدر اس عورت پر حرمتِ نکاح
ثابت ہوگی۔ اگر بوجہ بدنامی دُنیوی شرع شریف کے حکم محکم کی بجا آوری نہ کی
تا حیات اشد مرتکب زنا رہے گا۔ گویا مدخولۂ پدر مین مشارکت کی اور
عذاب دیوثیت کو ہم کتاب ہذا مین اوپر درج کر آئے ہین اس بارہ مین مسلمان بہت
بڑا احتیاط رکھین کبھی بھول کر بھی ہاتھ نہ لگنے پاوے۔

فتاوای وصالیہ مین منجملہ حصص عاشرہ ایک حصہ کے اندر جداگانہ یہ مسئلہ
و نیز خوشدامن اور مادر و دختر و ہمشیرہ و پھوپی و خالہ و سوتیلی ماں و سالی وغیرہ
وغیرہ مستورات جوان و نابالغہ کے متعلق مسائل جن سے عمداً یا سہواً جماع و مس
و بوس و کنار کا اتفاق واقع ہوگیا ہر ایک پر شرعاً کیا کیا احکام دائر ہوتے ہین۔
بغرض آگاہی عوام و بہ توضیح کلام مشروحاً ہمنے قلم بند کئے ہین مانا کہ اس مین زیادتی
عورت ہی کی طرف سے مقدم رکھی گئی ہے مگر یہ کیا ضرورت ہے کہ وحشیانہ آنکھون

Marfat.com

پرٹھیکری رکہکر حرمِ خداوندی مین دست درازی کی جاوے۔ کیونکہ علاوہ منکوحہ کے گویا تمام عورتین اللہ کی لونڈیان ہین۔ اور جبکہ حلال و پاک مَثنیٰ وَثُلٰث وَ رُبَاع ۔ ایک چھوڑ جامعیت نکاح مین چار چار عورات حُرّہ کی احکم الحاکمین سے رخصت اور پہر بھی خوک کی طرح غذائے چرکین اور سگِ مردار خوار رہے حیف

قیامت پر بتاؤ کونسا حیلہ کیا قایم

اور۔ لابدی امر ہے جب یہ کسی کی عصمت سراپر نظر بد کرے گا اس کا پردۂ حیا دوسرا ضرور پہاڑیگا و نیز گناہ حق العباد بر ذمّہ۔ فعلاً و عملاً دنیا مین جس طرف قلب کا رجحان ہوگا قیامت مین اوسی شکل سے انسان مُتشکّل ہوگا۔ زناکار و مُغلّم بصورت خوک کیونکہ سور کا خاصہ نجاست خوری ہے۔ اور یہ بھی میلان دل نجاست معنوی رکہتا ہے۔ اور طعن و مسخری اور اگر کسی کو ایذا پہونچانے والا بشکل مار و کژدم کیونکہ سانپ بچہو کا مادہ کاٹنا اور ڈنک مارنا ہے۔ اور یہ بھی طعناً و استہزاً دل مین زخم لگاتا ہے۔ ناحق ظلم و ستم کرنے والا درندون کی صورت مین ہوگا اسواسطے کہ شیر بہیڑیئے وغیرہ درندے کا کام ہے چیرنا اور پھاڑنا اور یہ بھی ظلم قاہرہ غیر امان سے مجروح کرتا ہے۔ ہر لحظہ زیادہ کہانے پینے اور شہوت پرستی و لڑائی جھگڑے مین مدام اوقات تمام کرتا ہے وہ بہایم کی ہیئت مین محشور ہوگا اس واسطے کہ جانوران بیل بھینسون کا بھی یہی وتیرہ ہے۔ ضلالت و بد دینی سکہانے والا شیاطین کے زمرے مین اوٹھے گا کس واسطے کہ شیاطین کا شیوہ بہ ... حق سے پھیرنا اور گناہ کے کامون مین شریک کروانا اور ... وہی امور سرزد ہوتے ہین۔ کٹنا پا کرنے والی عورت کو دوزخ کے لئے بہار ...

Marfat.com

جو لوگ خلوت مین آدمیون سے چھُپ چھُپ کر گناہ کیا کرتے ہین اور نہین جانتے کہ دانندۂ ظاہر و نہان خالق کون و مکان دیکھ رہا ہے اوس روز وہ لوگ بہشت کی طرف بلائے جاوینگے جب فضائے جنّت کے قریب پہونچینگے حکم ہوگا اِن کو دوزخ مین لے جاؤ۔ کمال حسرت کے ساتھ پھرینگے کہ ایسی حسرت دوسری دوزخیون کو نہوگی۔ کہینگے ربّا ایسا کرنا تھا تو پہلے ہی سے دوزخ مین پہونچا تا حق سبحانہ تعالیٰ فرمائیگا۔ اِسیواسطے کیا گیا ہے کہ تمکو حسرت دلائی جائے۔ دُنیا کے اندر گناہ کرنے مین تم لوگ۔ آدمیون سے شرم کرتے تھے نہ ہم سے۔ لوگون کا خوف لگا ہوا تھا نہ ہمارا۔ بندون کی تعظیم منظور تھی نہ ہماری۔ پس آج اُسی کردار بد کا بدلہ چکھو نہ امید ثواب رکھو۔ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ جس شخص کو جس شخص یا جس قوم کے ساتھ دلی محبت ہوگی یا خلاف قوانین اسلام کسی کے مراسم آئین اور شباہت کو دوست رکھتا ہوگا اوسی کے ساتھ اوس کا حشر ہوگا۔ مثلاً نصاریٰ کا دوست نصاریٰ کے ساتھ اور قوم ہنود کا ہنود کے ساتھ۔ اور زانی کا دوست زانی کے ہمراہ چور کا چور کے۔ علیٰ ہذا دیندار دیندار۔ بددین بددین کے۔ و نیز ہر تابع اپنے متبوع کی معیت مین دوزخ یا بہشت مین جاوے گا۔

اُس روز چشم نظر بد کرنے اور گوش خلاف امر کی شنید سے لذت اوٹھانے اور دست گرفت ناجایز۔ اور پا بیجا حرکت پر اور ہر گوشہ و مکان و در و دیوار جسطرح دُنیا مین ہونگے بعینہ اوسی ہئیت و حیثیت کے ساتھ موجود ہوکر اور ہر ہر شے و ہر عضو و جوارح ہر ایک کی کردار معصیت اور اونکے تمام افعال پر جیسے کچھ ہونگے قیامت مین خود گواہی دینگے۔ تو گویا اپنے وجود مین بھی کُل خدائے قدیر کیطرف سے

Marfat.com

جاسوس اور مخبر لگے ہوئے ہین۔ ہان یہ اپنے جبھی ہونگے کہ تب ان کو دائرہ حدود شرعیہ مین متبع رکھکر راہ حق کا کام لیا جائیگا۔ **اغنیا** سے شکر **فقرا** سے صبر اور ہر فرد بشر سے تندرستی وطعام وشراب وغیرہ جملہ عطیای نعمت پر جدا جدا حساب ہوگا۔ **جو** جس شغل مین مرا ہوگا اوسی شغلہ مین اوٹھے گا۔ **مالدارون** سے وہان جلتے بھُنتے محل پر پانسو برس تک کھڑا کرکے کوڑی کوڑی کا حساب لینگے کہ مال کس کس طرح جمع کیا اور کہان کہان صرف مین آیا۔ یہ تو اُن اہل مال کا مذکور ہے جو حلال طریق سے فراہم وذخیرہ کیا اور رضائے حق مین دائرہ حدود شرعیہ پر صرف کرتے رہے۔ والّا اسکے خلاف مین خیر نہین ٹھکانا دوزخ ہے۔

کسی مسلمان کی حقارت مین ذراسی چشم اورلب وانگشت بھی ہلادی ہوگی آٹھ سو رکعت نماز بعوض حقارت کنندہ کی اوس شخص کو جس کی حقارت کی ہے دلائی جائینگی۔ **جن** لوگون نے دنیا مین جھوٹی گواہیان دی ہین اُنکے گلون مین سانپون نے کاٹ کاٹ کر چھید کردیے ہونگے۔ **گواہی** مین حق بات چھپانے والیکے منہ مین کس وزبان نہوگی۔ **غیبت** کنندہ کو گوشت مُردار کھلائینگے۔ **اسپ** شتر وگاؤ وغیرہ کل جانور دربار ایزدی مین دادخواہ ہونگے کہ میرے مالک نے مجھکو کھانے پینے سے تنگ رکھا اور بے وجہ مارپیٹ کی اور میری طاقت سے زیادہ مجھہ سے کام لیا۔ اور اوسپر جو عقوبت واقع ہوگی ہم کتاب ہذا مین اوپر درج کرآئے ہین۔ **ناایذارس** وغیرہ ماکول اللحم جانور کو جس نے مار ڈالا ہوگا فریاد کرے گا کہ اسنے مجھکو ناحق کشتہ وہلاک کیا تھا نہ مین اوسکے کھانے کے مطلب کا نہ کسی اور کام مین لانے کا تھا۔

جانورون کو آپس مین لڑوانا مثل مینڈھا وبکرا ومرغ وتیتر وغیرہ سخت گناہ ہے

اور اونکو قید و بہر قلنچ کرنا بھی گناہ ہے۔
نشہ خور کو دوزخیون کے زخمون کی پیپ و راده وغیرہ پلائی جائیگی۔ شراب پینے والے کو آب حمیم یعنی جھنم کا کھولتا ہوا پانی پلا ئینگے۔ اور ادنی وبال یہ ہے کہ مرتے وقت شرابی و نشہ باز کے مُنہ سے کلمہ نہ نکلے گا۔ اور شراب طہور بہشت سے محروم رہے گا جن مسلمانون نے خلاف سنت تقریب شادی وغیرہ مین رسوم بدعت و فعال فسق رقص و مجرہ گانا بجانا اختیار کیا قیامت مین وہ روسیاہ یعنی کالے مُنہ ہونگے۔
جس مسلمان نے یہان راگ و گانا سُنا وہ نغمات و سرود حوران وغیرہ بہشتی نہ سُنے گا۔ حریر وغیرہ خالص ریشمین لباس پہننے والے مرد کے گلے مین طوق آتشین ڈالا جائیگا۔ اور بعد ختم عذاب جنت مین اس قسم کے حلہ ہاے بہشتی سے بے نصیب ہوگا۔ جسنے سونا چاندی کے برتن مین پیا کھایا آتش دوزخ اسکے شکم مین آواز کرے گی۔ اور طلا و نقرہ ظروف بہشتی نہ ملینگے۔
جو مرد مسلمان طلائی انگشتری وغیرہ اپنے دست و گلو وغیرہ مین پہنتا ہے قیامت کو اوسی موضع جسم پر دوزخ کا تیز انگار رکہا جائیگا۔ چور کے سر پر چوری کا مال رکہا ہوگا اور میدان حشر مین حاضر ہوگا۔ ایک تسمہ بہر چمڑا کسی کا زبردستی یا چرا کر لے لیا ہوگا اوتنا ہی پوست اوسکے جسم سے اوتارا جائے گا۔ جسنے غذاے حرام سے بالیدگی پائی اور جسم پھلایا ہے وہ گوشت و پوست آتش دوزخ سے سوخت کیا جائیگا (ایّھا المسلمین العبرت والحذر)
زنان نوحہ گر کو دوزخیون کے دہنے بایئن دو صف کھڑا کر کے کہا جائیگا کہ اب نوحہ کرتی رہو۔ چنانچہ وہ وہان آواز کرینگی مانند آواز کتون کے۔

Marfat.com

نکاح میں دو عورتیں رکھنے والے **مرد** نے اونکے ساتھ عدل مساوی نہیں کیا ایک طرف کا جسم معذّب رہے گا۔ بہیک منگی قومیں جو اور پیشہ وکسب چھوڑکر غیر مجوّزہ شرعیہ صرف **سوال** کرنے ہی میں دائم اپنا ذریعہ قوت و پوش رکھا ہی قیامت کو تمام گوشت و پوست چہرہ سے گرا ہوا بہیئت لقبیہ استخوان کمال ذلت وخواری کی حالت میں ہونگے جس طرح دُنیا میں خوار و ذلیل رہتے ہیں۔

جو **لوگ** اپنی تجارت میں حلفیہ کسی حیلہ سے جھوٹ بول کر گرم بازاری کیا کرتے ہیں ایسے فروختندہ اشیاء کو آتش جہنّم میں غوطہ دیا جائیگا۔ مثلاً ایک چیز پانچ روپیہ کو خرید کی اور فروخت کرتے وقت کہا سوگند بخدا کہ یہ شے چھ روپیہ میں خرید کی ہے۔ یا کھا قسم ہے چھ چھ روپیہ ہات پر رکھ دئے ہیں نہیں بیچی۔ علاوہ بے برکتی ہونے مال تجارتی میں سزا اس کام کی نار سقر مزبورہ بالا مقرر ہے شرلعیت میں یمین ہذا کے کفّارہ کی ادائیگی پر صراحتہً اور کوئی طریقہ نہیں بتایا گیا۔ (تجار لوگ اکثر اس مرض شدید میں گرفتار رہتے ہیں اُن کو یہ مسئلہ زیادہ تر قابل یاد رکھنے اور گرہ باندھنے کی ہے) پائجامہ **زیر** تخنہ لٹکانے والے مرد اور اوسکے عکس رکھنے والی عورت ہر دو کی ایڑیوں میں آگ دوزخ لگائی جائیگی۔

وضو میں جہاں تک دھونا فرض ہے پانی نہ پہونچا یا اوسی عضوے خشک پر آگ لگیگی۔ **بے نماز** کا فرعون قارون و ابی بن خلف کے ساتھ حشر ہوگا۔ **جو** لوگ مساجد میں صفوف نمازیوں کو چیرتے پھاڑتے اور اونپر پا ذہوا کرتے ہیں اوس روز اہل محشر اُن پر قدم رکھکر چلینگے۔ جو نمازی جماعت کے اندر رکوع وسجود وغیرہ امام سے قبل پیش دستی و حرکت کرتا ہے نماز ناقص ہونے کے علاوہ قیامت میں سر گدھے

Marfat.com

کا ہوگا۔ اور ایسی نماز جب امام کی دو رکعت تو اس کی ایک رکعت اور امام کی تین رکعت تو اس کی دو علی ہذا امام کی چار تو اس کی تین رکعت شمار مین آوینگی۔ ایسے شخص کو مناسب ہے کہ جسوقت امام سلام پھیرے یہ کھڑا ہوکر اپنی ایک رکعت اور پڑھکر سجدۂ سہو سے نماز تمام کرے ورنہ اِس قصوری نماز سے قیامت مین مزید بران مذکور یار عذاب کا نیز سزاوار ہوگا۔

جو لوگ نجاست بول سے اپنا کپڑا اور بدن بچانے مین پرہیز واحتیاط نہین رکھتے ماسوائے عذاب قبر تنگ و تاریک وغیرہ اونکے عذاب حشر سے اورون کو اذیت پہونچے گی (تارک الصلوٰۃ کان کھولین جب وا ے نماز ہی کا خیال نہین تو کلوخ استنجے ہی سے کیا غرض وواسطہ کیونکہ نماز ہی کے ساتھ یہ لوازمہ بھی ہے)

جو لوگ بلا عذر اذان سنکر مسجد مین نماز کو نہین آتے قیامت مین مسجد اُن کے سرون پر سوار ہوگی جس مکان مین صلوٰۃ و ذکر الٰہی نہین ہوتا وہ مکان خیر و برکات سے خالی رہتا ہے۔ اور اگر اوس مین افعال معصیت کے رہتے صاحبِ مکان کا مکان دربار الٰہی مین شکوہ کرے گا کہ اِسنے اپنے آلائش گناہ سے مجھکو خراب کیا۔

نافرمان احکام حق جل و علی سے چرند و پرند و جانوران اہلی و وحشی متنفر اور شجر و حجر خانہ و درختی کہ جسم کا بال بال بیزار رہتا ہے۔ اور **بعد** مرگ ہر ایک وسپر لعن و نفرین کرتے ہین کہ دُور ہو تیرے افعال بد اور ذنوب کد سے حق تعالےٰ نے ہمکو پاک کیا خزانہ و دفینہ زر و مال غیر مزکّٰی قیامت مین گنجا سانپ بنکر بصفت مار دنیوی کہ عمر درازی کے باعث جس کے موئے سر جھڑ کر جاتے ہین اور اوس کی آنکھون مین دو نقل سیاہ پیدا ہوتے ہین کہ یہ علامت سخت زہردار ہونے کی ہے مالک

Marfat.com

نادہندہ **زکات** کے گلے سے لپٹے گا اور ہر دو جانب باچھین پکڑ کر چابے و کھینچیگا اور کہے گا۔ انا کنزکم انا مالکم ونیز انکے نقدیات ناادا کردہ زکات کو آتش دوزخ مین گرم کرکے اونکے ماتھون اور پسلیون۔ اور پیٹھون پر داغ دینگے کہ جسم دوسری جانب جلنے لگینگے۔ اور **جو** عورتین اپنے زیورات سے زکات نہین ادا کرتین وہ زیور اونکے اونہین اعضا مین جس جگھہ پہنتی اور ملا کرتی تھین۔ گویا سانپ اور بچھو ہو کر لپٹینگے۔

روزہ خور کو بعوض ایک روزہ کے مثل حقاب عمداً ترک صلوۃ و قضیہ صدہا برس کا ایک غوطہ دوزخ مین دیا جائیگا **جس** مالدار نے حج نہین کیا یہود و نصاریٰ کی موت مریگا۔ **جوا** کھیلنے والا گویا سور کے خون مین اپنے ہاتھ بھرتا ہے۔ **جو** اورون کو نصیحت کرتا ہے اور خود عامل نہین ہوتا دوزخ مین اوس کی آنتین پیٹ سے باہر نکلی ہوئی ہونگی اور جس طرح گدھا اور بیل چکی کے پیسنے مین گردش کرتا ہے۔ یہ بھی یون ہی چکر لگاتا رہے گا اور آنتین پاؤن مین لپٹتی اور گھسٹتی پھرینگی۔ یہان سے سمجھہ لین جو لوگ کہدیتے ہین ارے میان پیر کی پیری سے کام ہے نہ پیر کے فعلون سے خود را فضیحت دیگرے را نصیحت + نیتیجہ انکا اسوقت ظہور مین آویگا۔

جو شخص تولنے ناپنے مین کمی زیادتی کرتا ہے خواہ ڈنڈی مار کر یا بانٹ کم زیادہ رکھکر اوسکو مرتے وقت فرشتے آگ کے دو پہاڑون پر چڑھاوینگے۔ اور گناہ و عذاب حق العباد باقی رہا وہ علیحدہ ہے۔

پس پشت مسلمانون کی بدی کرنے والے شخص کے منہ کو بوقت نزع فرشتے زنبورہائے آتشین سے پاش پاش کرتے ہین۔ **بے ارادت** و غیر سلسلہ بیعت

Marfat.com

اشخاص کا باطن مین سے متحرک رہتا ہے جو شخص روپیہ زیر زمین گاڑ کر مرجاتا ہے وہ بعد مرگ اوس دفینہ کی تلاش مین چوہا بنکر زمین کریدتا رہتا ہے کا اہل عرفان کو یہ امور عالم مکاشفہ مین مشاہدہ سے متحقق ہوگئے ہین۔ جو بے وصیت مرجاتا ہے وہ عالم برزخ مین لب بستہ سکوت مین رہتا ہے۔ قہقہہ مار کر ہنسنے اور زق زق بق بق فضول گوئی اور چوپایے کے مانند ہر وقت کھانے پینے سے ناک تک ٹھسے رہنے مین دل اندھا ہوجاتا ہے ٥

کم رحم بر مرد بسیار خوار		کہ بسیار خوار است بسیار خوار	

کم خوری سے شکم مین نور عرفان پیدا ہوتا ہے خصوصاً شب کے کھانے مین احتیاط ملحوظ رکھنا ٥

اندرون از طعام خالی دار		تا درو نور معرفت بینی	

اور اگر ضعف و ناتوانی کا خیال ہو تو اس صورت مین کھا کر نفس سے زیادہ عبادت لے کہ اودہر کا حساب اِدہر آنکر مجرا ہوجائے۔ کم گوئی سے اسرار غیبی اوس پر منکشف ہوتے ہین۔ فحش و گالی بکنے والا شخص یوم الحشر بڑے عذاب مین مبتلا کیا جائیگا۔ اور ایک گالی نکالنے کے صدمہ بو سے جو بوقت گالی اُسکے مُنہ سے بدبُو اوڑتی ہے فرشتہ کوس بہر دور بھاگ جاتا ہے اور چالیس روز تک دہن عفونت فحش سے نجس اور سڑاہند پلید سے ناپاک رہتا ہے۔ اور منجملہ علامات اربع منافقانہ ایک یہہ علامت بھی نفاق سے ہے۔ دروازہ بہشت کا کھولا جائیگا اور استہزا و ٹھٹھا کرنے والے شخص کو حکم ہوگا۔ کہ بہشت مین آوے وہ بکرب عظیم و محنت شدید اپنے تیئن گھسٹ گھسا کر

دوزخ سے باہر لاوے گا جب قریب جنت پہونچے گا دروازہ بند کردیا جائیگا اور
یہ دوزخ مین درآویگا۔ پھر دربہشت مفتوح ہوگا اور اوسکو بلائینگے لیکن اینا امید ؟
یہ آرزو تمام بصد جان کاہی قریب بہشت پہونچے گا پھر بدستور مسطور دروازہ بند
کردیا جائیگا ہمیشہ ہر بار ایسا ہی ہوتا رہے گا آخر یہ نوبت ہوگی کہ اوس کو بلائینگے
اور ناامیدی سے نہ جائیگا۔

سوتے وقت شیطان گدی مین انسان کے تین گرہ لگا دیتا ہے کہ نماز صبح کو نہ
اوٹھے اگر سستی و کاہلی دفع کر کے مسلمان بعزم نماز اوٹھ کھڑا ہوا گرہ کھل گیئن اور اگر
قصداً بغیر ارادہ ادائے نماز طلوع آفتاب سے بعد تک سوتا رہا شیطان اوس پر
پیشاب کر کے چلا جاتا ہے (کہ شاباش میرا پکا شاگرد اور پورا خادم ہے)

عشا کی نماز سے قبل سو جانا باعث نحوست دنیا و سبب بازپرس آخرت کا ہے۔

جو شخص بوقت دخول مکان بسم اللہ نہین پڑھتا اوسکے خانہ اور اندرون اثاث
البیت پر شیطان رجیم مال کانہ اپنی مداخلت پیدا کرتا ہے۔

شروع کھانے پینے اور ہم بستری زن کے بسم اللہ ترک کرنے سے اوس کے
ساتھ خورونوش و جماع مین ابلیس لعین شرکت کرتا ہے پس اولاد مین اوس کا
اثر بددینی اور خباثت نفسی ظہور کرتی ہے۔

حرام کھانے پینے۔ پر اللہ جل جلالہ کا نام پاک نہ لینا چاہیے

جو شب کو بے ستر برہنہ یا لنگوٹہ لگا کر سوتا ہے اوسکے ساتھ شیطان سوتا ہے
اور اس کی روح کو فرشتے نیچے ڈال دیتے ہین جس سے خواب پریشان نظر آتے
رہتے ہین اور ایسے سونے کی حالت مین مرجانا بری موت ہے۔

Marfat.com

باوضو رہنا اور سونا عبادت ہے خواب مین فرشتے اوس کی روح کو عالمِ ملکوت مین سیر کراتے ہین۔ اور جو شخص ہمیشہ ہر وقت باوضو رہتا ہے اور جب تازہ وضو کرتا ہے دو رکعت نفل تحیتہ الوضو ادا کرلیتا ہے۔ وہ اپنے مرنیسے پیشتر اپنا مکان بہشت مین دیکھ لیگا۔ اور اوس کا سونے کی حالت مین مرجانا شہادت ہے۔
مساجد محل نزول ملائکہ ہین۔ اور بازارون مین شیاطین ننگے ناچکر بازاری تماشائیون کو عالمِ محویت مین لاکر حق جلّ علیٰ کی یاد سے غافل کرتے ہین باین جہت وہ خطۂ ارض بدتر از ارض کابینات ہے۔ شیطان اکثر عورت کی صورت مین بپیش نظر مردان ہوتا ہے۔ ہر بجتا ہوا زیور جسکو مستورات پہنتی ہین۔ اور گہونگرو وگھنٹا جو کسی جانور کے گلے مین لٹکاتے ہین سب کے ساتھ ایک ایک شیطان لگا ہوتا ہے۔ بائین ہات سے اور پانچون اونگلیون سے کہانا شیطان کا کھانا ہ(ے)۔ ناخنون کا بڑہنا شیطان کی نشست گاہ ہے۔ راگ وگانا شیطان کی آواز ہے پٹ لیٹنا یعنی شکم نیچے اور پشت اوپر کی طرف ہو یہ شیطان کا لیٹنا ہے۔ اور بعد کھانا کھاچکنے کے اُن برتنون کو جنمین کھانا کھایا ہے اونگلیون سے صاف نہ کرنا اُن برتنون کو شیطان چاٹتا ہے جس سے وہ ظروف کھانا کھانے والونکے حق مین بددعا کرتے ہین۔ بلکہ یون چاہیئے کہ برتن کو اونگلی سے جو اثر کھانے کا لگا ہوا ہے خوب چاٹ کر صاف کرلیا کرے۔ اور دسترخوان پر ریزۂ نان گر(ے) ہوئے کھاتے رہنے سے ستر قسم کے مرض مُہلک دفع ہوتے رہتے ہین۔ اِن مین آداب طعام کے علاوہ تکبر ٹوٹتا ہے۔ کس واسطے کہ اہلِ دنیا صاحبان جا(ہ) کے نزدیک یہ کسرِ شان ہے۔ اور ایک انگشت سے کھانا بھی تکبر مین داخل

Marfat.com

اِس صورت مین چار اونگلیون سے کھایا کرے کہ فعل شیطان اور وصف اہلِ کبر سے جُدا رہے۔ سیّد الانام علیہ السلام سے اسیطرح ثبوت ہے۔

اذان کی آواز سُنکر ابلیس علیہ اللعن بھاگتا ہے۔ **کلام اللہ** کے سُننے کے فرشتے مُشتاق رہتے ہین کیونکہ یہ کرامت خاص انسان ہی کے حصّہ مین ہے فرشتے اس نعمت کے وصف سے خالی ہین۔ لہذا وہ انسان و بنی آدم سے اسکے پڑھنے کے منتظر رہتے ہین۔ جس جگہ **ذکر الٰہی** ہوتا ہے فرشتے وہان آسمان سے نزول کر کے اعزازاً و اشتیاقاً اہل مجالس کو گھیر کر حلقہ کر لیتے ہین۔

جس مکان مین **کُتّا** اور **تصویر** ہو اوس مکان مین رحمت کا فرشتہ نہین داخل ہوتا۔ **چھینک** فرشتے کی طرف سے ہے کہ اس سے دل کو فرحت اور روح کو تازگی حاصل ہوتی ہے اور اوسکے آغاز پر کوئی کام کرنا باعث انجام فلاحیت و خیر صلاحیت اور نصرت و ظفر و حصول مرام و مُدعا براری و بشارت کامگاری کا ہے مگر شیطان اسکے خلاف بنی آدم کو تعلیم کرتا ہے کہ وہ اس کی آمدِ کار کو موجب نحوست و وقوع مُصیبت کا جانتے ہین اِسیواسطے اگر کوئی چھینکدے تو وہ کام اوسوقت موقوف کر دیتے ہین (اور یہ شرک مین داخل ہے) اور **جمہائی** شیطان سے ہے جو نہ اس کے آنے سے جسم پر گرانی اور چشم مین غنودگی پیدا ہوتی ہے اِسی واسطے عمر بھر ہمارے حضرت صلعم کو کبھی جمہائی نہین آئی۔ اور خدا تعالیٰ چھینک کو دوست رکھتا ہے اور جمہائی کو دشمن لہذا مسلمانون کو چھینک مین اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور جمہائی مین لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ کہنے کی ہدایت ہوئی۔

لوہے کا دست و پا وغیرہ مین پہننا دوزخیون کا زیور ہے بعض فقرا اپنے

ہات مین کڑہ آہنی ڈال لیتے ہین بعض مسلمان اپنے چھوٹے لڑکون کے پاؤن
مین بیڑیان لوہے کی پہناتے ہین (معلوم کر رکھین) اور اگر کسی کے نام زد کر کے
پہنایئن صریح شرک ہو گیا۔ ساز زرہ وغیرہ کو اس مین نہ سمجھ لین کہ وہ اس سے
مستثنی جنگ ومحاربت وغیرہ سے متعلق ہے۔ جو مرد انگشتری ونقرہ مجوزہ
شرعیہ سے زیادہ اپنے جسم مین پہنتے ہین۔ ویا ہنسلی و کڑے وغیرہ زیورات کی قسم سے
اپنے اطفال خورد سال کو پہنایا کرتے ہین وہ چاندی اپنے پہننے والون کو دوزخ
کی جانب اسطرح کھینچے گی جیسے سنگ مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے
داب اختیار باقی ہے۔ ہان اتنا اور کہدینا ہے ؎

اگر خواہی سلامت برکنارست

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے گنڈے گلوئے شتران سے کہلوادئے تھے۔
جو سوت اور تانت کے بنکر نظر دور ہونے کے خیال سے رواجا اہل عرب انکے
گلے مین ڈال دیتے تھے۔ اس سے پایا گیا کہ یہ جو بعضے فقیر اور پیرجی لوگ دفع نظر
کی جہت سے مردعورتون کو نیلے ڈورے وتاگو نکے گنڈے بناکر اور ان پر کچھ پڑھ
پھونک کر اونکے اطفال کے گلو مین بند ہوا دینے کو دیدیتے ہین۔ یا گائے بھینس
وغیرہ جانوران کے پیر اور سینگون مین بہرحال ممنوع ہین نہ باندہنا چاہئے۔

جسنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سنکر آپ پر درود نہین بھیجا
قیامت مین اپنی امت کے ان لوگون کو آپ نہ پہچانین گے۔

جس مجلس مین آپ پر درود نہین بھیجا گیا۔ اگرچہ ایک شخص سے ایک ہی مرتبہ
صلے اللہ علیہ وسلم۔ یا علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ کہنا وقوع مین آوے وہ مجلس کی

Marfat.com

مجلس معقوب ہوگی مبتداع روافض وخوارج آب کوثر نہ پائینگے۔ (اور نیز
جز سُنّت والجماعت) جبریہ وقدریہ وفرقہائے اہل ہوا جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہینگے۔ نورِ مسُتا فقان
ناپائدار جو بغیر روغن خالص عن الایمان الصادق ٹمٹماتا ہوگا۔ بہ اُچھر ہائے باد
مخالف اہوال شدائد سے منطفی اور بجھ جائیگا۔

مابعد حضور مکرم اُمّت کے جن اشخاص نے شعار اسلام و سُنن خیر انام سے
روگردانی کی ہوگی باوجود شناخت اُمّت آپکے سامنے فرشتے اُن لوگونکو
حوضِ کوثر سے ہٹا دینگے۔ مسلمانوں پر لعنت کہنے والا رحمت خداوندی سے دُور
ہوگا۔ اور فرمایا نبی نے عَلَیہِ اَلفَ اَلفَ صَلوٰۃ کہ عورتین کفرانِ نعمت
شوہران۔ ولعن گویان از زبان۔ اور عطا پر شکر نہ کرنے۔ اور بلا چہارہ نہ ہونیکے
باعث اکثر دوزخ مین جائینگی۔ بادشاہ شکرگذار محبت دُنیا سے سرد بہشت
مین۔ اور فقیر حریص طلبگار دُنیا دوزخ مین ہوگا۔ اگرچہ نانِ شبینہ کا محتاج رہا ہو۔
ریاکار یعنی جو دکھلا کر عبادات نافلہ مالی وبدنی بجالاتا ہے اعمالِ حسنات
ولثواب نکوئی سے قیامت مین خالی ہاتھ اوٹھے گا۔ ہان دوسرون کو ان اُمور کی
رغبت دلانے کی غرض سے دکھلا سنا کر اختیار کیا موجب اجر رسی کا ہے جس
نیتِ خیر کا علم اسکو ہے یا خدائے تعالیٰ کو اور اگر طاعتِ فریضہ مین نیت ریائی
رکھی تھی عذاب ویل کا خریدار ہوا۔

جو شخص غیر ابتغائے وجہ اللہ صدقات وخیرات دُنیا مین تنگ دلی اور خست
سے کرتا ہے یا ادائے نفقۂ پدر مین پس و پیش رکھتا ہے۔ اسیطرح جنت مین اسکو

Marfat.com

شمار سا کر دینگے۔ ارباب شطّار کے سیئات مبدل بہ حسنات ہوجائینگے۔
اہل اخلاق کے عمل سب پر غالب ہونگے۔ بلا شرک توحید خالصہ والون سے
خداوند عالم اُن کے گناہون کی جگہہ نیکمان لیکر قیامت مین اُن سے ملے گا۔
شرک کنندہ کے اعمال حسنات صلب ہونگے ظالم کی نیکیان مظلوم کو دلائی
جائنگی اور مظلوم کے گناہ ظالم کے بار سر ہوکروہ مستوجب عذاب النّار کا ہوگا۔
معصیت کبائر سے توبہ کنندگان کے صغیرہ گناہ محو کردئے جائینگے۔ صغیرہ
پر اصرار کرنے سے نامۂ اعمال مین گناہان کبیرہ درج پائینگے۔ دو مسلمان بہشتی جو
دنیا مین بوجہہ دنیی دلون مین کچھ رنجش رکھتے تھے دروازۂ بہشت پر رب الودود اُنکو
ٹھہرا کر حکم دیگا کہ قبل دخول بہشت آپسمین راضی رضا ہولین کیونکہ بہشتی بہشت مین
آلائش بغض و کینہ و لغویات وغیرہ خصائل دُنیوی سے پاک وصاف ہونگے۔
جسنے محض اللہ کے واسطے اپنے غُصّہ کو ضبط کرکے اوس کام مین کہ اپنے نفس سے
متعلق تھا مسلمان کی عفوی خطا کی اور اوسکے قصور سے درگذر فرمایا خصوصاً
زبردست اور جو اپنے سے کمزور ہو حق تعالی اوسکو اپنی دوستی سے نواز کر جنّتِ
اعلےٰ مین جگہہ دے گا۔
عشاق محمدیہ جنّت الفردوس مین قصر اعلےٰ آنحضور لامع النّور کے قریب درجات
عظیم پائینگے علی افضل الصّلوات واکمل التحیات۔ کسی مسلمان نے مسلمان کی اللہ
واسطے اس قدر خدمت کردی کہ اوس محنت مین جسم پر پسینا آگیا تو صرف اتنے
سے کام کے معاوضہ مین بروز قیامت اُس خدمت کنندہ کے آگے آگے صدہا
سال دور و دراز راستہ تک آتش دوزخ برابر بجھتی چلی جائے گی۔ و علےٰ ہذا

Marfat.com

بخوف عذاب آخرت رونے مین ایک آنسو اگر مکھی کے سر کی برابر بھی کسیکا نکلگیا ہوگا.
کفار کے جسم سے بوقت نکلنے روح کے نہایت ہی کریہہ و سخت بدبو اڑتی ہے۔
راوی بیان کرتا ہے کہ حضور مکرم نے یہ مذکور فرماتے وقت اپنے دست مبارک سے
کپڑا اوٹھاکر اپنی ناک کو بند کر لیا۔ قبض روح مین جان پر وہ صدمۂ عظیم پہونچتا
ہے کہ جیسے زخم تلوار پر تو آنز سو تلوارین ماری جایئن۔ قبر مین فرشتے حساب
کیواسطے ایسے گرز گران لیکر آتے ہین کہ اگر اوسکو پہاڑ پر ضرب لگایئن پہاڑ با وجود
اس قدر سخت ہونیکے پھٹکر ریزہ ریزہ ہو جائے۔ اگر گزدم و مار و آتش شرار و فشار
وغیرہ عذاب مردگان کو لوگ بچشم خود دیکھ لین اپنے اپنے مردونکو قبر مین دفن
کرنا موقوف کر دین۔ اگر دنیا مین کوئی شخص عذاب آخرت ہوتا ہوا کسی اور
پر روا روی ایک نظر خواب مین بھی دیکھ لے زندگی بھر کبھی ہنسنے مین اپنے لب
نہ ہلاوے۔ لڑکا ہول قیامت سے بڈھا ہو جائے زن حاملہ کا حمل گر جائے۔
اگر بقدر سر سوزن یعنی سوئی کے ناکہ کے برابر سوراخ دوزخ کھول دیا جائے۔
یا ایک کپڑا دوزخی کا مابین ارض و سما لٹکا دین تو اوس کی حرارت سے ساکنین
ارض اور بباعث گرمی تمامی اہل زمین مرجایئن۔ اور اگر مقدار ایک چیونٹی کے
آتش دوزخ لائی جاوے ساتون آسمان جل جایئن ذرہ برابر آتش دار دنیا مین
آجائے کل شجر و حجر وغیرہ قائیمان ارض کو جلاکر خاکستر کر دے ایک شخص بمغرب
مین عذاب کرین تو اہل مشرق اوس کی تیزی سے جل مرین۔ اگر فرشتگان
عذاب سے کہ دوزخ مین ہین ایک فرشتہ ظاہر ہو بدوست ہیبت ساکنان ارض
سے کوئی بھی جیتا نہ بچے۔ ایک قطرہ آب غسلین یا دوزخ اگر دنیا مین ڈال

Marfat.com

دیا جاوے دریا وغیرہ تمام جہان کے پانی کو یک لخت تلخ و بدبو دار بنا دے۔ شتر شتر گز کی زنجیریں آہنی دوزخ مین دوزخیون کے پکڑنے جکڑنے کے لئے ایسی موجود ہین کہ اگر ان زنجیرون مین سے ایک کڑی دُنیا مین لاکر ہموار نہ کرین سرزمین کے پہاڑون سے بھاری او نزت اور اگر کوہ وجبال پر رکھ دی جائے مثال موم پہاڑ پگھل کر اپنی جگہ چھوڑ دین۔ ونیز ایک حلقۂ زنجیر کوہ ہائی دُنیا پر رکھین بسبب بوجھ کے پہاڑ ارض اسفل اور تحت الثرے تک دھس جائے۔ قادر مطلق نے جب دوزخ کو پیدا کیا دوزخ جناب باری مین شاکی ہوئی کہ بارالہا میری حرارت مجھی کو جلائے دیتی ہے حق تعالے نے دوزخ کو دو سانس عنایت کئے ایک سرد دوسرا گرم کہ وہ برس روز مین دو سانس لیا کرے چنانچہ اوسی کا اثر ہے جو دُنیا مین موسم تابستان مین گرمی اور زمستان مین سردی واقع ہوتی رہتی ہے۔

والیان حق کو بوقت انقطاع روح وجود وہ لذت حاصل ہوتی ہے کہ یہ بیان بیجز ارباب وصال حال مذاق تلذذ کوئی تحریر و تقریر کے احاطہ مین نہین لا سکتا بمصداق اس کے ؎

دلِ من داند و من دانم و داند دلِ من

مومن کیواسطے قبر ایسی ہے جیسے نئی دُلہن اپنے شوہر کے پاس از بس سرور و انبساط اور بکمال خوشی وچین سے سوتی ہے۔ یا طفل آغوشِ مادر مین راحت وآرام پاتا ہے گو تکلیف شرع شریف کی مکلف نہ ہے مگر عادتًا ونیازًا اہل اللہ عالمِ برزخ مین بھی نماز گذار رہتے ہین۔ قبر مین اہل ایمان کو قیامت کا آجانا اِتنا قریب معلوم ہوگا کہ جتنا ایک بار شکستہ موتی بکھرے ہوئے چننے مین وقت

قلیل معلوم ہوتا ہے کسی نے سچ کہا ہے ؎

ایام مصیبت کے تو کاٹے نہین کٹتے	دن عیش کے گھڑیون مین گذر جاتے ہین کیسے

اللہ والون کو درازی یوم الحشر پنجاہ ہزار سال ایسے گذر جاوے گی جیسے وضو کرکے دو رکعت نفل ادا کرنے مین گذرتی ہے۔

بعض باایمان تو ایسے ہونگے کہ طرفۃ العین مین مثل برق عبور کرکے درجنت پر پہونچ جاوینگے اور پچاس ہزار سالہ راہ کہ جو دوزخ و پلصراط ہے معلوم بھی نہین ہونیگے کہ کہان رہ گئے اسپر باہمی تذکرہ کرنے لگینگے کہ یارو ہم دنیا مین یون سنا کرتے تھے کہ درمیان راہ دوزخ اور پلصراط طے کرنے ہوتے ہین وہ ملے نہین۔ ندا ہوگی کہ تمہاری نیکیان اور اعمال صالحہ تمکو اوتارلائے وہ سب پیچھے رہ گئے۔ اور **بعض** اُمت مرحومہ مصیبت زدہ بارعصیان کی وجہہ سے یہان تک کہ بدقت و خرابی گرتے پڑتے مجروح و خستہ رنج کشیدہ سفر محشر سے سات ہزار برس مین پلصراط طے کرکے دروازہ بہشت پر پہونچینگے۔ **بعض** گروہ براق ہاے برق رفتار و ناقہ ہاے بادرفتار بہشتیہ پر سوار ہوکر کہ پر و بازو رکھتے ہونگے درجنت پر پہونچینگے۔ ملائکہ دربان بہشت دریافت کرینگے آیا تمہارے حساب کا فیصلہ ہوگیا جواب دینگے ہم حساب وکتاب کو کچھ بھی نہین جانتے فرشتے کہینگے کہ بلا حساب تو کوئی جنت مین جا نہین سکتے تم لوگونکے دنیا مین عمل کیا تھے کہینگے اور تو ہمارے کچھ عمل نہ تھے مگر ظاہر و باطن تنہائی اور مجمع ہر حال مین اپنے معبود کہ حاضر و ناظر جانتے تھے اور لوح دل ہمارے لوث کدورات دنیوی سے صاف تھے واقعی جب ہر وقت حضوری پروردگار رہے گی اوس کا ثمرہ یہ ہے کہ آدمی ادنی منہیات سے باز

Marfat.com

اور ادنیٰ مستحب بھی اوس سے پس انداز نہونے پاوے گا۔ اور قلب صاف بین حقد و بغض و بزرگی تجلی عوارضات مداخل ذمائمہ اور خصائل بہائمہ سے قطعاً دور رہیگا۔ خازنان ابواب الجنان تحیہ کے ساتھ کہنے لگینگے۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِيْنَ

یعنی سلام برشما باد خوشحال شدید پس درآیند بہ بہشت جاویدان۔

جب بہشت بنی حضرت جبرئیل علیہ السلام اوس کی سیر دید کے واسطے تشریف لے گئے اندر داخل ہوئے تھے کہ یکبارگی ایسی چمک پیدا ہوئی کہ جس سے جنت کے تمام گوشہ و مکان منور و تاباں ہوگئے۔ روح الامین تجلی ذوالجلال سمجھکر فوراً سربسجود ہوکر تسبیح و تقدیس بجالائے پیچھے معلوم ہوا کہ ایک حور جنت مین مسکرائی ہے۔ یہہ اوسکے دانتوں کے نور کی چمک تھی نہ تجلی ذات احدیت۔

ایک حور اگر دنیا مین تھوک دے تمام دریائے شور کا پانی شیرین و میٹھا ہو جائے ملبوسات جنت سے ایک کپڑا دنیا مین لٹکا دیا جاوے۔ یا ایک حور دنیا مین ظاہر ہو یا مین زمین و آسمان اپنے نور سے منور کردے اس قدر کہ روشنی آفتاب ماند ہو جاوے اور اہل جہان کے دماغ اوس کی خوشبو سے معطر ہو جاوین بہشتیونکے سر پر تاج مرصع ہونگے جس کا ایک ادنیٰ موتی اگر دنیا مین ظاہر ہو جاوے یکلخت مشرق و مغرب و ما فیہا کو روشن و تاباں کردے۔ جنتیونکے ایک کنگن کی قیمت سرزمین کا خزانہ نہین ہوسکتا جنت کی ایک کوڑا بھر زمین یعنی جتنی جگہ مین تازیانہ کھڑا کرنے سے زیر تازیانہ آتی ہے غایت محیط ببیا بھر رکھ لی جائے قیمت مین دنیا و ما فیہا سے افضل و بڑھکر ہوگی۔ اگر دنیا مین انسان جنت کو دیکھ لے شادی بمرگ ہو جائے۔ یہ جو کچھ مذکور ہوا صدقہ خاتم المرسلین صلوات اللہ

Marfat.com

علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کا ہے۔ بلکہ ایک ادنیٰ حصہ نور آں لامع الانوار سید الابرار
ہی سے ان سب کا ہستی وجود ہے۔ انتہا یہ کہ اگر ذات اشرف الانبیاء [illegible]
کونین کا ظہور نہ ہوتا ۵

نہ ہوتے قصر جنّت حور و غلمان مہربانی		نہ زیر عرش روحانی نہ فوق الفرش حیوانی

بعض امت محمدیہ کا ایک ساعت میں حساب و عذاب ختم ہو جائیگا۔ اور بعض کا
پچاس ہزار برس تک کہ مدّت یوم الحساب قرار داد ہے منتقم حقیقی کی عدالت میں مقدمہ
پیش رہیگا یا عذاب دوزخ سہے گا (فکر ہر کس بقدر ہمت اوست) معلوم ہوا ہے کہ اعلیٰ
درجہ میں مساکین صالحین بے مایہ مصیبت زدگان وفقیری ہونگے اور ادنیٰ درجہ میں
اصحاب جاہ متبع عیش و سرور عقبیٰ سے غافل سگ نفس گرفتہ دل [illegible]
رحم شقی اظلم۔ جیساکہ ہم بیان تصریحات احادیث کتاب ہذا میں درج کر آئے ہیں۔
یا وہ اہل تعجب کہ اخبار انبیاء یا اشتہار سید الانبیاء سے اونکے کان نا آشنا رہے۔
دوزخ اور بہشت میں حجت و بحث ہوئی اور ہر ایک نے اپنی افضلیت ظاہر کی
دوزخ نے کہا کہ میں بڑے بڑے جبّار و متکبروں کے رہنے کا محل ہوں۔ بہشت
بولی میں ضعفاء و مساکین کی مسکن ہوں۔ حق جلّ و علیٰ شانہ نے فرمایا آپس میں
باہمی نزاع و تکرار نہ کرو تم دونوں برابر ہو۔ دوزخ کی جانب ارشاد ہوا کہ [illegible]
الٰہی میں [illegible] متکبر و سرکش مغرور گردن کش لوگ میرے نافرمان [illegible]
عقوبت سزا ملے گی۔ اور بہشت کی طرف خطاب ہوا کہ تو [illegible]
تجھ میں سے غریب و مسکین عاجز و ناتوان لوگ [illegible] برداروں کو
آسائش و راحت پہونچے گی۔

Marfat.com

مومن کے واسطے قبر ایک باغ ہے باغون بہشت سے وسیع اور کشادہ بنا دیجاتی ہے۔
اور کافر کے واسطے ایک گڈہ ہے دوزخ کے گڈھون مین سے ازبس تنگ و ظلمت
کدہ ہوجاتی ہے۔ قیامت مین **نیک لوگ** اللہ تعالے سے ایسے ملینگے جیسے کوئی غلام
اپنے مالک سے رخصت ہوکر کسی ملک کو گیا اور وہان سے کمائی کرکے زرِ نقد وافر
اور مال بہت سا بتکاثر لیکر اپنے مالک سے آکر ملا۔ اور گنہگار لوگ اسطرح کہ ایک غلام
زر و مال اپنے مالک کا چرا کر بھاگا اور تمام اسباب اور متاع مسروقہ لٹا اور برباد
کرکے نہایت ذلت سے مالک کے پاس پکڑا ہوا آیا ظاہر ہے جو جو معاملہ ان دونون
کے ساتھ پیش آویگا۔

قیامت مین ایک بادشاہ کافر ایسا زبردست اور بڑے سے بڑا اوٹھایا
جائیگا کہ جسنے ہزار برس کی عمر پائی ہوگی۔ ہزار بادشاہ اوسکے تابع و زیر نگین رہے
ہونگے ہزار خلعت لباس۔ ہزار محل آراستہ۔ ہزار عورتین بازینت۔ ہزار خزانے معمور
ہزار فیل و اسپ وغیرہ رنگ برنگ باساز درست تہا اوسی کی سواری کے واسطے
تیار لشکر باکثرت سپاہ بے قیاس۔ صدہا قسم کی آرائش۔ اقسام اقسام کے سامانِ
عشرت موجود۔ بے فکر و الم۔ بغیر رنج و غم۔ حتّٰی کہ عمر بہر کبہی درد سر بھی نہ ہوا ہوگا۔
حق تعالیٰ کی جناب پاک سے ملائکہ دوزخ کو حکم پہونچے گا کہ اچہا وہ اسکو دوزخ
مین غوطہ دیکر عیش و لذات دنیوی دریافت کرین۔ فرشتہ جسطرح رنگریز کپڑے
کو قلب کے مات مین ڈوبا کر نکال لیتا ہے دوزخ مین بس ایک غوطہ دیکر اس سے
اور ایکے ساتھ اور کفار سے بھی کہ جو خوشحالی مین عمرین دراز رکھتے رہے تھے
ایسے ہی پوچھے گا۔ کَمْ لَبِثْتُمْ فِی الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِیْنَ۔ بولو برسونکی گنتی

Marfat.com

سے تم لوگ دنیا مین کتنا آرام پانے والے رہے تھے العیاذ نا باللہ تعالیٰ صرف ایک غوطہ کھانے مین عمر بھر کے آرام با کام کو بھول جائیگا اور یہہ و نیز اور کفار کہ شریک عذاب ہونگے ملک یون جواب دینگے۔ لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ۔ رہے تھے ہم دنیا مین ایک دن یا ایک دن سے کمتر۔ فَاسْئَلِ الْعَادِّيْنَ۔ (سو بھی ہمکو معلوم نہین ملکہ) پوچھ لے اُن فرشتون سے کہ جو ہماری عمر کے لکھنے والے تھے (یعنی اب ہم یہ بھی نہین کہہ سکتے کہ ایک دن سے کم رہے ہون) اور دوسری جگہہ بیان ہے کہینگے۔ لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ۔ نہین رہے ہم مگر ایک ساعت دن سے یعنی صرف گھڑی بھر ٹھہرنا ہوا۔ (العیاذ نا باللہ تعالیٰ بس یہین سے عذاب دوزخ کو خیال کر لیا جائے جیسا کچھ ہوگا) علیٰ ہذا ایک مرد بہشتی ایسا غریب و ناتوان کہ جسنے ہزار برس درد و مصیبت فاقہ و اذیت مین گذارے ہونگے مبتلائے امراض جسمانی۔ دست و پا سے معذور۔ رنج و بلا کا سامنا۔ ہر طرح کی تکلیف۔ ہر طور کی محتاجگی۔ حتیٰ کہ عمر کے حصہ مین آدھے پیٹ جو کی روٹی نہ ملی ہوگی۔ جاڑون کی لمبی لمبی راتین تاپ تاپ کر کاٹی ہونگی۔ ہر قسم کی حسرتین دل مین بھری ہوئین۔ ہر نوع کی آرزوئین نہفتہ۔ صابر و شاکر۔ جب قیامت مین اوٹھے گا۔ حق تعالیٰ اسکے حال پر نظر رحمت اور کمال شفقت اظہار فرما کر حکم دیگا کہ اب نگاہ اوٹھا کر دیکھ جب نظر بلند کرے گا تو دور سے جنت کا دروازہ دکھلا کر اوس سے پوچھا جائیگا کہو دنیا مین کس قدر درد والم [illegible] الٰہی مین تیرے عزت و جلال کی قسم کھاتا ہون مین نے دنیا مین الٰہی رنج و غم کا نام بھی نہین سنا۔ گویا اسوقت کی مسرت و لذت نے ساری کلفتین زائل فرما دین

Marfat.com

دشمنان اللہ جب ایک نظر دروازہ بہشت دیکھ لینے مین ہزار برس کا کرب والم سختی و
فراموش ہو جاویگا تو بہشت کے اندر کیا کیفیت ہوگی۔
اگر حق تعالیٰ چاہتا تو دنیا مین کفار کے گھر و محل چاندی سونیکے بنا دیتا اور کافرون
کی زبان سے نکلنے اور انکی نگاہون مین در و دیوار سنہرے اور روپہلے ہو جایا کرتے
تو بھی عذاب دائمی کے مقابلہ مین اس قدر آسائش دنیوی بے بنیاد کچھ حقیقت نہین
رکھتی۔ اور اگر حق تعالیٰ دنیا کو دوست رکھتا کافرون کو ایک گھونٹ پانی نہ دیتا
اللہ ہر بات کے نزدیک دنیا کی قدر مردار بکری اور مچھر کے ایک پر برابر بھی نہین ہے

دنیا ہیچ ست و کار دنیا ہمہ ہیچ

سب سے ادنیٰ دوزخیون مین کم سے کم اور ہلکے سے ہلکا عذاب ابوطالب عم رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہوگا صرف اس قدر کہ اونکے پاؤن مین دو جوتے آگ کے
پہنائے جاوینگے جس کی سوزش سے اونکا دماغ پکنے اور اوبلنے لگے گا۔ اور اسی
قدر اہل عذاب کے جسم سے آگ کے شعلے اور لپٹین باہر آوینگی۔ چہ جائیکہ لباس
و فرش و سائبان و سرپوش مکان وغیرہ کلہم آتشین اور وہ نہایت حرارت جس کی ذرہ
برابر آتش سوزندگی کی کیفیت ہم اوپر درج کر آئے ہین۔
غرض انسان ہمیشہ مغموم و اشکبار رہے جن منازل کا پیش آنا اور طے کرنا بے
شبہہ و ضروری بات ہے اور عبرتاً یہ سمجھے کہ اگر کسی کو بادشاہ بے پرواہ کیطرف
سے حکم پہونچے کہ اب سے ایک ماہ بعد تجکو پھانسی دیجائیگی کہئے اس واقعہ جانگداز
کی خبر سے اوس کی کیا حالت ہوگی۔ بس اولیاء اللہ کا سوء خاتمہ اور آخرت کے ڈر سے
ہر لحظہ بلکہ ہر سانس میں نشتر رگ جان رہتا ہے

Marfat.com

خدا جانے وہ کیا پوچھے زباں اپنی سے کیا نکلے

تنشش باکارہ دلش بایار - اور اِسلئے بڑھکر صحابہؓ کو رہا آنکا کلام کہ کاش ہم پیدا ہی نہ ہوتے یا گھاس پھوس کی طرح هباءً منثورًا ہوجاتے اور ان سے قرون [illegible] حضرات انبیاء المرسلین وملائکہ مقربین کو جان رکھنا چاہئے ۔

باقی زیادہ اِس مقام پر گفتار کے عذاب وعقاب کی شرح اور تفصیل کی ضرورت نہین کیونکہ اہل اسلام ہی کے اعمال وافعال کی جزا وسزا کے بیان [illegible] وہ اسکو اپنا دستور العمل بناوین آگاہ کردینا مقصود ہے

مرادِ ما نصیحت بود گفتیم

بہت لوگ دُنیا مین محتاجگی اور ناداری کی حالت مین عمرین بسر کر گئے ہونگے مگر جسوقت قبرون سے اوٹھینگے اپنے نامۂ اعمال مین حاجون اور زکاۃ دینے والون [illegible] مصرف رضاے حق کا ثواب درج پائینگے عرض کرینگے خدایا دُنیا مین ہم سے کبھی [illegible] نہین ادا ہوئی کیونکہ ہم تو مقدور ہی نہ رکھتے تھے حکم ہوگا تمہارے دلون مین [illegible] تھا کہ ہمکو خداوند عالم مال دے تو انہین امور مین صرف کرینگے [illegible] نیت کا ثمرہ تمکو دیا جاتا ہے ۔ اور بعض مفلس ومحتاج ایسے اوٹھائے جائینگے باوجود استطاعت - حج وزکات وغیرہ نہ ادا کرنے اور مال وزر اپنا گناہون [illegible] کا وبال لگا ہوگا عرض کرینگے الٰہی ہم تو دُنیا مین کچھ ثروت [illegible] تھے جو وقت کوئی [illegible] کے متمنی رہتے تھے [illegible] کام کا ارادہ [illegible]

Marfat.com

رازدان بطون سے خائف رہے کہ اوسپر یہ باتین روشن ہو رہی ہین اور اگر دل مین
کسی فعل کے کرنے کا ارادہ مستحکم کر لیا اور اسی ارادہ پختہ پر مر گیا رجحان قلب مین تشکل
روح کا خیال کر لیا کرے جس حال کو ہم اوپر کتاب ہذا مین مشروحًا درج کر آئے ہین۔ گو
کسی وجہ سے عدم قدرت و مشیت ایزدی مدعا، کار دلی خیر و شر اپنے کے ارتکاب عمل
دستیاری مین قاصر و باز رہا۔ اِلّا۔ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ
بِہِ اللّٰہُ ط کے معانی پر نظر رکھے۔

خورد سالی اور صغر سنی مین جو بچّے انتقال کر گئے ہونگے اُن سے بھی یہی مطالبہ
پیش آویگا۔ اور دیوانے یا مرض سے بے ہوش رہے۔ یا ایسے لوگ کہ بباعث دوری
استماع اخبار شہرت دعوت حضرات انبیا علیہم السلام سے محض بے خبر رہکر دار دنیا سے
منزل عقبیٰ کی جانب راہی ہو گئے سبکے ساتھ امتحانًا یہی مکالمت وقوع مین آویگی۔
بچّون کی عبادت سے حق تعالیٰ کو شرم آتی ہے اور بچّون کے والدین کو اون کی
عبادت اور نیک کام کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

جو شخص اپنے کو عین جوش جوانی مین باوجود قدرت گناہون سے روک کر اور سامان
مہیا پر راحت مباحات سے گذار کر عبادت معبود مین عمر و قضا صرف کرتا ہے قیامت
کو عرش الٰہی کے سایہ مین جگہ پائیگا۔ جسکی کثرت نوافل مین طفولیت و شباب
گذر کر پیری آگئی حق تعالےٰ خود اوسکے دست و پا گوش و چشم بنجاتا ہے (اس سے
بڑہکر اور کیا مرتبہ اور تعریف ہوگی)

مکرر آنکہ۔ کلمہ مفتاح ابواب الجنان اور شاہد علے الایمان ہے۔ نماز مونس قبر اور
پُلصراط سے پار اوتارے گی۔ روزہ دوزخ کی جانب ڈھال بنجائے گا۔ اور میدان

Marfat.com

حشر مین اپنے عامل کو تشنگی مین سیراب فرمائیگا۔ رکن زکات قیامت مین سایہ ہو جائیگا۔ اور پایۂ اعزاز بڑھائیگا۔ مناسک حج منبع نور ہو جائیگا۔ اور خلد بریں مین بسرور پہونچائیگا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر عذاب دوزخ سے بچالینگے۔ طہارت اور پاکیزگی سے عذاب قبر دور ہوگا۔ خوف خدا رکھنے والے کو صحیفۂ اعمال دہنے ہاتھ مین ملے گا۔ شب خیزی اور نماز تہجد ادا کرنے سے چہرہ پر نور آتا ہے۔ والدین کے ساتھ نکوئی کرنے والے کی سکرات موت مین آسانی ہوگی۔ ذکر الٰہی کرنے والا غلبۂ لشکر شیاطین سے محفوظ ہوگا۔ غسل جنابت مین تاخیر کرنے سے رزق مین عسرت و تنگی ہوتی ہے۔ بروقت داخل ہونے مکان کے بسم اللہ کے ساتھ دہنا قدم رکھنا اور اپنے اہل پر سلام مسنون کرنا دافع افلاس ہے۔ اور مکان و ظروف اور لباس و دہن پاک و صاف رکھنے سے روزی مین ترقی و افزونی کی شکل ہے۔ اور اسکے عکس و خلاف مین خیر و برکت جاتی ہے مسجد مین جھاڑو دینے سے حوروں کا مہر ادا ہوتا ہے۔

چیدہ کلام منقول عن الحکما عظام

چار چیزین بدن کو قوی کرتی ہین۔ کھانا گوشت کا سونگھنا خوشبو کا کثرت غسل کی بغیر جماع کے۔ پہننا کتان کا۔ کہ ایک قسم کا کپڑا ہے۔

چار چیزین بینائی کو تیز کرتی ہین۔ رو بقبلہ بیٹھنا سرمہ دینا وقت سوتے نظر کرنی سبزہ پر۔ اور لباس پاکیزہ پہننا۔ اور چار چیزین عقل کو زیادہ کرتی

Marfat.com

ہین۔ ترک کرنا اوس کلام کا کہ زیادہ ہو حاجت سے۔ اور مسواک کرنا۔ اور ساتھ علما اور صلحا کے بیٹھنا۔ اور کثرت تلاوت کلام اللہ۔

چار وقت سلام نہ کرنا چاہئے۔ اذان ہوتے وقت جب خطبہ پڑہا جائے۔ اور وعظ ہوتے ہین۔ اور قرآن مجید پڑہتے ہین جب کلام کرنا ممنوع ہوا تو اور کلام کی بالاولی ممانعت ثابت ہوئی۔ اور چار وقت کلام کرنا منع ہے۔ پیشاب کرتے وقت۔ حالتِ براز مین۔ طہارت اور استنجا پاک کرتے وقت۔ اور غسل کرتے وقت جب برہنہ جسم ہو۔ کہ خلاف تہذیب ہے۔ اور اتفاق زوجین پر قَالَتِ الْحُکَمَآءُ یَنْبَغِیْ لِلْمُتَزَوِّجِ اَنْ تَکُوْنَ الزَّوْجَۃُ دُوْنَہٗ بِاَرْبَعٍ اَلسِّنِّ وَالطُّوْلِ وَالْمَالِ وَالْحَسَبِ وَاِلَّا اِسْتَحْقَرَتْہُ دُوْنَھَا وَتَنْتَ بِہٖ وَاَنْ تَکُوْنَ فَوْقَہٗ بِاَرْبَعٍ اَلْجَمَالِ وَالْاَدَبِ وَالْخُلْقِ وَالْوَرَعِ۔ یعنی عقلمندون کا قول ہے کہ نکاح کرنے والے کو لائق ہے کہ ایسی عورت سے نکاح کرے کہ اوس سے چار باتون مین کم ہو عمر مین قد مین۔ مال مین حسب مین۔ اور نہین تو مرد کو حقیر اور ذلیل جانے گی۔ اور چار باتون مین زیادہ ہو جمال مین۔ ادب مین۔ اچھے خلق مین۔ پرہیزگاری مین۔ کذا فی نزہۃ الاسلام۔

جنکے حسنات سیئات پر غالب ہونگے وہ جنت مین جاوینگے فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ اور جنکا پلہ عصیان نیکیون پر غالب ہوا وہ گروہ معذب النار ہوگا۔ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ فِیْ جَھَنَّمَ خٰلِدُوْنَ۔ عمل نیک و بد مساوی رہنے والے لوگ اعراف مین جگہ پاوینگے ہر شخص کو چاہئے کہ ہر شب اپنے اعمال روزانہ کا آپ محاسبہ کر لیا کرے قبل اسکے

Marfat.com

کہ فردائے قیامت اس سے حساب لیا جائے اور ایک گوشہ مین بیٹھکر خیال کرے
کہ آج مجھ سے محض لوجہ اللہ بابت ہر ہر جوارح وحواس ظاہر بہ کس قدر نیکیان
وقوع مین آئین اور کس قدر نافرمانی حق جل اکبر۔ اگر نیکیان زیادہ ہون اداے
شکر مین کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ آج تو نے اپنے کرم وفضل سے مجھ سے یہ یہ خدمتین لین
اور اگر کمی ہو اعمال صالحہ کی افزونی کی تدبیر وکوشش بجالاوے اور اوسکو حیلہ
تدارک وعلاج سے دفع کرے حسن فعل عمل ہر بروز شمار جزا وسزا کا مستحق ہوگا۔ چنین
گناہ وعذاب اور نیکی وثواب کے کامون کو ہر شخص آپ جانتا ہے۔ اور اگر نہ معلوم
ہون تو اس قدر سیکھ لینا فرض اکبر ہے اور جو کچھ خرمن اعمال صالحہ عمریہ کا ذخیرہ
کیا اب مرنے دم تک اوسکو نہایت نگرانی سے محفوظ رکھے کہ کہین آتش شرک و
کفر اور ہوائے طوفان حسد وریا وغیرہ سے سوخت وبرباد نہ ہو جاوے۔ اور رہزن
شیطان متاع ایمان کی درج کو خانہ دل سے جو اچک لینے کی ہر لحظ داؤ وفکر میں
پوشیدہ لگا ہوا ہے نہ لیجاوے۔

منافقین کو صندوقہاے آتشین مین مقفل کرکے دوزخ کے طبقہ زیرین اسفل
درک اسفل مین اوتار دینگے۔ **کفار** کو فرشتے دوزخ کی طرف لوہے کی گرم مچیوان و
ہتھوڑون سے ریوڑ بھیڑون بکریون کی طرح ہانکتے اور مارتے ہوئے۔ یونہی بلا حساب
وکتاب اینٹ وپتھر کے طور پر دوزخ مین پھینک دینگے اور ہمیشہ کے واسطے
بند کرکے قفل لگا دیا جائیگا۔ فَلَا نُقِیْمُ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَزْنًا۔ اَلْمُتَمَتِّعُ
مُنْکَلٌ بِکَرَّۃِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ ۝ اور مسلمانون کو فرشتے جنت کی طرف
استقبال کرکے نہایت ادب وتعظیم سے لیجائینگے جب وہ لوگ دربارے جنت کے

Marfat.com

قریب پہونچینگے کلمہ زبان پر لائینگے۔ اسکے پڑھتے ہی قفل کہلجائینگے معلوم ہوا کلید ابواب مقفلہ بہشت کلمہ ہے۔ اور دم آخر مسلمان کی زبان سے کلمہ جاری ہوتے ہی پر انجام بخیر کا مذکور آیا ہے۔ اور اسکے خلاف مین سوء خاتمہ کا ڈر دلایا ہے۔ یا اللہ جملہ مسلمانان مرد و زنان کو باایمان اوٹھانا اور سب کے طفیل سے مجھہ سیہ کار پر بھی اوس وقت اعانت فرماکر بشارت خاتمہ بالخیر سنانا اور زمرۂ صالحین مین محشور فرمانا۔ آمین یا الٰہ العالمین۔ بحرمت سید المرسلین و اہلبیتہ الطاہرین۔ یا ابواب بہشت اول دست حضرت خواجہ کائنات سے انکشاف پائینگے۔ بہشت کے ایک ایک دروازہ سے ستر ہزار یا سات لاکھ راوی اس حدیث کو شک ہوا ہے کہ حضور صلعم نے وہ فرمایا یا یہہ۔ برابر ایک دوسرے کا ہات پکڑے ہوئے ہر بار قطار در قطار امتیان سید مختار سے داخل بہشت ہونگے۔ اور امت مین سے ہر شخص کو یہہ معلوم ہوگا کہ ہمارے حضرت ہی ہمارے قریب ہونڈھے کے تشریف رکھتے ہین۔ کیا شفقت احمدی بر امم ہے ؎

ہزاران درود و ہزاران سلام	نبی الورے پر رہے تا دوام

صحابہ عرض گذار ہوتے کہ یا رسول اللہ جب اس قدر مجمع کے ساتھ چلین گے آیا جنت مین اپنے اپنے مکان کو پہچان لینگے۔ آپ نے فرمایا جب تم جمعہ کی نماز پڑھکر گہرون کو جاتے ہوئے کیا اپنے گہرون کو بھول جاتے ہو کہا یا رسول اللہ نہین۔ فرمایا بس یہی صورت اوس وقت ہوگی۔

بعد دخول بہشت و دوزخ سب کے سامنے موت کو ذبح کر کے ساکنین دوزخ و بہشت کو کہدیا جائیگا کہ تمکو ان مین ابدالاباد رہنا ہے۔ آیا ہے کہ اگر اہل

Marfat.com

دوزخ سے یون کہا جاتا کہ تمکو بقدر سنگریزۂ دنیا دوزخ مین رہنا ہوگا ہر آئینہ خوش ہوتے۔ اور اگر اہل جنت سے یون کہا جاتا کہ تمکو بقدر سنگریزۂ دنیا جنت مین رہنا ہوگا کمال مغموم ہوتے کیونکہ اِن کی مدت محدود ہے اور اِس کلام مین بالکلیہ امید قطع ہو گئ۔ پس جنتیون پر روز بروز قربت ونعمت مزید۔ اور دوزخیون پر دن بدن ذلت وعقوبت بڑہتی رہے گی۔ جنت مین تکالیف شرعی صوم وصلوٰۃ وغیرہ کی انسان پر کچھ نہ ہوگی لیکن اہل جنان باہمی ملاقات پر تحیہ مین اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ۔ اور نعمائے جنان پر شکریہ مین اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ رواہ الترمذی۔ نہین ہے ہمسے جو چھوٹون پر رحم نہ کرے اور بڑون کی توقیر نہ کرے اور نیک کام کی نصیحت نہ کرے اور برے کام سے منع نہ کرے۔ **اخلاق وآداب بزرگان سے ہے۔** عامل اِس کا دارین مین فلاح پاوے گا۔ برائے استفادہ مسلمین قلم بند ہے۔

حافظ شیراز فرماتے ہین ؎

نصیحت گوش کن جانا کہ از جان دوست تر دارند	جوانانِ سعادتمند پند پیر دانا را

باحق باصدق۔ با خلق بانصاف۔ با نفس بقہر۔ با بزرگان بخدمت۔ با خوردان بشفقت۔ با درویشان بسخاوت۔ با دوستان بنصیحت۔ با دشمنان بحلم با جاہلان بخاموشی۔ با عالمان بتواضع ؎

باادب باش تا بزرگ شوی	؎	کہ ترحم نتیجۂ ادب ست
ادب تاجیست از لطف الٰہی		بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی

Marfat.com

بے ادب محروم گشت از فضلِ رب		از خدا خواہیم توفیقِ ادب	۵
لَا بِالْاَصْلِ وَالنَّسَبِ		اَلشَّرَفُ بِالْعِلْمِ وَالْاَدَبِ	

کلام از حضرت شیخ عطارؒ ۵

با تو گویم یاد گیرش اے عزیز ہم ز عقلِ خویشتن باشی باخبر حُرمتِ مردم بجا آور نسبت	بر ہمہ کس نیک باشد چار چیز اوّل آن باشد کہ باشی دادگر با شکیبائی تقرب کردنست	

مُسلمانوں کو یاد ہونا فرض ہے۔ چونکہ قیامت میں سایر کواکب مکدر اور آفتاب و ماہتاب بے نور کردئے جاوینگے۔ اُس روز صرف اپنے ایمان کی روشنی میں ہزار ہا سال کی راہ ظلمت شب تار طے کرنی ہوگی۔ لہذا وہ دس شرائط ایمانی نیز یہاں درج کردینا از بس کار آمد مسلمانان ناواقفان سمجھا گیا تا اہل ایمان کو لامع انوار اولیاء اللہ سے موافقت والحاق اور زمرۂ صالحین میں حشر ہونے کا شوق رہے۔ وَحَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقًا کیونکہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ روز آخرت آدمی اوسکے ساتھ ہوگا جس سے دُنیا میں محبت رکہتا تہا۔ پس اُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ۔ سے آگاہ و واقف ہوکر لازم ہے کہ نورِ ایمان کی حفاظت اور اُسکے قایم و افزونی کی ہردم سعی موفور بدل۔ اور اوسکے تنزل و زوال کی ہر وقت فکر غایت دامنگیر رہے۔

وہو ہذا۔ شرائط ایمانی۔ شرط اوّل۔ حق تعالیٰ جلّ جلالہٗ وعم نوالہٗ کی بزرگی بڑائی عظمت نگاہ رکہنا۔

شرط دوم۔ اللہ تعالیٰ کو اور اُسکے دوستوں کو دوست رکہنا۔

Marfat.com

شرط سوم ۔ ہر امر مین اللہ تعالےٰ پر توکّل و اعتماد کرنا ۔

شرط چہارم ۔ اللہ تعالےٰ کے دیدار شریف کا شوق رکھنا ۔

شرط پنجم ۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و رحمت کا امیدوار رہنا ۔

شرط ششم ۔ اسکے قہر و غضب سے ڈرتے رہنا ۔

شرط ہفتم ۔ سب احکام شریعت کے قبول کرنا ۔

شرط ہشتم ۔ جو چیزین اللہ تعالےٰ نے حلال کی ہین انکو حلال جاننا ۔

شرط نہم ۔ جو چیزین اللہ تعالےٰ نے حرام کی ہین اونکو حرام جاننا ۔

شرط دہم ۔ اللہ تعالےٰ کے ذکر سے لذّت و آرام پانا ۔ اور ان کا انکار و خلاف و ضد کا اعتقاد کرنا اور عمل مین لانا کفر ہے ۔ اگرچہ شرائط عشرہ مین سے ایک ہی شرط کے ساتھ ہو ۔ اور واضح ہو کفر عائد ہونے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اگر خدانخواستہ کسی مسلمان سے ایسا امر پیش آ جاوے تو اوسکو لازم ہے کہ فوراً دو گواہونکے سامنے توبہ و استغفار کے ساتھ لبشرائط تمام اپنے ایمان و اسلام کو تازہ کرکے بی بی سے دوبارہ نکاح پڑھالے ورنہ درصورت عدمِ توبہ و تجدید نکاح منکوحہ سے صحبت کرنا ہمیشہ زنا ہوتا رہے گا ۔ اور ایسی حالت کی اولاد ولدالزنا کہلاوے گی ۔ اور گو وہ اپنے کو مسلمان کہلاتا رہے ۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک مومن نہین رہتا ۔ نعوذ باللہ من عود الکفر ۔

اور کفر کے عذاب کی شرح جیسا کہ آیات کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ مین وارد ہے یہان تحریر مین نہین آسکتی کیونکہ اس کتاب کا مضمون دوسرے بیان سے متعلق ہے ۔ اور بہرکیف اس تحریر بالا سے ہر شخص اپنے ایمان کا موازنہ کر کتنے

Marfat.com

حد تک ہے پورے طور سے آپ ہی کر سکتا ہے۔ اور مہربانِ اُمّت نے فرمایا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کہ بعد مسلمان ہونیکے کفر مین جانے کو ایسا بُرا سمجھو جیسے اپنے تئین آگ مین جلنے سے خوف کرتے ہو۔

اسلام تمام نیکیون کی اصل ہے جو دین اسلام مین داخل ہوا وہ حق تعالےٰ کے ظلِ عاطفت مین آگیا۔ پس اُس سے گل برگ و بار عمدہ ہی برآمد ہونگے۔ یعنی اعمال حسنہ۔ اور معاملہ اوس کا نزد خدائے غفّار یہ ہے کہ نیکی قبول گُناہ معاف او

کفر تمام بدیون کی جڑ ہے۔ اس سے فوق و اعلیٰ کوئی گُناہ نہین پس اہلِ کفر رحمتِ خداوندی سے دُور اسکے ہمگی ثمور تلخ اور اجزا خار وغیرہ نمونہ نمایان۔ یعنی اعمال کفریہ و افعال معصیہ۔ اور نتیجہ اس کا نزد خدائے قہّار یہ کہ نیکی برباد گُناہ لازم۔

کسانِ ذیل بفرمان جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اور پُل صراط پر نور پاوینگے۔ جو لوگ اندھیرے مین مسجدون مین نماز کو جاتے ہین اوس روز پورا نور عطا ہوگا۔ جس مرد صالح کی دُنیا مین بینائی جاتی رہی اوس روز نور ہوگا۔ اور جمعہ کے روز سورۂ کہف پڑھنے والے کو قدم کے نیچے سے آسمان تک نور تابان ہوگا۔ اور مجاہد خدا کی راہ مین تیر چلانے والے کو نور ہوگا۔ اور دُنیا مین مسلمانون کی سختی دُور کرنے والے کو اوس روز شعلۂ نور ہمراہ ہوگا۔ اور بازار کے ذکر خدا کرنے والے کو اوس روز ہر بال سے نور ہی نور عیان ہوگا۔ اور ایمان و نماز و عملِ صالح خود ہی نور ہین۔ جیسے۔ کفّار اور منافقین۔ اور ظالمین۔ اور اہل عصیان غیر تائبین یہ تمام بالکلیہ سیاہی اور پُر تیرگی مین ہونگے۔ اور فرمان خاتم

Marfat.com

الانبیاسے علیہم السلام و علیہ التحیۃ قیامت مین ارباب ذیل بے حساب داخل جنت ہونگے کہ جنکے چہرہ ماہ شب چہاردہم یعنی چودھوین رات کے چاند کے مانند تابان ہونگے اور وہ متوکلان خدا سے ہونگے۔ کہ جو دنیا مین تواہمہ شرکیہ یعنی نہ جہاڑ پھوک کرتے تھے۔ اور نہ بیماری مین بدن داغتے تھے۔ اور نہ شگون بد کے معتقد تھے۔ اور رنج و راحت مین شکر خدا بجالانے والے۔ اور شہدا فی سبیل اللہ۔ اور شب خیزان۔ اور وہ لوگ کہ جس کسی نے اونپر ظلم اور بدی اور جہل کیا اونھون نے تحمل کیا اور بخشدیا۔ اور جو اوپر طاعت الٰہی اور معصیت و گناہ پر صبر کرنے والے ہین۔ اور متحابون فی اللہ یعنی وہ صاحبان کہ بلا اغراض و حصول مطالب دنیوی محض اللہ کے واسطے باہمی دوستی اور ملاقات کرنے والے تھے۔ اور جو رنج و مصیبت مین صبر کرتے ہین۔ اور جو بیچ حج و عمرے کے مرے۔ اور اہل عرفان و احسان۔ و طالبان علم۔ اور وہ عورت کہ فرمان بردار شوہر کی ہو۔ اور پسر مان باپ کے ساتھ نکوئی کرنے والا۔ اور وہ آدمی کہ محتاجی سے بجز ایک کپڑا۔ اور ایک قسم کے خور و نوش کے سوا دوسرا نہ رکھے۔ اور وہ شخص کہ دنیا سے بے رغبت رہے۔ اور وہ شخص کہ خوف خدا سے رووے یہ سب بے حساب داخل بہشت ہونگے۔ صدقت یا رسول اللہ۔ یون تو کل امت محمدیہ رحمت للعالمین کی شفاعت کی امیدوار ہے۔ الا یہ مخصوص شفاعت کے بیشتر حقدار ہونگے۔ یعنی شفاعت اوس روز اوس کسی کے حق مین ہوگی جسنے درود شریف کی آپ پر کثرت کی۔ اور جو اذان سنکر دعا۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ۔ الخ پڑھے

اور جو مدینہ منورہ کا رہنے والا سختی کی حالت مین وہان کا رہنا نہ چھوڑے۔
اور جو مدینہ طیبہ یا مکہ معظمہ مین مرے۔ اور جنے حضور انور کی قبر مبارک کی زیارت
کی۔ اور جنے روز جمعہ و شب جمعہ مین درود کی کثرت کی۔ اور جنے بعد نماز
فجر و مغرب دس دس بار آنجناب پر مدام تحفہ درود کا پہنچایا۔ اور قبر مین اپنے
پڑھنے والے کی جو بعد نماز عشا ہمیشہ پڑھتے ہین سورۂ ملک یعنی تبارک الذی
شافع ہوگی۔ اور عذاب موقوف کرے گی۔ اور جنکے چھوٹے بچے مر گئے ہین
قیامت مین شفاعت کرینگے۔ اور ہر نیکی حتّٰی کہ ایک لوٹا پانی بھر کر اگر دنیا
مین کسی کو وضو کے واسطے دیدیا ہوگا تو اتنا ہی سا فعل نیک قیامت کے
دن عمدہ صورت کے ساتھ آکر شفاعت کرے گا۔ اور قرآن۔ اور روزہ۔ اور
نماز۔ اور صدقہ۔ اور حجر اسود جسنے اوس پر مس کیا یا بوسہ دیا۔ یہ تمام اپنے
اہل کے اوس روز شفاعت کرینگے۔ باذن اللہ۔ اور قیامت کے دن شہیدون
کو خون آلودہ اوٹھاوینگے جنکے زخمون سے مشک کی خوشبو آوے گی۔ اور پلّہ
میزان مین سیاہی علماء کی خون شہداء پر غالب آوے گی۔ اور ایک عالم شیطان
پر زیادہ بھاری ہے ہزار عابدون مجتہد سے اور ہزار پرہیز گارون سے۔
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ
مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ مُجْتَهِدٍ وَاَلْفِ وَرِعٍ۔ اور اولیاء اللہ کو بہشت مین ہر آن
دیدار پروردگار رہے گا جیسا دنیا مین ہر لحظہ حضوری بے نیاز رہتی تھی۔ اور
اسپان و ناقہ ہائے بہشتی پر سوار ہو کر جنان اعلےٰ مین جہان طبیعت مرغوب
ہوگی با انوار جمال سیر فرمایا کرینگے کہ جو بول و سرگین سے پاک ہونگے۔ اور

Marfat.com

جہان تک چشم نظر اور حد بصر پہونچے گی اُن کا ایک قدم ہوگا۔

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ نے فرمایا کہ انلوگونکے واسطے قیامت مین باب ہشت بہشت مفتوح ہونگے جسنے بعد وضو کلمۂ شہادت پڑھا۔ اور شائقین نماز پنجگانہ اور روزہ دار ماہِ رمضان۔ اور دہندۂ زکوٰۃ۔ اور پرہیز کرنے والا ہفت گناہ کبیرہ سے (وہ سات کبیرہ گناہ ہم اوپر حدیث مین نقل کر آئے ہین) اور واسطے اوس کے کہ جس کے تین لڑکے مرگئے ہون۔ اور بیچ حق اوس شخص کے کہ پیاسے کو پانی پلاوے۔ اور بھوکے کو شکم سیر کرے۔ اور عورت دیندار پارسا یعنی اپنے خاوند کے واسطے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی بکمال مطیع فرمان رہے۔ اور جس شخص کو چالیس حدیثین یاد ہون کہ جنکے سُننے سُنانے سے مسلمان عمل کرنے والے منتفع اور فیضیاب ہون (چاہئے اسی کتاب مین سے کہ چھوٹی چھوٹی اور بہت صحیح ہین حدیثین یاد کرلے جنکو ہم اوپر درج کر آئے ہین او بیشترا احادیث قولی کے لانے کا انضباط واہتمام کیا گیا ہے) اور وہ شخص کہ جسکے دو لڑکیان۔ یا دو بہنین۔ یا دو پھوپیان ہون اور اونکو بہ شفقتِ جان پرورش کرے۔ آور جس زن نے سات روز اپنے شوہر کی خدمت کی اور مرگئی ایسی حالت مین کہ شوہر اوس کا اُس سے مرنے دم تک راضی رہا۔ تو غرض ان مین سے ہر ایک کے لئے قیامت مین آٹھون دروازے بہشت کے کھولے جائینگے اور ہر دروازے سے ندائے طلب آویگی۔ جس جا ہے جس دروازے سے داخل بہشت ہو۔ یہ لوگ ظلِ عاطفت سُبحانی اور سایۂ رحمت یزدانی مین ہونگے۔

Marfat.com

بادشاہ عادل جسنے طاعت مین عمر بسر کی جس کا دل مسجد مین لگا رہا۔ اللہ کے واسطے دوستی کی۔ یاد خدا مین رویا۔ کسی زن جمیلہ نے زنا کا ارادہ کیا اور یہ محض خوف خدا کر کے اس فعل سے گریزان ہوا۔ پوشیدہ صدقہ دیا ایسی حالت مین کہ ایک ہات کی خبر دوسرے ہاتھ کو نہوئی۔

قیامت کا ایک دن کہ درازی مین پچاس ہزار برس کا ہوگا اور آفتاب قریب بسر۔ الغیاث والامان۔ اہل محشر مانند دیگ جوشیدہ ہر شخص اپنی کردار ما قدمت کی بازپرس سے سینہ فگار کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے مگر عاملین والاتمکین محررۂ ذیل اوس روز زیر سایۂ عرش معلی کے فرحان وشادان ہونگے۔ دوام ذاکران باللہ۔ حکام عادلان خلق اللہ۔ اعلام معلمان کتاب اللہ۔ راحمان بر ضعفا۔ ترسیدگان از خدا۔ محبان با صلحا۔ مشفقت بہ حسن اخلاق۔ وغیرہ۔ اور مسلمان لقدر بیش رسانیدہ اپنے اپنے صدقات اور اعمال صالحہ کے سایہ مین کھڑے ہونگے ؎

مجھ گنہگار کا خداوندا	جز ترے کون چارہ گر ہوگا
اور شفیع الامم سے ہی امید	فتح جنت کا جسنے در ہوگا

بہشت مین مکانات و قصور زر و نقرہ جنمین موتی و جواہرات جڑے ہوئے اور اونکے بالاخانے سرخ یاقوت اور سبز زمرد کے نہایت شفاف اور بحال تابندہ ہین اور وہ ان اعمال سے تیار ہوتے ہین مسجد بنانے سے مسکینان کی قبر کھدوانے سے۔ دل بسوز اخلاص پڑہنے سے۔ جھوٹ بولنا ترک کرنے سے۔ نماز سنن غیر موکدہ پڑہنے سے

Marfat.com

فرزند کے مرنے مین صبر کے ساتھ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہنے سے۔ ایام چہارشنبہ۔ وپنجشنبہ۔ وجمعہ کو روزے رکھنے سے۔ جمعہ کے دن اور شب جمعہ مین سورہ دخان پڑھنے سے۔ نماز مین صف اول سنہ ہوتے ہے۔

بہشت مین سونا چاندی کے درخت جنکی شاخ و برگ مروارید و زمرد کی ہین اور وہ ان اعمال سے لگتے ہین۔ تسبیح۔ وتہلیل وتحمید وتکبیر۔ یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ کہنے سے ہر چہار کلمہ مسطورہ مین جدا گانہ ایک ایک کلمہ پر درخت روئیدہ ہو کر نصب وقایم ہوتا ہے۔ کلام اللہ ختم کرنے سے چمنستان خلد اوگ کر آراستہ ہوتا ہے نیک کام کی طرف قدم اوٹھا کر چلنے سے کہ قدم قدم پر ایک ایک درخت لگتا ہے دنیا مین للہ راحت رسانی عباد اللہ کی غرض سے باغ و درخت لگانے سے وغیرہ

ونیز ان عملون سے پلہ میزان حسنات بھاری ہو گا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنے سے نصف میزان بھرتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے سے تمام ترازو پر ہوتی ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے سے وزن میزان راجح ہو گا۔ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ کہنے سے پلہ جمیع خلائق سے گران و بھاری نکلے گا۔ اور ولد صالح کے مرنے پر صبر کرنے سے اور علم دینی سکھانے سے وغیرہ۔

ان عملون والے لوگ باسانی و کامرانی پلصراط سے گذر جائینگے

بادشاہ کے پاس مسلمانان اہل حاجات کی سعی و سفارش پہونچانے والا۔ صدقہ فطر وغیرہ دینے والا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لوگون کو اتباع اور سنن ہدا کی تعلیم کرنے والا۔ قضائے الہی پر راضی رہنے والا۔ ہر وقت ذکر خدا مین اپنی

Marfat.com

زبان تر رکھنے والا۔ تقوٰی بجالانے والا۔ کفار سے مسلمانون کا نگران رہنے والا۔

یاد داشت ضروری اور اصل بات یہہ ہے

دنیا بمنزلہ دوزخ ہے۔ اور اسپر احکام شرع شریف او امر و نواہی جال کے مانند ہر ہر معاملات مین تنے ہوئے ہین وہ نمونہ پلصراط ہے پس اگر بعون اللہ کوئی مسلمان اس صراط دنیا سے بغیر ارتکاب گناہ و منہیات اپنے تئین سلامتی کے ساتھ گذر گیا۔ وہ آخرت مین صراط دوزخ کو بھی بآسانی تمام طے کر جائیگا۔ بلکہ اوسکے حق مین وہ پل وادی کشادہ اور صحرا وسیع بنجائیگا۔ اور اگر نعوذ باللہ یہان حدود قوانین الٰہیہ اور دائرہ آئین شرعیہ کو اپنی بے پرواہی سے توڑ گیا اور ان امور کی بزرگ داشت نہ کی یعنی مرتکب ذنوب آلائش ناسزا۔ اور آغشتہ فعول ناروا کا رہا وہ وہان کے صراط نار سے بھی ضرور پھسل جائیگا۔ اور اوسکے حق مین وہ پل تیز تر از دھار خنجر اور باریک تر از موئے سر نظر آئیگا۔ غرضکہ یہین کے عمل قبیح و حسن کا وہ سارا ماخذ و نتیجہ ہے ۵

گندم از گندم بروید جو ز جو	از مکافات عمل غافل مشو
این چنین گفتست پیر معنوی	کاے برادر ہرچہ کاری بدروی

وعلیٰ ہٰذا ہر کس باندازہ اپنے ہی اعمال حسنات سے جنت مین باغ و قصور تیار پائیگا۔ اور بشمار اپنے ہی افعال خرابات سے قبر و حشر مین کژدم و مار اور سوزندہ عقوبت نار ظہور مین لائیگا جیسا کہ ہم اوپر رقم کر آئے ہین ۵

یہین کی ہاری ہار ہے اور یہین کی جیتا جیت

وجہن سکے سو ان لے حساب سے کر لے میت

Marfat.com

غیر محرف کس پیغمبر کو ایسی کتاب دیگئی۔ قال اللہ عزوجل۔ قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا۔ (ترجمہ) کہہ اگر جمع ہووین آدمی اور جن اس بات پر کہ لاوین ایسا قرآن نہ لاوینگے ایسا اور اگرچہ مدد کرین ایک کی ایک۔

کس اُمت کو ایسے نبی کریم خلق عظیم والے ملے۔ قال اللہ عزوجل۔ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ (ترجمہ) البتہ آیا ہے تمہارے پاس ایک رسول تم ہین سے دشوار ہوتی ہے او سپر جو رنج ہین پڑتے ہو تم حریص ہے تمہارے اسلام پر ساتھ مومنون کے مہربان ہے رحم کرنے والا۔

پیروان مجتبیٰ البشرا لسلم	۵	اُمتان مصطفیٰ طوبا لکم	
ورد زبان ماست ہمہ سال صبح و شام		یا سید الانام درود جناب تو	
دردست ما ہمین صلوٰۃ ست و السلام	۵	نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم ما ز دور	
واللہ او سپہ آتش دوزخ حرام ہے		دل سے جسے محبت خیر الانام ہے	

باقی فضائل ماحصل آیتہ۔ مدارک۔ و معالم التنزیل و البغوی وغیرہم تفاسیر کے ملاحظہ فرمانے سے حاصل ہو سکتے ہین۔

کس اُمت نے جناب باری سے ایسی اشارت پر بشارت پائی۔ قال اللہ عزوجل۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (ترجمہ) تم ہو بہتر سب امتون سے جو پیدا ہوئے ہین لوگون مین حکم کرتے ہو پسند بات پر اور منع کرنے ہو ناپسند سے اور ایمان

Marfat.com

لاتے ہو اللہ پر۔

باب بخشش اور ساحل نجات پر یون ارشاد ہوا۔ قال اللہ عزوجل۔ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ (ترجمہ) اور جو کوئی ڈھونڈے دین محمدی کے علاوہ اور دین تو اوس سے ہرگز نہ قبول کیا جائیگا اور وہ آخرت مین خسارہ پانیوالون سے ہے (یعنی دوزخی ہوگا)۔

دین حقہ سے آگاہ فرمایا۔ قال اللہ عزوجل۔ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (ترجمہ) تحقیق دین نزدیک اللہ کے دین اسلام ہے۔

حاجب اللہ۔ شیطان رجیم جنی کا پتہ بتلایا۔ قال اللہ عزوجل۔ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا۔ (ترجمہ) اور جسوقت کہا ہمنے واسطے فرشتون کے کہ سجدہ کرو آدم کو تو سجدہ کیا سب نے ملکر مگر ابلیس بھاگ نکلا اپنے رب کے حکم سے کیا پکڑتے ہو تم شیطان کو اور اوس کی اولاد کو دوست سوا میرے اور وہ (یعنی شیطان اور اوس کی ذریت) تمہارے دشمن ہین برا ہے ظالمون کے واسطے بدلا۔

دنیائے غدار کے زور سے خبردار کرایا۔ قال اللہ عزوجل۔ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (ترجمہ) جان لو سوائے اسکے نہین

Marfat.com

کہ زندگی دُنیا کی کھیل ہے اور تماشا اور آرائش اور فخر کرنا باہم اور کثرت ڈھونڈنی مال مین اور اولاد مین (اب حق تعالیٰ اسپر دُنیا کی ایک مثال بیان فرماکر طالبان اُخروی کو متنبّہ کرتا ہے) جیسے مثل ہے آب باران کی تعجب اور خوشی مین لاتا ہے اوس کے اہل کو سبزہ اوگنا اوس کا پھر دیکھے تو اوس کو زرد پھر ہو جاتی ہے خشک ریزہ ریزہ ؎

چند روزہ زندگی آخر فنا آخر فنا

اور آخرت مین عذاب سخت ہے اور بخشش ہے اللہ سے اور رضامندی اور نہین ہے زندگی دُنیا کی مگر پونجی ہے غرور کی (اگر مال و دولت پر غرور و تکبر کیا دُنیا ہے۔ اگر کسی غریب و محتاج کو بنظر ذلت و حقارت دیکھا دنیا ہے۔ اگر زکوٰۃ و صدقات دینے مین بخل و خسّت کی دُنیا ہے۔ اور ان سب کا عذاب و گناہ ہم اوپر حدیثون مین درج کر آئے ہین عمل کرنے والون کے حق مین کتاب خدا گویا رہبر شفیق اور مُرشد کامل ہے۔ اور بندۂ نفس و مُرید شیطان سے کلام نہین ؎

عذابِ حشر جب ہو گا کھُلینگے دیدۂ باطن

؎ برتو باید اے عزیز پُر ہنر	کز چنین مکارہ باشی پر حذر

مگر ہان جب اس کو دائرۂ حدود شرعیہ پر منطبق کیا تو یہہ دُنیا نہین بلکہ اس صورت مین وسیلۂ نجات عقبیٰ اور نتیجۂ درجات عُلیا کا باعث ہوگا۔ سرور دارین فرماتے ہین اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنٌ وَمَا فِیْھَا مَلْعُوْنٌ اِلَّا ذِکْرَ اللّٰہِ ÷ ذکر الٰہی کو حضور اکرمؐ نے دُنیا سے مستثنےٰ فرمایا پس جو اسباب اسکی معاونت سے وابستہ ہین یہ تعلق مدافیت خلوص دُنیا سے خارج ہے حضرت

Marfat.com

مثنوی ح اسی حدیث کی شرح مین لائے ہین ؎

اہلِ دُنیا کافرانِ مطلق اند	روز و شب در زق زق و در بق بق اند
اہلِ دُنیا چہ کہین و چہ مہین	لعنت اللہ علیہم اجمعین

آگے فرمایا ؎

چیست دُنیا از خدا غافل شدن	نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

اتباع سید المرسلین پر کمال مبالغہ۔ قال اللہ عزّ و جلّ۔ مَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ (ترجمہ) جو تمکو رسول نے دیا اوسے لو اور جس سے منع کیا اوس سے باز رہو ؎

درین بحر جز مرد داعی نرفت	گم آن شد کہ دنبال راعی نرفت
کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند	برفتند و بسیار سرگشتہ اند
خلاف پیمبر کسے رہ گزید	کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
مپندار سعدی کہ راہِ صفا	توان رفت جز بر پئے مصطفےٰ

حضرت شیخ کے کلام کے مطابق نیز مضامین اشعار درج ذیل ہین ؎

دور رکھ سنتِ گرامی سے	ہے شرف آپکی غلامی سے
جو کوئی پیرو رسول نہین	لاکھ طاعت کرے قبول نہین

وغیرہ ؎

اگر چہ اوڑتا ہو ہوا پر راتدن	ترک سنت جو کرے شیطان گن

خوبی اسلام سے ہے۔ اُمت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام مین ہمیشہ اولیاء اللہ کا بکثرت پیدا ہوتے رہنا۔ صاحب سفینۃ الاولیا نے علیہ و علیہم الرح

Marfat.com

اُنکے مراتب و اعداد کی اس طرح تصریح فرمائی ہے۔ واز کُتب مشائخ تحقیق نمودہ شد
کہ چہار ہزار اولیاء اللہ اند کہ ایشان را مکتومان گویند و ایشان مر یک دیگر را
نشناسند و جمال حال خود را ندانند و سی صد تن دیگر از سرہنگان درگہ حق اند کہ
ایشانرا اخیار گویند و چہل تن دیگر را حیون نامند و چہل تن دیگر را ابدال خوانند
و ہفت تن دیگر را ابرار گویند و چہار تن دیگر اوتاد نامند و ۳ تن دیگر را نقبا
خوانند و دوی دیگر را امامان گویند و امامان در یمین و یسار قطب باشند و یکے
را از ین طائفہ قطب و غوث نامند و این جملہ یکدیگر را بشناسند و باہم محتاج باشند
و جماعہ دیگر را مفردان گویند کہ ایشان از ہمہ ممتاز و بے نیاز و بعدد ایشان بر طاق
باشد و مرتبہ ایشان مابین نبوت و صدیقیت باشد۔ اولیاء اللہ والیان عالم اند از
آسمان باران برکت اقدام ایشان می بارد و از زمین نباتات بصفائے احوال
ایشان میروید انتہیٰ۔ اور حدیث قدسی مین حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَولِیَائِی
تَحتَ قِبَائِی لَا یَعرِفُھُم غَیرِی یعنی میرے ولی میری قبا کے نیچے ہین اُن کو
میرے سوا کوئی نہین پہچانتا۔ اور اَلوَلِیُّ یَعرِفُ الوَلِی۔ جسکو فارسی مین۔ ولی را
ولی می شناسد۔ اور ہندی مین ولی کو ولی پہچانتا ہے۔ زبان زد عوام و مشہور
عام ہے۔

اولیاء اللہ کے مدارج تو معلوم ہو گئے۔ لیکن اولیاء اللہ کا مرتبہ اتنا نہ
بڑھا دے کہ مراتب حضرات انبیا علیہم السلام سے تجاوز کر جائے۔ گو باہمی مراتب
اولیاء اللہ مین تفاوت ہے جیسا کہ مذکور ہوا۔ کیونکہ کوئی ولی کتنا ہی بڑھ جاوے
صحابی رض کے درجہ کو نہین پہونچ سکتا۔ اور صحابیت کے مرتبہ سے مرتبہ نبوت

Marfat.com

بالا ہے علماءِ امتی کانبیاءِ بنی اسرائیل سے تساوی المراتب کا مذکور نہین مقصود جمعیت معتقدین ہے کس واسطے کہ حضرات انبیا علیہم السلام حامل وحی ہین - و نیز نبی معصوم اور ولی محفوظ - علے ہذا - نبی - رسول - مرسل - خاتم - ہر چہار مین ایک کی دوسرے پر فضیلت ہے - قولہ تعالیٰ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ م - اور خاتم الرسالت کے فضائل پیغمبران ہر سہ درجات معلومہ پر از بس اعلیٰ و فائق ہین تحفۃ الفقراء مین معجزات و کرامات کی توضیح بیان مین ناظرین مشتاقین کو نبوت و ولایت کی حقیقت تفریق مناصب عیان ہو جاویگی - مگر یہ بھی یاد رہے کہ حضور اکرم کو بڑائی مین اتنا تفوق وطول نہ دے کہ نوبت الوہیت یعنی بخدائے علیم پہونچے جیسے یہ شعر ؎

احمد بے میم نام تست اے عین احد	ذاتِ تو ذاتِ خدا جان جہان فرمان تو

اور تو یہ ؎ خود خدائی میکنی خود میکنی پیغمبری

یہ کلام ملحدانہ ہے جب تحقیق قبیح و حسن سے کچھ مس و علاقہ نہین اور حفظ مراتب بالائے طاق تو ایسی نظم و نثر الحق واجب الاحراق - اور اسی قسم کے اشعار اردو فارسی دواوین و رسایل میلاد مین اہل دید بکثرت پائینگے - جنکو میلاد خوان بتبع زبان انتخاب کر کے محافل میلاد مین جا بجا پڑھا کرتے ہین - علی ہذا مجالس کذائیہ منعقدہ قابل ازالہ و انتشار اور خواندگان لایق زجر و توبیخ بے تکرار اول تو نفس میلاد ہی مین کلام ہے دیکھو براہین قاطع مولفہ خلیل الرحمن صاحب انبہٹوی حال مفتی و مدرس اعلی مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم سہارنپور اور جس طرح فی زمانہ پڑھنے کا رواج ہے شرائط علماء مجوزین کے بھی خلاف ہے -

غرضکہ اسیطرح علوم و عقاید دینیہ سے محض بے خبر شعراء مصنفین و مولفین نے بے سمجھ بوجھ یعنی کیا اور کیا - لکھ ڈالا ہے شعراء متکلمین خلاف شرع و مداحین بے

اصلاح بے بیان امیلاد خوانان زمان

Marfat.com

کی مذمت کلام اللہ و حدیث رسول اللہ میں صریح موجود ہے۔ وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ الآیہ۔ اُحْثُوا التُّرَابَ فِیْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِیْنَ الحدیث۔ بلکہ ایسوں کو جہال محبوط الحال کہنے تو انسب و الیق ہے۔

فضائل مصطفیٰ ﷺ۔ کلام اللہ شریف میں بکثرت وارد ہیں۔ رب العزت آپ کو بکمال محبت کے ساتھ عمدہ عمدہ القابوں و خطابوں اور بزرگی و علو شان سے یاد فرماتا ہے آپ کی حیاتِ مبارک کی قسم کھائی لَعَمْرُكَ۔ آپ کے چہرہ انور اور روئے منور کو چمکتے دن اور زلف سیاہ کو شبِ دیجور سے تشبیہ دیکر بقسم فرمایا۔ وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی آپ کے وجود باجود سراپا مقصود اور مظہر ذاتِ شریف کو معدنِ لطیف کو موجب ماموں جہان و رفع عذاب خلق اللہ بتلایا۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ علی مدا لیس + یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ + رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ + خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ + بَشِیْرٌ۔ نَذِیْرٌ + سِرَاجٌ مُّنِیْرٌ + اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ + وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ + بشارت مغفرت امت میں وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی + الکا عطایات اسم پر۔ اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ + الٓر بحروف مقطعات وغیرہ وغیرہ۔ اور اس سے بڑھکر کیا ہو گا کہ معبود عالم و مسجود خلائق نے آپ پر ارسال تحفہ صلوٰۃ میں ملائکہ سے سبقت فرمائی مابعد مومنین کو حکم ہوا کہ آپ پر درود و سلام بھیجتے رہیں۔ کقولہ تعالیٰ۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝

فضیلت درود شریف بدرجہ اعلیٰ و اتم۔ قرآن مجید دو باتوں پر ناطق ہے۔ ایک اوامر اور دوسرے نواہی۔ یعنی یا حق تعالیٰ کسی کام کے کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ یا کسی کام کے ارتکاب سے منع کا حکم لگاتا ہے۔ مثلاً اَقِیْمُوا

اَلصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ - نماز پڑھو - اور بشمار نصاب اپنے مالون سے - زکات ادا کرو - یا - کُلُوْا وَاشْرَبُوْا - کھاؤ اور پیو تم - عَلٰی ھٰذَا - اَلَّا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ - اور اسکے ساتھ کسیکو شریک مت کرو - اور بُری بات کے قریب مت جاؤ - وَلَا تَقْرَبُوْا - مَالَ الْیَتِیْمِ - وَلَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اور یتیم کے مال سے علیحدہ رہو - اور نہ کھاؤ تم آپس مین مالون کو ایک دوسرے کے جھوٹ وفریب سے - نہ یہ کہ ہم بھی تمہارے ساتھ خورد ونوش - اور صلوٰۃ وزکات ادا کرنے مین شریک ہین - اور امور مناہی کے اجتناب کی بجاآوری مین معیت رکھتے ہین وغیرہ وغیرہ - لیکن ارسال تحفۂ درود حبیب ربّ الودود مین ملک القدس نے ملائیک اور مومنین کے ساتھ اپنی شرکت اظہار فرمائی - بلکہ ان سب پر اپنی سابقیت جتا دی - واہ کیا شان احمدی ہے - علیہ الصلوٰۃ والسلام یا سیّد البشر ویا خیر الانام بین المذنب المستغفر الی یوم القیام - بفضلک وکرمک یا مالک العلّام - اور جہان حضور کا نام نامی و اسم گرامی آیا وہان کلمۂ رسول کو شامل کر دیا - جیسے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ - تا صاف واضح ہو جاوے کہ جنکا اسم شریف ونام لطیف محمد ہے وہ اللہ کے رسول ہین - کیونکہ رسالت سے بڑھکر بشر مین کسی کا مرتبہ نہین اور آنجناب کو تو مصداق اس کے سمجھنا چاہیے ؎

بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ آپ کے نام مبارک ہی کی برکت سے قبول ہوئی - حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی دعا مین کہا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ - حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کے آنے کی پیشتر خوشخبری سُنائی - وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ ط روز میثاق جملہ انبیا علیہم السلام سے

Marfat.com

آپ کی حرمت وتعظیم کا اقرار لینا۔ اپنے اپنے وقت مین انبیاء علیہم السلام آپکی برابر تعریف وثنا بیان کرتے رہے۔ کذا فی المدارج النبوۃ۔ وروضۃ الاحباب۔ ومواہب لدنیہ وشواہد النبوۃ۔ وغیرہم کتب السیر۔ تحفۃ الفقرا مین آنجناب کے نور مبارک سے لیکر تا دخول بہشت ہر ایک بیان کی عمدہ طور سے ہمنے تشریح کی ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔ لیکن معیت مین وحدہ لاشریک نے یہ کہین نہین فرمایا جیسے مولودیے پڑھا کرتے ہین

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

یعنی نہ یہ کہ ذات حق جل وعلی وذات محمد مصطفےٰ ایک ہی ہے۔ اور ہم نے اپنے کارخانہ ربوبیت مین ان کو شریک کرلیا ہے۔ اور کہین یہ عبدیت مذکور آیا۔ کما قال اللہ تعالےٰ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ الخ۔ ایک اعرابی نے آپ کو کہا۔ مَا شَاءَ اللّٰہُ وَ شَاءَ مُحَمَّدٌ۔ یعنی جو اللہ اور محمد چاہین وہ ہو۔ آپنے یہ سنکر فرمایا۔ لَا تَقُوْلُوْا وَ قُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ الحدیث۔ یعنی یہ مت کہو یون کہو جو اللہ اکیلا چاہیگا وہی ہوگا۔ (مطلب یہ کہ تو نے مجھکو خدائے تعالےٰ کا شریک گردانا) ونیز حضور کرم کی تعریف مین ایسا مبالغہ نہ کرے جس مین حضرات دیگر انبیا علیہم السلام کی توہین وتحقیر پیدا ہو کہ موجب کفر ہے۔ اور آنجناب نے اس سے اپنی امت کو ممانعت فرمائی۔ لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصٰرٰی ابْنَ مَرْیَمَ اِنَّمَا اَنَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ الحدیث یعنی تم لوگ میری تعریف مین مبالغہ کرکے مجھکو حد سے زیادہ نہ بڑھاؤ۔ جیسا انصاری نے ابن مریم (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھا دیا کہ خدا کا بیٹا بلکہ عین خدا کر دیا) سوائے اسکے نہین کہ مین تو بندہ خدا ہون۔ پس کہو مجھکو اللہ کا بندہ اور اسکا رسول

Marfat.com

اِس سے پایا گیا کہ رسول کے ساتھ عبد کہلانا موجب پسند طبع حضور پرنور تھا۔ و نیز

مصرع ؎ پردہ سے خدا خود نکل آیا شبِ معراج

یعنی برائے استقبال محبوب خود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اِس کہنے والے نے غضب ڈھایا ہے کہ خدائے تعالیٰ کو مجسم بنا کر نقل و حرکت ثابت کر دی۔ خوف ہے کہیں مخالفین اسلام دشمن بائین۔ ورنہ سولوولیون کو دامن چھیڑانا بھاری ہو جاویگا کہ اہل اسلام کا بھی ایسا عقیدہ ہے۔ اگرچہ فرقان حمید کے اندر ید۔ وجہ۔ ساق۔ سمیع۔ بصیر وغیرہ حق تعالیٰ نے اپنی نسبت فرمائے ہیں۔ اور رگ جان انسان سے قریب ہونا۔ اور حدیث مین ہے کہ رات کو اللہ تعالیٰ کا آسمانِ دنیا پہ تجلّی فرمانا۔ وغیرہ وہان سے شب آخر مین زمین پر نزول فرما کر قلوبِ مومنین مین در آنا۔ لیکن اِن سے حق تعالیٰ کے جوارح و حواس یعنی دست و پا دہن چشم گوش و رفتگی وغیرہ مراد نہین کہ صوت تکلّم حرکت و سکون قوّت لامسہ سامعہ شامّہ۔ ادراک۔ جہات وجود بشریہ سے متعلق ہے اور ذات باری تعالیٰ۔ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ جملہ عوارض فانیہ سے بری اور وراء الورا ہے۔ غرض ہمہ تلازمات امور مشبہ بہا کو علم الٰہی پر موقوف رکھے کہ یہ آیات متشابہات سے ہین جنپر صرف مسلمان کو ایمان لانا فرض ہے نہ انکی تاویل و کنہ و حقیقت کی تفتیش مین پڑنا۔ اور نہ اللہ جلشانہ و عم نوالہ کو ایسی صفتون سے متصف مین لاوے جو صفات عباد مین موجود ہون۔ جیسے عارف عاقل۔ فقیہ۔ کیونکہ عرفان فقاہت عاقلیت کو سبقت جہل لازم ہے اور ذات تقدّس و تعالیٰ منزہ و پاک بے نقص و لازوال ہے۔ (کما فی کتب العقاید)

اور بعض خالی خولی ہی اپنے تئین اولاد مشائخان و بزرگان مین ہونے پر فاخر

Marfat.com

نازان رہا کرتے ہین۔ حالانکہ اونکے اوصاف متبرکہ اور کمالات مکرمہ سے ایک شمہ نہین رکھتے اور اونکے علون سے فرسنگون دور۔ حضرت سرور انبیا نے جنابہ سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا سے مخاطب ہوکر فرمایا اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔ چھڑا اپنی جان کو آتش دوزخ سے پس تحقیق نہین مالک ہون مین واسطے تمہارے اللہ تعالے سے کسی چیز کا (یعنی عذاب الہی سے نہ بچا سکون گا) اور مکرر فرمایا اعملی اعملی یعنی اے بنت محمد وہان کا سامان جو کچھ ہو آپ کراو (آہ) یعنی یہ نہین کہ غیر منشائے ایزدی خدا پر زور دیکر مین تم کو جنت مین لیجاؤن۔ یہان سے عامۂ مومنین و صلحاء و قانتین کجا بڑے بڑے اولیاء اللہ و خاصان حق کا زہرہ آب اور جگر دونیم ہے جب تک کہ فیصلۂ یوم النشور ہوکر داخل جنان نہو جائین ۵

جائیکہ شیر مردان درمعرض عتابند	روباہ سیرتان را آنجا چہ تاب باشد

مولنا محمد حسین صاحب حیات گڑہی کا کلام تنبیہاً و تعلیقاً یہان بہت ہی صادق آتا ہے۔

۵	مثل قمری ہر گھڑی کو کو نہ کر	اس قفس سے ہے تجھے ہونا بدر
	کھولدینگے جب قفس کا تیرے در	پھر جو چاہے وہی کہنا بے خطر

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ قال اللہ خلاق عالم مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط وقال اللہ سبحانہ اعظم لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ پسر نوح۔ زن لوط۔ پدر ابراہیم۔ قوم موسی وغیرہ وغیرہ صلوۃ اللہ علے نبینا و ـــ علیہم السلام کے تعلقات قویہ کو دنیا ہی مین غور کرلیا جائے اللہ تعالے کے عقوبات دنیوی سے باوجود مراتب رسالت نہ بچا سکے

Marfat.com

تو قیامت کا معاملہ تو از بس سخت معاملہ ہے۔ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ؕ وَاِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ یہاں سے نکلتا ہے ؎ بندگی باید پیمبر زادگی مطلوب نیست

حضرات سادات عظام کے بھی عبرتاً دیدۂ واہو نے چاہئیں و معہذا صفات مسعود و حالات محمود بزرگان خاندانیہ سے تہی و خارج۔ بلکہ اعمال نا اقبال بہ ملوثات فسق و فجور ؎ بدنام کنندۂ نکو نامے چند کا ملازمہ پیش آتا ہے اور ارباب فہوم کو ندامت تکلم۔ برعکس نہند نام زنگی کافور وصورت ببین حالش مپرس۔ سے گوشۂ عدم میں رخ چھپانے کو بلاتا ہے۔ اور اوس پر بھی عبرت پذیر رہوں تو بجز جہل مرکب اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ جناب صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔ اور ہر بزرگ ہر زمانہ میں اپنی اپنی اولاد و متعلقین کو مدام برابر ہدایت وتلقین تادیب وتعلیم اعنی معصیت وگناہ کج خلقی بد اعمالی کی ممانعت شدیدا ور تقوی وطہارۃ نیک اخلاق۔ اعمال صالحہ کی تاکید اکید فرماتے رہے ہے۔ نہ یہ کہ تمہارے کیسے ہی افعال ہوں ہم پرنازکنان دارین کے خوف سے مطمئن ہو بیٹھو۔

ہندوستان میں بعض اضلاع کے نواح میں قومی پیرجی رہتے ہیں خود کسی بزرگ سے مرید نہیں مگر سیکڑوں کو اپنا مرید بنالیا۔ حالانکہ مشائخ طریقت کے نزدیک منصب بیعت لینے میں بیشتر اجازت شیخ سے حاصل ہو جانا شرط ہے۔ نہ زہد و تقوے نہ علم وعمل۔ اور تو کچھ محنت ہو نہیں سکتی یاروں نے یہ بھی ایک پیشہ کھانے کمانے کا مثل دیگر حرفات ایجاد کر کے نذرانہ فصلانہ

Marfat.com

از جنس اناج وغیرہ وصول ذریعہ معاش سمجھ رکھا ہے۔ یا یون کہیے فروشندۂ دین غارت کنان ایمان۔ گانٔون بہ گانٔون پھر پھر کر آہن گر نجار۔ نائی۔ دھوبی۔ اِس قسم کی قومین قریہ باش۔ یا نافہم جہال بعض نومسلم ایسے لوگون کو بہلا پھسلا کر اور دوسرون سے بھلا ہلوا سُنوا کر باین ترغیب مُرید کر لیتے ہین کہ قیامت مین مُرید پیر جی کے جھنڈے کے زیر سایہ کھڑے ہونگے۔ اور پیر جی اپنے مُریدون کو بخشوا کر اپنے ساتھ جنّت مین لیجائین گے۔ اور اس سے اپنی ذات مُراد لیتے ہین اور جو بے مریدہ مرتا ہے قبر مین اوس کو شیطان اپنا مُرید کرتا ہے (یہ پہلی علامت ہے دُنیا طلبی کی) جائے غور ہے حضرات انبیا علیہم السلام تو وہان خوفِ قیامت سے نفسی نفسی پکارینگے۔ پیر جی کو بخشش کی ذمہ داری اور دلیری سے اس کام کے بیڑا اوٹھانے کی خبر کہان سے مل گئی۔ اور خود برگزیدۂ انبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا نے حضرت سیّدہ کے حق مین جو جنّت کی تمام عورتون کی سردار ہین کیا فرمایا۔ جسکو ہم اوپر درج کر آئے۔

بیشتر زن و مرد ایسی باتین سُن سُن کر تیبعت مین گرو ہو بیٹھتے ہین۔ اور کثرت تعداد مریدان کہ اوسیقدر صیغہ موجب ازدیاد آمدنی کا ہے (یہ دوسری علامت ہے دُنیا طلبی کی) و نیز یہی کھاتہ بقال جیسا کتاب و بیاض پر بطریق نشان مقام و نام مریدان درج ہوتے رہتے ہین (یہ تیسری علامت ہے دُنیا طلبی کی) اور حصص وراثت گانٔون و مریدان بالغ و نابالغ پر باہمی تقسیم ہین آتے ہین (یہ چوتھی علامت ہے دُنیا طلبی کی) قومی پیرجیون کا ایجاد ہے ورنہ پیری و مُریدی مین شرعًا ورثہ و سہام سے کیا تعلق۔ اور جب کوئی مقید بیعت ہوا

Marfat.com

اب تا زیست پیر جی کے پہندے سے نکلنا دشوار یعنی فسخ بیعت - ہر فصل تحصیل کے چپراسی اور سودی ڈگری سے زیادہ مریدون پر منکر و نکیر کی طرح پیر جی کے فصلانہ کا تقاضا سر پر سوار - طلب غلّہ مین نیلے پیلے ہو ہو جاتے ہین - چہرہ سے پسینا ٹپکنے لگتا ہے - مُنہ مین جہاگ بہر آتے ہین ۵ (.....)

مریدون کی اُدہیڑ بن کھال عورت کے ٹہ یا کر

بیچارون کا ناک مین دم ہے - الٰہی کس بلا مین پڑ گئے - اہل و عیال پر نوبت بہ فاقہ لیکن حرام حلال جایز ناجایز کہین سے لاؤ پیر جی کی بہیٹ ادا ہونا ضرور ہے پیر جی کی خفگی کا اندیشہ لگا ہوا ہے کہ ایسا نہ ہو کہین پیر جی ناراض ہو کر دفتر مریدی سے نام کاٹ دین - پہر نام کا کٹنا کہ گویا فہرست عبودیت خدا اور اُمت سردار انبیا سے علیحدہ ہو جانا ہے (مطلب کے فوت ہونے پر پیر جی دہمکا کر مریدی سے نام کٹنے کی اکثر دہمکی و وحشت دلایا کرتے ہین) اور بعد مرید ہو جانے کے وہ مرید بغیر صوم و صلوٰۃ اکثر شرک و کفر فسق و فجور حق تلفی دغا بازی سود خواری رشوت ستانی بیہودہ لایعنی اتباع شیطانی سراسر گناہون کے کامون مین مصروف رہتے ہین - اور پیر جی لوگ اِن باتون کی اون مریدون کو کچھ پند و ہدایت نہین کرتے کیون کرین ۵

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

دال چپاتی کی مریدی ہے یا افعال گناہون سے بچانے اور نیک کامون پر چلانے کی یاد رہے - ایسے پیر سگِ دُنیا قیامت مین خود گرفتارِ مصیبت ہونگے اور مریدون کو بھی اپنے ساتھ رکھینگے ۵

Marfat.com

ہم تو ڈوبے ہین مگر تمکو بھی لے ڈوبینگے

کہو پیرجی کچھ بھی عقبیٰ کا ڈر ہے		ویا سدا دنیا ہی مدنظر ہے	

سچ بات تو یہ ہے کہ جیسے پیر طالبان دنیا ویسے مُرید غافلان عقبیٰ ہے

کند ہم جنس بہم جنس پرواز		کبوتر با کبوتر باز با باز	

البتہ اثر بزرگی پیر حقانی - اور علامت مرید صادق کی جو ان دونون کے حق مین برو جزا کار آمد ہوگی یہ ہے کہ حقوق سہ گانہ ادا کرے آیندہ کو روزہ - نماز - ادائے زکوۃ وغیرہ ارکان فرایضہ عمریہ کا التزام رکہے - اور تواضع انکسار نیک اخلاق کا عامل - کبر و حسد بخل و ریا سے مثل تیر گریز کرتا رہتا ہے

نام حق کا کیمیا بتلانیوالا پیر ہے		مرتے دم جو کلمہ نکلے یہ بڑی اکسیر ہے	

دین محمدیہ مین اگر نسبت وبیعت مقرر ہے تو اسیواسطے کہ غایت اتباع شریعت اور دین پر بکمال استقراری اور اوسپر استحکام تام واستمراری حاصل ہو جسپر تقرب الی اللہ بڑہنا مقصود ہے - نہ کچھ اور مطلوب - اور شیخ کامل اور مرشد اہل دل سے انوار فیضان باطنی حاصل کرنا ہے جس کسی کے حق مین توفیق ازلی شامل حال ہوگی وہ اس سے ریاضت ومجاہدہ اور مشقت شاقہ بکار ہوکر حصہ عرفان سے فیضیاب بنا ظہور مین آتا رہے گا - الی یوم القیامہ -

اور بعض مین یہ سلسلہ عجیب ہے کہ کبھی کسیکا بڑا قومی پیرجیو کا مرید ہوگیا تہا اب جانبین سے اولادین پیدا ہوتی رہتی ہین یعنی نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن کی اولادین انکی اولادون کی بلا دست بیع ہی پیر سمجھے جاتے ہین اور وہ ان کے مرید - ناظرین اوراق ہذا کی آگاہی کی غرض سے قومی پیرجی کی دو تین حکایتین

Marfat.com

درج کی جاتی ہین کہ طالبین حق کے لئے مفید ہون۔ اور ایسے پیرون کی صحبت سے کہ بدتر از مار اور فزون تر از سوزندہ نار ہین دُور بھاگین۔ اور جو مُرید ہو چکے ہین خود بیعت توڑ دین اور آیندہ اِن پیرجیون کی بیعت سے کمال احتیاط رکھین۔ حضرت مولنا روم علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎

	اے بسا ابلیس آدم روے ہست		پس بہر دستے نباید داد دست

پیرجی فصلانہ پر تحصیل غلّہ کے واسطے دورہ مُریدان پر چلنے لگے خود پابند نماز نہ تھے بی بی نے کہہ کہہ کر تقاضے سے نماز پر آمادہ کرایا کہ مُرید لوگ دیکھہ کر کیا کہین گے پیرجی ہو کر کبھی نماز نہین پڑھتے نہ مسائل صلوٰۃ و وضو سے کما ینبغی واقف نہ قاعدۂ طہارت و استنجے سے چندان خبردار۔ آخر گھر سے چلکر ایک قریہ مین ایک مُرید روغنگر کے مکان پر فروکش ہوئے۔ ایک روز حالتِ نماز مین گھر والونکی موجودگی پر پیرجی کی زبان سے کئی مرتبہ تو تو برآمد ہوا جب نماز سے فارغ ہوئے روغن گر نے دریافت کیا پیرجی صاحب یہ کیا بات تھی جو آپنے ہین نماز مین اس طرح فرمایا۔ کہا مُرید کیا بتاؤن خانہ کعبہ کے اندر دروازہ کی راہ سے ایک کتا دھسا جاتا تھا اوس کو روکا ہے۔ روغن گر آدمی سادہ لوح یہ کلام سُنکر سمجھا اُفّوہ ہمارے پیرجی بڑے ولی کامل ہین۔ مگر تیلی کی عورت عاقلہ تھی جعلی کارروائی سے ماہر ہوئی اور ازراہ دانائی پیرجی کے خاصہ مین شکرانہ کا اہتمام کیا۔ اور وقت کھانا نیچے شکر اوپر چاول اوتار کر طشت پیرجی کے آگے رکھا گیا۔ پیرجی تا دیر شکر کے انتظار مین بیٹھے رہے۔ آخر بولے مُریدن اسپر شکر تو لاؤ۔ زن روغن گر نے جواب دیا پیرجی دیکھو تو شکر تو چاولون کے نیچے ہے آپنے اِتنی دُور سے کعبہ مین کتا جاتے ہوئے تو دیکھ لیا اور شکر

Marfat.com

آنکھون کے آگے ہی نہ نظر پڑی۔ پیر جی عورت کی اس گفتگو سے ازبس نادم وشرمسار ہوئے۔ جو لوگ تصنع اور بناوٹ کسی کام مین لاتے ہین وہ ایسے ہی سدا ذلت وندامت سے اپنی عزت وآبرو خاک مین ملاتے ہین۔ کَذٰلِکَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَکْبَرُ ۔

ضلع میرٹھ کے ایک مقام مین ایک میان جی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مین ایک گانون مین نماز کی پیش امامی پر مقرر تھا پیر جی مریدون سے اپنا فصل کا ناج اگھانے کے واسطے اس گانون مین آئے وقت مغرب مریدون نے اونکو مسجد مین نماز پڑھانے کے لئے آگے کھڑا کر دیا پارہ عم سے ایک چھوٹی سورت مین چند مرتبہ مین نے لقمہ دیا آخر نہ چلا تو پیر جی روکر سجدہ مین گر پڑے نمازی تتر بتر ہو گئے مریدون نے کہا پیر جی کی حالت اس وقت اپنے اختیار سے باہر تھی۔ نماز مین بھول جانا تو مضائقہ کی بات نہ تھی مگر یہان تو مطلب سعدی دیگر کا مضمون پیش تھا۔ دنیا کے بٹ مار اور گٹ کٹے تو ہوتے ہی ہین مگر یہ حضرات دین مین رہزنی اور قزاقی کرتے ہین۔ ایسے ہی مکارون کے حق مین حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ کا فتوے ہے ۔

	کارِ شیطان میکند نامش ولی	گر ولی اینست لعنت بر ولی	

ایک حکیم جی صاحب نے ہمارے سامنے مذکور کیا کہ مین پیشۂ طبابت پر مامور ایک مرتبہ ضلع کرنال کے ایک قریہ مین معالج تھا۔ گاؤن والون کے پیر جی اپنا فصل

ف عیب کردن راہزن باید ۱۲ ف لیعنی بحر عرفان مین مستغرق دار دنیا سے بدر آسمانِ ہفتم پر ... گزین ۱۲ ف یعنی لوگون کو پیٹ کی خاطر اسلح دام مریدیت مین پھانسنا ۱۲

Marfat.com

معمول لینے کے واسطے آئے اور ایک روز ایک مُرید کے گھر دعوت مین کھانا کھانے کے واسطے بُلوائے گئے۔ باورچی خانہ مین ایک عورت گھونگٹ نکالے ہوئے روٹیان پکا رہی تھی پیرجی نے پوچھا یہ گھونگٹ والی کون عورت ہے اوس کی ساس نے کہا تمہارے چھوٹے مُرید کی بہو ہے ابھی چالا ہو کر آئی ہے۔ پیرجی نے غصہ ہو کر کہا۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ۔ جب ہم سے مُنہ چھپاوے گی تو ہم قیامت مین کیونکر بلا شناخت اپنے جھنڈے کے سایہ مین کھڑا کرینگے (شاباش پیرجی کیون نہو اسیکو کہتے ہین بھیک کی بھیک اور مائیون کے دیدار) **واضح** رہے دیہات مین پیرجیون اور اون کے جوان بیٹون سے مُریدون کی بہوئین بیٹیان بلا حجاب اختلاط بلکہ تخلیہ رکھا کرتی ہین۔ اور پیرجی اس بات کا کچھ خیال نہین کرتے۔ کہ امر حق کی مخالفت مین کیا گناہ ہے شریعت مین باہمی پردہ و ستر پوشی کا حکم ہے کیونکہ یہ اجنبیات سے ہین۔ آؤ قرآن شریف سے پڑھ لو قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ حق تعالے فرماتا ہے کہدو اے حبیب میرے صلے اللہ علیہ وسلم مسلمان مردون کو کہ وہ اپنی آنکھین غیر عورتون کے دیکھنے سے بند رکھین۔ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ ٥ اور اسی طرح مسلمان عورتون سے کہدو کہ وہ بھی اپنے دیدے غیر مردونکے دیکھنے سے چھپاوین۔ اور اگر عورتون کے وارث ہی ایسا خود کراتے ہین تو یقینی لباس عصمت سفید کو دہبہ گناہ دیوثیت سے سیاہ کرتے ہین جسکا وبال عاقبت مین معلوم ہوگا۔

اس سے زیادہ اگر پیرجیون کی رنگ رلیون کی دید کی تمنا باقی ہو۔ رسالہ منظوم پیران بے پیر۔ جناب مولانا محمد حسین صاحب جنتی کا سیر فرماؤ جس مین

Marfat.com

آنجناب نے بڑی شرح اور طوالت سے اِنکے حلیہ کا نقشہ کھینچا ہے۔ واقعی قابلِ دید ہے۔ اور اونھین مُریدعورتون مین تفسیر سورۂ یوسف اُردو منظوم معروفہ کے پڑھنے کا شغل رہتا ہے بلکہ وہ عورتین پیرجیون کے بیٹون سے جو جانبین سے جوان عمر ہین خواستگار ہوکر کھلاؤ شوقیہ پڑھوایا کرتی ہین۔ بالخصوص وہ مقام دلچسپ چھپان ہین قصر مصورہ مین حضرت علیہ السلام اور زلیخا سے مکالمت وقوع مین آئی ہین۔ یا جہان زلیخا نے زنان مصر کی دعوت کی ہے اور اون عورات کا حضرت صدیق اللہ کو اپنی جانب فریفتہ کرنیکے کلمات تحریر ہین۔ کریلہ اور نیم چڑھا۔ پیری مریدی کیا۔ اچھا خاصہ سہیلیون کا مجمع۔ اور کنھیاجی کا جشن۔ ویا آشنائیکا چلن سمجھنا چاہئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہان کی اکثر عورتین بگڑگئین۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ لطیفہ ایک مقام پر مذکور تھا کہ عرفان مآب جناب حافظ عبدالغنی صاحب منگلوری دام فیوضہم سے جب کوئی بیعت کرتا ہے تو آپ اُس سے ترک عُرس۔ و قوّالی مرسومہ۔ اور ادائے زکات۔ اور تہجد گذاری کا اقرار لیا کرتے ہین۔ ہم نے کہا لوگ اُن سے بیعت کرکے کیون نفس کے مخالف بار گران کے خریدار ہوتے ہین کسی قومی پیرجی کے مُرید ہوجایا کرین چھٹے مہینے ڈھائی سیرناج پیرجی کو چڑھا دیا پھر تہجد کیا چاہین اون سے نماز فریضہ پنجگانہ عمر بھر کی معافی کا فتوے لکھوالین۔ عرس قوالی دمکنار۔ بلا دغدغہ رقص طوائف مین شرکت رکھین۔ زکات نہین۔ بس بھوکے کتے کو ایک لقمہ روٹی دینے تک کی قسم لے لین۔ اور پھر آخرت مین جنت کی جنت تیار۔ ایک قریہ مین کسی فائدہ دینی کی غرض سے ایک مولوی صاحب کا اعانت طلبیدگی فراہمی زرچندہ مین گذر ہوگیا۔ پیرجی یہ حالات دیکھتے ہی حسد کی آگ مین

Marfat.com

جل بھنکر کباب ہو گئے اور علحدگی مین اپنے مریدون پر بہت بگڑے کہ ہین ہمارے واسطے یہ اور اونکے واسطے یہہ۔ ان حضرات کا قابو چلے تو علما کا تخم جہان سے مٹادین۔ مولوی محمد رمضان صاحب شہید مہمی کے ساتھ علیہ الرحمت پیرجی نے کیا کیا قصہ مشہور و معروف ہے۔ اس واسطے کہ علماء دین سے ۱۳) پیری و مریدی مروجہ کی خبر کھلتی ہے مسلمان مسائل و طریقہ دین سے واقف ہو ہو کر اُن سے کنارہ کش ہوتے جاتے ہین۔ جہال مین ان کی خوب دال گلتی ہے۔ کہین پیر روشنضمیر۔ کہین دبیر باتدبیر کہین عالم فائق۔ کہین طبیب حاذق۔ کہین میلاد خوانی کا چرچا۔ کہین مرثیہ وکتاب شہدا۔ کہین حاضرات و تسخیر جن کے عامل۔ کہین فال وگنڈہ نقش وفلیتہ اثر تعویذ مین کامل بمثل مشہور آنکہ ؎

ایسا پڑہنا پڑہیو کوئی		جسمین ہنڈیا کھدبد ہوئی	

فقراء باطل دنیا طلب۔ اور پیر جیو نامی لقب۔ آور شیخ ڈہپال جی۔ اور مجاوران قبور نے مسلمانان ناواقفان ہند کو شرک و بدعت کے ارتکاب مین خدائے واحد سے خالص طور پر نہین ملنے دیا۔ کہین تعزیہ اور قبر پجوانا۔ کہین جھنڈا ونشان چڑہوانا اختیار کیا۔ گور پرستون کا بھی عجب حال ہے۔ جس قبر کے ساتھ جی لگایا اُسکو گلدستہ پرستشگاہ بنا دکھایا۔ ایک مقام پر ایک قومی فقیر نے عمر بھر تعزیہ اور جھنڈا اور گور مصنوعہ کا چڑہاوا کھا کھا کر بالیدگی پائی۔ جو بالاتفاق علما کھانا حرام ہے۔ اب مرے بعد بڑی دہوم دہام سے اوس کا جنازہ اوٹھایا اور قبر کو مزین کر کے اوسپر عرس و قوالی کا ڈہنگ جمایا۔ ان لوگون سے پوچھنا چاہیے آیا تمکو علم ہے کہ پس مرگ صاحب قبر کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا۔ اور دین پاک مین بدعت و شرک

Marfat.com

کرانکے نتیجہ اور حرام خوری کے اثرکا اب مین اسکو احکم الحاکمین سے کیا عذاب قائم ہوا
لیکن اپنے عقیدے مین مگن ہین سے

نہ ہے دین کی حرمت نہ پاسِ شریعت
طلبِ دُنیا مین حیران و سرگردان سو سو پہلو بدلتے ہین مگر وہ انکی طرف رخ نہین
کرتی اور جو اس کی جانب التفات نہین کرتے قدمون پر آ گرتی ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ
جس بندے کو اپنا مقبول کرلیتا ہے تو فرشتے کو حکم فرماتا ہے کہ طبقات سماوات پر
ندا کرے کہ حق تعالیٰ اپنے فلان بندہ کو دوست رکھتا ہے۔ اے فرشتو تم بھی اسکے
ساتھ محبت رکھو تو فرشتون مین بھی وہ عزیز گنا جاتا ہے۔ پھر حکم ہوتا ہے زمین پر
آواز کرے کہ فلان شخص کو اللہ اور اسکے فرشتے دوست رکھتے ہین اے اہل زمین
تم بھی اوس سے محبت رکھو تو ساکنین ارض بھی الفت مین اوسپر جان نثاری کا
دم بھرنے اور بدل آداب و تکریم کرنے لگتے ہین۔
اگر پیرانِ قومی کہین پھر ایسے لوگ اب کہان ہین تو اُمم سردار انام علیہ الصلوٰۃ
والسلام مین ہزارون موجود ہین جنکو ہم درج کتاب ہذا کر آئے ہین منجملہ۔ ایک مخزنِ
اسرارِ سبحانی۔ معدنِ فیوض یزدانی۔ دانندہ رموز شریعت و طریقت۔ غواص بحر
معرفت و حقیقت۔ بلبلِ باغ قدس۔ ایک عالم کے مرجع۔ بھلا اونکی باطنی دید کے
واسطے تو دیدۂ باطن کہان سے لاوین۔ بہ چشم ظاہر ہی اوس دربار دُربار کی کیفیت
دیکھ لینا چاہیے۔ وہ کون ہین سے

میرے قبلہ میرے مرشد میرے شیخ مین پتہ دیتا ہون تجھکو نیک خو	فیض باطن کی گڑی ہر جنسے میخ چل زیارت سے مشرف جلد ہو

Marfat.com

سید مظہر علیشاہ پاک نام — شہر میرٹھ مین ہے اب اونکا مقام
پیشوائے سالکان و کاملان — رہبر حق دستگیر گمرہان
چشمۂ فیض ہدیٰ ہے اونکی ذات — ذات سے اونکی حصول مقصدات
آپ کی تیر ہدف ہے وہ دعا — جو زبان سے کہدیا فوراً ہوا
اور عطیہ کشف رب پاک سے — اونپہ ظاہر ہر ہے محجوب شے
آپ پر بے حد ہے لطف کردگار — جس سے اظہار کرامت بار بار
گرم رہتا ہے سدا دربار عام — اہل حق آتے ہین دایم صبح و شام
صاحب حاجات پاتے ہین مراد — نیک شاقی سے کرین ہین سبکو شاد
آگیا کافر در دولت پہ گر — اللہ اللہ بول اوٹھا بے خطر
اور رؤسائے زمان تعظیم سے — آستان بوسی کو آتے ہین چلے
بیعت شجرہ کی اجازت مجھکو دی — پرحلاوت شرع سے بندی کری
یہ بھی فرمایا باکرام وفور — شغل سحر براولیا کا کر ضرور
جملہ اوصاف آن عالی جناب — گر لکھون ہوجائے طولانی کتاب
سنت نبوی پہ ہین ثابت قدم — لاتے ہین ذکر اولیا کے دم بدم
ایک دن مین حاضر مجلس ہوا — اِتنے مین اک طفل زرگر آگیا
قوم کا ہندو مرض مین مبتلا — آیا خدمت مین بامید شفا
دختر نابالغہ زرگر بھی تھی — مرض بھائی کے سبب ہتی آگئی

دیکھ دختر کو ہوئے حضرت خفا
اور مکان سے جلد باہر کردیا

Marfat.com

اللہ اکبر یہ آپ کا تقوے اور احتیاطِ عظمت شرع کہ ایک دختر نابالغہ کے مجمع مین بہی کہڑے ہوئے تک کے روا دار نہوئے اور یہان پیرجی اور اونکی اولادین۔ جوان عورتون سے تنہائی مین بے تکلف خلا ملا رہتے ہین کیا ہونا چاہئے۔

ایک قصبہ کی ہمکو خبر پہونچی کہ ایک شخص نوجوان خوبصورت اپنے بال سر بڑہاکر دوشون پر پڑے ہوئے میان صاحب کے نام سے شہرت یاب عورات شُرفا و پردہ نشینان نوعمر حسینہ وجمیلہ ناکدخدا اور شوہردار کے ہاتھون میت اپنا ہات ڈال کر اُن کو اپنا مُرید کرتا ہے اور شب کے وقت ایسے مکان مین اُنکو بُلواکر خلوت رکہتا ہے جو مکان مردون سے خالی ہوتا ہے پس وہ عورات مُریدان وہان پہونچکر گاہے اوسکے موئے سر اپنے ہاتھون سے سُلجھاتی ہین اور کبھی یہ شخص اُنکی ساق و زانو پر اپنے سر کا تکیہ کرتا ہے۔ اور وہی عورتین ڈہولک بجاکر اوسکے آگے قوالی کیا کرتی ہین اور چھپ چھپ کر شوقیہ خود موجود ہوتی ہین۔ اور اہل اسلام باوجود شہرت اُس شخص کو کچھ نہین کہتے بلکہ اوسکو خدارسیدہ اور اہلِ دل ہونے پر ڈھالتے ہین۔ سخت درجہ بے غیرت ہین یہ شخص زدوکوب کرکے نہایت ذلت کے ساتھ نکالا جائے۔ اور وہ عورتین اگر سمجہانے اور زجر و ضربت سے باز نہ آوین طلاق دیدینا زیبا ہے۔ ورنہ ورثائے زنان کو جنت کی بُو بھی نہ ملے گی۔ تفکر وتدبر ۵

انکی خرافات سے اے وائے غم	جانِ شریعت پہ ہے کیا کیا ستم
کیا کہون خلجان مین ہے سیر یجان	دین مین کس رخنہ اندازیان ہین

اور قصہ برصیصا کا یاد کرلینا چاہئے کہ عورت کی وجہ سے جو کچھ اوسپر ہوا وہ

Marfat.com

وہ ہوا۔ عورتونکی خلقت مین ہے کہ مرد جوان و حسین کی جانب مائل اور اوس کے دید کی طالب رہتی ہین اور لہجہ خوش گلوئی پر شیدا و فدا۔ اور یہ دونون باتین اُنکے حق مین سمِ قاتل اور زہر ہلاہل سے زیادہ ہلاکت ناک اثر رکھتی ہین۔ مانا کہ سماع کو درویشون سے بدل حسنِ اعتقاد ہے۔ لیکن نہ اتنا کہ حرام و حلال۔ کفر و ایمان۔ حق و باطل۔ گناہ و ثواب ہی مین تمیز نہ باقی رہے جیسا کہ اس قصبہ والون پر بلا قیل و قال دال ہے۔ یہ سارا اونکی بے علمی اور دین سے بے خبری کا ماخذ و نتیجہ ہے۔ اسیواسطے زیادہ نہین ہر مسلمان کو اتنا سیکھ لینا فرض ہے کہ خلت و حرمت وغیرہ مین تطبیق دیکر دائرہ آئین دین اور حدود شرع متین سے نہ گذر جاوے ورنہ اس کلام کا مصداق ہو جاوے گا ؎

خیالات نادان خلوت نشین
بہم بر کند عاقبت کفر و دین

اولیاء اللہ سے مقام سکر و غلبۂ حال مین جو کلمات خلاف شرع منہ سے صادر ہوتے ہین وہ دوسرون کے حق مین نہ قابل گرفت نہ لائق عمل۔ جیسے متقدمین مین حضرت بایزید بسطامی رح سے۔ سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمُ شَانِیْ۔ اور منصور حلاج رح سے کلمہ اَنَا الْحَق کہنا مسطور ہے۔ شیر خدا مظہر العجائب والغرائب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اسطرح کلمات نے صدور پایا ہے۔ بلکہ یہ حالت سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی گاہے ظہور مین آئی ہے جسپر لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ الخ شاہد ہے۔ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کے یہ اشعار انہین امور کے مظہر صداقت ہین ؎

یکے پرسید ازان گم گشتہ فرزند
کہ اے روشن گہر پیرِ خرد مند
ز مصرش بوئے پیراہن شمیدی
چرا در چاہ کنعانش ندیدی

Marfat.com

نگفتا حالِ من برق جہانست	دمے پیدا و دیگر دم نہانست
گہے بر طارمِ اعلیٰ نشینم	گہے بر پشت پائے خود نہ بینم
اگر درویش بر حال بماندے	سر دست از دو عالم بر فشاندے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةُ أَشْيَاءَ لَا تَشْبَعُ مِنْ ثَمَانِيَةٍ الْعَيْنُ مِنَ النَّظَرِ وَالْأَرْضُ مِنَ الْمَطَرِ وَالْأُنْثٰى مِنَ الذَّكَرِ وَالْعَالِمُ مِنَ الْعِلْمِ وَالسَّائِلُ مِنَ الْمَسْئَلَةِ وَالْحَرِيْصُ مِنَ الْجَمْعِ وَالْبَحْرُ مِنَ الْمَاءِ وَالنَّارُ مِنَ الْحَطَبِ

یعنے فرمایا سرورِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آٹھ چیزین ہین کہ نہین سیر ہوتین آٹھ چیزون سے چشم دید سے اور زمین باران سے اور عورت مرد سے اور عالم علم سے اور سائل مانگنے سے اور حریص مال جمع کرنے سے اور دریا پانی سے اور آگ لکڑیون سے ۔ منبہات ابن حجر عسقلانی ۔+ ۵

قرار در کفِ آزادگان نگیرد مال	نہ صبر در دلِ عاشق نہ آب در غربال

آمدم برسرِ مطلب راپڑی

قطب خان افغان - ابن حسن خان دوتانی جو بعد پدر عہدہ صوبات [illegible] انتقال کیا بعد انتقال اونکے بہدوریون نے کہ ایک قوم ہنود سے ہے اور [illegible] نسل اس نواح مین ہنوز موجود ہے راپڑی پر بلوہ کیا اوس بلوہ مین [illegible]

دوتا تار خان - دو پسر خانصاحب والا کام آئے - یہ دستور [illegible] کہ سن جلوس پر نواب اور راجے زیر اقلیم برسر تسلیم نیاز حاضر ہوا کرتے ہین تا کہ معلوم ہو کہ کون بغی اور کون فرمان بردار ہے اس حضوری مین پسران قطب خان

Marfat.com

مرحوم سے کوئی نہ گیا تھا منحرفی پائی گئی قطب خان کا بادشاہ سکندر لودہی بھی
لحاظ کرتے تھے اس نظر سے کہ حضرت نصیر الدین بزرگ رحمۃ اللہ علیہ سے مُرید تھے
اور آن بزرگ ذات مجمع البرکات کا زمانہ بدل معتقد تھا بادشاہ نے **خان خانان**
لوحانی کو کہ جنکے نام سے ہنوز موضع ہذا مین ایک محلہ کہ جبر[illegible] چند مکان خان
صاحبان آباد ہین زبان زد چلا آتا ہے بجائے قطب خان فرمان صوبات عطا فرما کر
بلدہ راپڑی کو روانہ کیا اور شاہ ظل الہ خود بنا بر انتظام سمت بنگالہ عزیمت فرما
ہوئے۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اوس ہنگام مین معہ عیال و بزمرہ صوفیا و
گروہ علما و طائفہ صلحا قلعہ مین تشریف رکھتے تھے بوجہ بلوہ ہنود کے معتقدین
نے ایسا ہی چاہا تھا۔ خان خانان لوحانی نے فتحپور پر متصل شہر کہ اوسوقت
آبادی شہر وہان تک تھی اور اب موضع فتحپور سے راپڑی دو کوس ہے گویا اسیقدر
شہر کا ایک گوشہ مین آرہی ہے۔ مابین ویران و مزارعت چھہ ماہ شبانہ روز لغرض
توپہاے شدید فرید خان نواسا قطب خان سے مقابلہ رکھا اوسی محاربہ مین ایک
یا دو بیٹے قطب خانصاحب فوت شدہ مفرور ہوگئے۔ پھاٹک دروازہ قلعہ کے بند
تھے حضرت مہربان فیاض زمان نے فرمادیا تھا کہ تم سب لوگ باطمینان آرام کرو اور دلون
مین کسیطرح کی ہراست نہ لاؤ۔ اللہ کریم بہرحال حافظ و ناصر ہے۔ وَهُوَ مَعَكُمْ
أَيْنَمَا كُنتُمْ۔ اور حضرت شیخ رح تن تنہا نیز نگرانی کرتے رہے اور وقت فرصت
مشغول نوافل و مناجات ہوتے۔ خان خانان لوحانی آپ کی بزرگی کے معتقد تھے
بپاس ادب زیر و بالا مین ویسا رخ توپون کے کئے تھے اور اکثر خالی فیرون
سے ڈراتے تھے مگر مطعونیت اشخاص کہ چارہ گری سے معذور ہوئے کار تقابل

سے یا زنہ رہتے تھے۔ یہ واقع بھی ہمیا تین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ کے تھا۔

تاریخ ہذا مین ہے کہ ایک شخص سفلۂ ناتراشیدہ جانب خانخانان سے بطریق رجز سخنان ناشائستہ اور کلمات فاحشہ سے طاعن اور لاف زن تھا لوگون نے کہا حضرت اس کی ...ہ گوئی سے غنچۂ دل پژمردہ ہوا جاتا ہے سزا از بس زیبا ہے حضرت نے تیر کو شست لگا کر چلہ کمان سے روان کیا کہ متصل گوش حق فراموش شخص بے ادب سے گذر گیا۔ اگرچہ وار اوّل ہی مین دمار برآنا ممکن تھا یہ فعل حضرت سے براہ تنبیہ صادر ہوا کیونکہ جناب شفقت مآب ہرکسی پر کریم خاطر اور رحیم دل تھے۔ خانخانان بحالت غضب توپہائے گران بلندی پر نصب کرکے گولہ باری تواتر سے چاہتے تھے کہ معین ومسدودین پراگندہ کرین حضرت عالی کمال ستودہ خصال نے بطور سابقہ تیر سوفار قوس سے لبوے خان تنبیہگار می کیا کہ قریب سر سے عبور کر گیا خان مرجع بیان نے بالتحقیق معلوم کیا کہ ہر آئینہ حضرت نے بشفقت نامہ مامون فرمایا والا مدعا ہمام کب ناکام ہوتا دل مین صلح کی لائے اور در قلعہ پر آکر صلحنامہ بعہد واثق بحضور فیض گنجور گذرانا قفل وا کیا گیا اور خان بصد نیاز پیش حضرت خطائے ماضا سے تائب ہوئے اور التماس کیا کہ جہان طبع حضور مرغوب ہو قیام فرمائے اور کچھ دیہات وگائون برائے وظیفہ معین ہوئے حضرت عالی سے یون ارشاد ہوا کہ یہ کفرستان قابل قیام ہمارا نہین طبیعت مبہوت ہوتی ہے۔ یہان سے ہجرت کرتے ہین اور قصد وطن قدیم ملک ہرات جانے کا کیا اور فرمایا باقی عمر وہین طاعت الٰہی مین صرف کرینگے

Marfat.com

تابعین نے کہ پروانہ وار اوس شمع جمال پر نثار تھے گذارش کی کہ حضرت آپ کے بعد ہم لوگ کیا کرینگے۔ اور محزون زدہ دلون کو کس طرح صورت طمانیت مین لائینگے اور اس مضمون کو ادا کرتے تھے بیت

حضرت کی ذات ہے سبب رونق مکان	دولہ کے دم سے لطف ہے ساری برات کا

جب دیکھا کوئی وجوہ معارض امکان نہین ناچار بالاتفاق سب نے التماس کیا کہ اگر یہی منظور مبارک ہے تو برناوہ مین مزار شریف جدا علےٰ پر فاتحہ پڑھکر جو خاطر اقدس مین آوے عامل بجا ہو جئے آپ نے رائے پسند فرمائی ساکنین بلدہ راضی گریان تھے اور کہتے تھے حضرت شہر سونا کر چلے غرض سب کو بلکتا چھوڑ اہلبیت ہمراہ لے عازم لیسوے برناوہ ہوئے۔

منقول ہے جب حضرت شہر سے باہر تشریف لائے دیکھا کہ کچھ آدمی برناوہ سے چلے آتے ہین چونکہ اوس وقت رواج زبان پارسی کا تھا ہمراہیان حضرت شیخ نے دریافت کیا یاران از کجا آمدید جواب دیا از کجا برناوہ آمدیم از کجا بے محاورہ فصاحت کے خلاف جو نکلا تو لوگون نے عرض کیا حضرت یہ کیسا سخن بے ربط غیر موزون بولا جاتا ہے حضرت مخدوم زمان سے ارشاد ہوا یاران معذور دارید این ازین روا بے ستند بآنکہ کلام اولیا اعلام حق ہے اون نواح والون پر اب تک خطاب چوپانگی کا چلا آتا ہے جب مسافت طے کرتے ہوئے سنبھل پہونچے وہانکے صوبہ دار آپکے اب وجد کے ساتھ حسن اعتقاد تہا یا جد بزرگوار حضرت نصیرالدین بزرگ رحمت اللہ علیہ سے بیعت حاصل تھی بطاعت پیش آئے اور معرض ہوئے کہ برات کو بجائے بادشاہ سکندر لودہی کو خبر پہونچی کہ بزرگ زادے تشریف لئے جاتے

Marfat.com

ہیں وہ شاہ حجاہ بہی کشان کشان پہنچکر ملاقی ہوئے اور کہا آپ ہندوستان نہ شونی کیجیے عزم بالجزم ساحت دل سے حط فرمانا مناسب آل ہے۔ یابرولیتے بادشاہ سکندر لودہی نے اپنے شہزادون کو ویا وزرا و اُمرا مین سے کسی کو سمجہانے کی غرض سے بحضوری شیخ روانہ فرمایا الغرض اِن وجوہ سے برناوہ مین تشریف لائے اور ہرات کو ملتوی رکہا اور سات برس سکونت پذیر رہے اور حضرت نے ایک شہر برلب ندی متصل برناوہ بنام **مُبارک آباد** آباد کرایا اور بعد سات برس کے وہین بعمر ہفتاد و نہ سالہ روز سہ شنبہ لبست و نہم شہر شعبان المعظم موصل جوار حضرت حق جل وعلا کے ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ + مزار پر اسرار آنجناب فیضمآب متصل مرقد شریف حضرت مولنا بدرالدین صاحب شاہ ولایت کے ہے۔

حضرت لباس بہت عمدہ پہنتے تھے عطر سے بیحد شوق تھا سواری پسندیدہ مرغوب بفرح طبع گاہے بہ سیر و شکار مشغول ہوتے اہل نواح وہانکے نہایت بے ادب سخت زبان تھے تو تڑاق کے ساتھ بات کرتے آپکے اوضاع شریف پر زبان طعن کھولتے مزاج عالی بہت مکدر رہا کرتا تھا خوش نہاسی ترک کی سیر و شکار بھی موقوف کیا **نقل** ہے اکثر اوقات حضرت بلندی پر نشست فرماتے اور ریڑہی کی طرف مُنہ کرکے فرمایا کرتے تھے کہ مجھکو بوئے محبت شہر راپڑی سے آتی ہے وہان کے باشندے بڑے باادب ذی اخلاق ہین۔ آپ کا فراق گوارہ نہ کرنے اور کمال محبت مین رؤسائے بلدہ ہذا اور اکثر اہل حرفہ چرم دوز۔ سفال گر۔ خیاط۔ حداد۔ نساج وغیرہم نے سکونت مبارک آباد کی اختیار کی اور وہین بود و باش رکہی اور توالد و تناسل رہا بسبب بعید زمانہ اب نہ ادہر کے ادن لوگون سے کچھ واقفیت رکھتے ہین نہ

Marfat.com

اودہر کے اِن سے قطعاً شناسا۔ حضرت سراپا برکت فیض موہبت نے برادر خورد
یعنی شیخ نظام کو فرمایا کہ وہ بھی اپنے آبا و اجداد کے مزارین کسیطرح کی بے ادبی
نہونے پاوے تم بلدہ راپڑی کو جاؤ۔ شیخ نظامؒ برادر کلان شیخ پیرؒ سے بیعت
حاصل کرکے مع مردمان ریڑی کو آئے جب قریب شہر ہوئے خانخانان لوحانی و
ارباب بلدہ استقبال کو آئے اور بہ اعزاز تمام فروکش کر[illegible] ماہ طعام دعوت
سے فرصت نہ ملی۔ حضرت شیخ نظام نے ایک محلہ بنام شیخپورہ جدا آباد کیا اور وہ
آبادی حضرت مخدوم علاؤالدین برناوی کے قریب زمانہ تک برابر قایم رہی۔
اب وہ آبادی بالکل مہدوم بلکہ مفقود ہے اِلّا جائے منصوبہ ہنوز ساکنین جوار
سے شیخ پورہ کے نام سے مشہور ہے اور اب قطعات ارض سے کاشتکاری ہوتی
ہے اور ہان کوسون تک بلدہ مذکورہ مین نشان قبرون کے ہین اور بعضی جائے
قبور سیلانِ باران سے نابود ہوگئین اور بہت جگہ قبرین منہدم کرکے کہیت بنا
ہین اقوال کثیر الناس علے اللسان ایضوب ہے کہ بیوت مخروب سے سنگ الوان
وخشتہائے مستعمل نقل کرکے مثل متی بیتیسر وغیرہا کی عمارات رفعت کے ساتھ
معمور و مرطوب کی ہین۔ اسی بلدہ مہدوم میمنت لزوم سے منسوب ہین واللہ تعالی
اعلم بحقیقۃ الحال۔ رحلت۔ شیخ نظام ریڑی مین ہوئی گنبد غربی مین بیچ والی
قبر آپ کی ہے۔ حضرت مخدوم خواجہ نظامؒ کے ایک دختر ایک پسر تولد ہوا نام
دختر حضرت بی بی پیازن تھا جو سلک عقد مین حضرت بدرالدین ثانی
برناوی کے آئین۔ نسل شیخ پورہ برناوہ انہین سے ہے اور بیٹے کا نام حضرت
نصیرالدین ثانیؒ۔ شرح تفصیل اولاد و اولادانِ اولاد۔ حضرت شیخ نصیرالدین ثانی

Marfat.com

عُرف بندگی۔ آن حضرت موصوف یعنی نصیرالدین ثانیؒ کی دو منکوحون سے سات پسر
اور ایک دختر پیدا ہوئی زوجہ اوّل سے ایک دختر بی **عظمت خاتون**۔ اون کا
نکاح بھی قصبہ برناوہ مین ہوا اور نام طفلان شیخ اسلم۔ و شیخ داؤد تہا اور زوجہ
ثانیہ سے پانچ پسر تھے۔ شیخ حامد۔ فتح اللہ۔ شیخ کدا عُرف شیخ کدن۔ شیخ
قدن۔ الہواد ... اور بڑے صاحبزادے یعنی شیخ اسلم بعد پدر بزرگوار یعنے
نصیرالدین ثانی کے سجادہ نشین رپڑی کے ہوئے۔ اولاد شیخ اسلم پسر شیخ نصیرالدین
ثانی کے ایک فرزند شیخ عبدالقادر اور ایک دختر بی بی **مبارک خاتون** تولد
ہوئین جو برناوہ مین منسوب ہوئین۔ اولاد شیخ حامد ابن نصیرالدین ثانی سے
موضع اسوہ پرگنہ رپڑی سے بکثرت ساکنین تھے۔ اور شیخ کدن پسر شیخ نصیرالدین
ثانی کی اولاد نظام پور مین ساکن رہی۔ شیخ کدن نے جلال الدین اکبر شاہ پسر
ہمایون بادشاہ سے بڑا رسوخ پایا تھا نظام پور مین ہر روز نوبت انکے خانہ
عالی پر بجتی تھی اور کھتے ہین قبر بھی شیخ کدن نظام پور مین ہے۔ آن صاحب
اعزاز کے دو فرزند اور تین دختر پیدا ہوئین نام طفلان شیخ جمالی پسر
شیخ کدن۔ و شیخ رکن الدین ابن شیخ کدن۔ اور یہ ہر دو حلیہ ورع و تقوی اور حاتمہ
سخاوت و مروت مین معدود تھے۔ اور اسمائے دختران یہ ہین۔ بی بی مریم
بی بی ارجی و بی بی دولہ دختر کلان بی بی مریم نکاح مین عبدالصمد ابن شیخ
سکندر ابن شیخ نصیرالدین ثانی رپڑی کے آئین اولاد اونکی سے پسران نیکو صفات
اور دختران صالحات متولد ہوئین۔ اور دختر دوم بی بی ارجی عرف بی بی رجن
نکاح مین حضرت بہاؤالحق برناوی کے گئین۔ اور دختر سوم بی بی دولہ عقد

Marfat.com

مین شیخ ابو اسحاق ابن شیخ شاہ محمد ابن شیخ داؤد بن شیخ نصیر الدین ثانی کے آئین ہے اولاد جونی مین
پیدا ہوئین تہین۔ اور زوجہ شیخ کدن اولاد مین حضرت باوا فرید شکر گنج
از نسل مولنا بدر اسحاق جو خلیفہ اور داماد حضرت باوا فرید گنج شکر رحمت اللہ علیہ
کے تھے تہین۔ اور دختر منجہلی برناوی سے دو لڑکے پیدا ہوئے ایک ابراہیم
دوسرے عبد اللہ۔ شیخ کدن نے ہر دو نواسون کو ایام طفولیت مین برناوہ سے
بلا کر ختنہ کیے تھے۔ یا بروایتے فرزندان عالی اعنی شیخ جمالی و رکن الدین کے
ختنہ کیے گئے۔

فردوسیہ چشتیہ مین ہے کہ کئی شبانہ روز برابر تقریب ختنون مین وسعت طعام
شیرین و ترش انواع اقسام حقدار اور رہروان پر کی گئی کلاہ زرین دُر و یاقوت
سے مرصع طفلان کو طیار کرائی تہین وہ بعد ختنہ حجام کو دی گئین۔ حضرت مخدوم
علاؤ الدین برناوی تحریر فرماتے ہین کہ وہ ٹوپیان ہمارے زمانہ تک موجود تہین
اور نسلاً بعد نسل حجام۔ لوگون کو دکھلا کر حالات مزبورہ جلسہ سنایا کرتے تھے
اور شیوہ نوکری عمالی و حاکمی ابراہیم و شیخ عبد اللہ سے جنبان ہے۔ اور عند البعض
دختر چہارم شیخ کدن بے عقد گذشت اور شیخ داؤد ابن شیخ نصیر الدین ثانی کے
پانچ پسر متولد ہوئے اونکے نام یہ تھے شیخ شاہ محمد۔ شیخ عبد الحی۔ شیخ علاؤ الدین
شیخ محمود۔ شیخ عبد اللہ۔ پہر پسر کلان شیخ شاہ محمد کے دو لڑکے پیدا ہوئے۔
شاہ نظام و ابو اسحاق۔ ان دونون کے کوئی اولاد نہین ہوئی۔ اور زوجہ
شریفہ شیخ داؤد کی اولاد مین حضرت مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین۔ اور شیخ
داؤد مذکور کی شیخپورہ مین ہمیشہ رہے اور اونکی اولاد کا سلسلہ تا آخر وقت۔ اعنی

Marfat.com

زمانہ مخدوم علاؤالدین برناوی کے قریب تک اور عبدالحی کی کئی عورتوں سے پانچ
بیٹے تھے نام اونکے یہ ہین۔ شیخ بدرالدین عیاشی و شیخ عارف و شیخ حامد
و شیخ بودہن۔ اور یہ کل صاحبان ریہڑی محلہ شیخپورہ مین اقامت گزین تھے اور
شیخ علاؤالدین پسر ابوداؤد کے چھ پسر تھے نام اونکے یہ ہین۔
شیخ عبدالوہاب شیخ اسلم۔ شیخ ضیاءاللہ شیخ محی الدین شیخ شہاب الدین
شیخ نصیرالدین پسر ہفتم شیخ ذکن از بطن زن دیگر۔ اور اوقات بسری انکی
محصولات زمین و باغات سے تھی اور از قسم ہنر دستی رکھتے تھے اور بعض انمین سے
عیاشی کرنے لگے تھے۔ اور تین اون مین سے از بس نکو صفت تھے جنکے عقد مین
سہ دختر شیخ بہاؤالحق والملۃ والدین تھین دختر کلان کہ بُولو قریشی نام تھی
عقد مین عبدالوہاب کے اور دختر دوم بوبوبدان نکاح مین شیخ اسلم بن شیخ علاؤالدین
نیز اولاد رکھتے تھے علیٰ ہذا القیاس ذریات بکثرت تھی۔ زان بعد عقد مناکحت یکمیث
مین شیخ محترم یوسف جو اولاد مین حضرت نصیرالدین چراغ دہلوی سے تھے
ہونے لگے۔ فردوس خجستیہ مین ہے تنزل و ترفع بعضہم علے بعض مقالات بالشرح
اولاد ابوالاعلیٰ صاحب بلدہ رایڑی سے انتقال کر کے موضع پوچھا کے متوطن
ہوئی اور حلیہ علم و زیور فضل ہاتھ سے جاتا رہا اور اوقات بسری کشتکاری سے
کرتے تھے۔ (م) ہمنے اپنے زمانہ یعنی صدی تیرہوین کے آخر مین کہ وہ وقت ہماری طفولیت کا تھا
غلام ہمدانی رئیس (جلوہ نگلہ) کو دیکھا تھا جو اولاد انہین بزرگان سے تھے
کہ جب ریڑی درگاہ شریف آیا کرتے تھے مع خانہ زنان میانا و رتھہ و بہلیان اور
ملازمان و ہمراہیان پیادہ و سوار اسپان سلاح بند چھریان و تلوارین حایل کردہ

Marfat.com

طپنچہ وبند وقون سے شکار کرتے ہوئے باجمعیت کثیرہ لغایت کرّ و فر ٹھاٹ و سامان کے ساتھ آتے کئی شبانہ روز برابر دیگین کھڑکتی رہتین سُنا گیا دس بارہ گانون کی ریاست حقیت رکھتے تھے اس قدر استطاعت مگر ادائے فرض حج ندارد؟ غیر راہ آنکھین میچ کر ہزار ہا دے مگر صرف حساب نصاب ہیچ۔ اگر کاش اسراف مین میانہ روی رکھتے یا رضائے مولا مین صرف کرتے منزّہ ورحم دلی۔ انکساری وطاعات جناب باری بازاری عزّ سُبحانہ بجالاتے دردمندان واہل حاجات کے دادرس ہوتے اور جاگیر پیدا کر لیتے۔ اور مثل اجداد مشائخان اولی العزم باقیات الصالحات واعلے الدرجات فی الدنیا وفی الآخرۃ شہرت اخیار زبان زد اناس وشہر مانندگان رہتے جیساکہ اوصاف حضرات سابقین درج صفحات ہوئے لیکن اسراف بیجا اور فضول خرچی سے اور حدود شرعی کی بزرگداشت کماینبغی پیش نظر نہ رکھنے سے وہ نوبت پہونچائی کہ کل قریات ومواضع ہاتھ سے نکل گئے سچ ہے لاریب وشک کقولہ تعالی۔ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ۔

رئیس صاحب آشفتہ حال پُر ملال بہ ہیئت گدائی بے وطن راہی مُلک آخرت ہوئے اور جہان گھوڑون کے اصطبل اور عشرت کے خاص محل تھے کھنڈراب نرگا والکے ہل چلتے ہین اور چراگاہ خوکان۔ بعد مرگ خدا ہی جانے کہ حق تعالی سے اون سے کیسی بنی۔

خلاصہ یہ کہ جو کمالات دیرینہ بزرگانہ محرّرہ بالا کتاب ہذا قدم بقدم حضرات اسلاف مقدسات سابقات ہونا چاہئے تہا وہ اوصاف اب اولاد زیر بنیاد ذریات موجودہ مین کماحقہ مفقود ہین ۔

کہ نام سے موسوم ہوئے یہی پہچان ہے دل جب دنیا مین لگا نیکی ۔ نہ حج کرنیکو چاہے جی نہ کھانے مرتے راضی

Marfat.com

نہ بُوے گُل رہی باقی نہ وہ چمن شاداب ترانہ بُلبلِ دلکش نہ رونقِ احباب

مؤلف ہمکو نیز بعض مقامات مسکونہ پر بعض اشخاص خاندان بزرگان مستورہ اہلِ زمان سے تعارف حاصل ہوا حاشا محض نا قدر شناس بذل وکرم حُسنِ اخلاق وغیرہ اوصاف محمودہ سے (بل) حُبّ دنیا رجیفہ۔ امساک متاع فانیہ ۔عُجب واستکبار وغیرہ خصایل مہلکات سے ملوث پایا تو ہماری یہ کیفیت تھی ؎

گہہ نظر اُنکے کمالاتِ حسین پر جاتی اور کبھی انکے خیالات کہیں پر آتی
دل سے کہتا تھا یہ مین کیسا زمانہ آیا گُل مین ہے خار ثمر شیرین مین تلخی پیدا
خاندانِ شانِ عُلی مین کوئی پہر آویگا تعلق محسونِ خلعت مین وہ اثر پہلون کا

پس باین ترتیب اِن حضرتِ خورد یعنی مخدوم شیخ نظام مغفور کی اولاد مبرّات سے جلوہ کانگلہ اور آسوہ اور نظام پور ہین اور اون حضرت اقدس کلان سے یعنے مخدوم شیخ پیر قدس سرہ العزیز کی اولاد امجاد سے شیخ پورہ برناوہ وا ے مسکن بد... چنانچہ بشرح وتفصیل کے ساتھ سابق درج کتاب ہذا ہو چکا۔ عقد و مناکحت کی آلپس ین یہ صورت تہی کہ آسوہ جلوہ نگلہ۔ نظام پور کی لڑکیان شیخپورہ برناوہ جائین اور وہانکی دختران مواضع مذکورہ مین۔ تاریخ اس بیان مین ہے کہ دونون بہائیون کی اولاد مین تامدت دراز اس درجہ کو اتحاد رہا کہ ادنیٰ ادنیٰ تقریب مثل ختنہ طفلان یا رسوم حلقہ بگوشی دختران یعنی ناک کان چہدنے کی ہوتی تو یہان سے زنانی سواریان وہان جاتین اور وہان سے یہان گُنبد غربی مین دہنے بائین بازو مخدوم شیخ نظام کے شیخ اسلم اور عبد القادر مدفون ہین۔ بعد وفات شیخ اسلم د. بارہ سجادگی تنازع واقع ہوا قابلیت اس کی شیخ حامد پر تھی۔ بعض نے کہا داؤد کو ہونا چاہئے بنابر

Marfat.com

ضلع برناوہ سے شیخ **فریدالدین** ابن شیخ بدرالدین ثانی بن شیخ پیر رحمت اللہ علیہ کو طلب کیا چونکہ ہر برادران پنج مین شیخ حامد کلان اِس لائق تھے و ہمچنین شیخ داؤد۔ استشارہ اور استخارہ کے بعد حضرت شیخ **داؤد** برادر خورد شیخ اسلم پسر شیخ نصیرالدین ثانی سجّادہ نشین رٹری [illegible] ہے اوس روز سے اس وقت تک یعنی تا زمانہ مخدوم **علاءالدین** برناوی اِن ہی کی اولاد مین سجّادگی چلی آئی اور دوسرے بھائی بھی اِن کی موافقت رکھتے تھے۔ اور حسب شیخ عبدالحی پسر شیخ داؤد جنہوں نے عمر دراز رکھتے تھے رٹری مین انتقال کیا لوگون نے گنبد شرقی سرخ مین دفنانا چاہا کیونکہ اوسکے اندر دو ہی قبر کی جگہ تھی بعض اشخاص مانع آئے فریقین سے باہم نزاع برپا ہوا اس امر کی صلح کی غرض سے سجّادہ نشین صاحب برناوی بلوائے گئے وہ شباشب تشریف لائے اور مراقبہ کیا بعد انکشاف حال فرمایا اور جگہ دفن مناسب ہے مگر وہ لوگ نہ مانے بعد تین روز کے حضرت نصیرالدین بزرگ رحمت اللہ علیہ کے دہنی طرف جا ے کوتہ بین دفن کیا حضرت سجادہ نشین صاحب ناراض ہوکر واپس برناوہ ہوئے۔

معابد متبرکہ و اماکن نشان دہندہ ازمنِ سابقہ راہڑی

احاطہ درگاہ شریف مین کل شیخصاحبان ان ہی کے خاندان مساکنہ رٹری محلہ شیخوپورہ سے مدفون ہین۔ ازانجملہ گنبدین درگاہ شریف ۔حکم اور نفقہ مال حضرت نصیرالدین ثانی رحمت اللہ علیہ سے تعمیر ا ۔یہ ہر دو گنبد سنگ سرخ سے تیار کرائے گئے و بقول راوی بارشاد عالی پناہ حضرت نصیرالدین کلان رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

سے بنا عمارات معادنِ برکات بصورت ہذا ظہور پذیر ہین کیونکہ انکے ہی وقت مین کثرتِ فتوحات و زیادتی رجوعات عالم رہی ہے نہ نصیر الدین ثانی کے۔ اور اکثر عمارات یہان کی شاہان افغان و سلاطین مغلان خصوصًا بشیتر شیرشاہ و نورالدین جہان گیر بادشاہ نے اپنے اپنے زمانہ سلطنت مین تعمیر کرائین۔ ازانجملہ محل سے شیخان کے نام سے اسوقت تک موضع ہذا مین ایک جگہ منصوب زبان زد ناس ہے جس مین حضرت شیخ داؤد علیہ الرحمۃ راپڑوی کے اولاد والے کل لوگ سکونت رکھتے تھے بلکہ بعض اشخاص رپڑی جو زیادہ عمر کے ہین بیان کرتے ہین ہمنے اس محل شیخان کی بنیاد و دیوارین شکستہ و منہدمہ دیکھی نہین تاریخ گزیٹر صاحب انگلستانی سے منکشف ہوتا ہے اس مورخ کا زمانہ قریب گذرا وہ لکھتا ہے ایک شاہی قیام کے عمارت کے پہاٹکون کے نشان ہمارے زمانہ تک موجود تھے ازانجملہ عیدگاہ جو ۷۱۰ہجری زمانہ سلطنت پادشاہ ہندوستان علاؤ الدین خلجی پایۂ تخت دہلی سے یادگار ہے لکھتے ہین والعیب عبداللہ بحکم شاہ انار اللہ قبرہ تعمیر قایم ہوئی اور ماہ رمضان المبارک مین تعمیر اختتام کو پہونچی شہرت بیان ہے کہ اونہین ایام مین بادشاہ نیز بلدۂ ہذا مین ظلہ افگن اور شریک نماز عیدالفطر تھے۔ عمارت عیدگاہ ازبس بلند و وسیع ہے جس کی محرابون پر سبز چینی کے آئینے لگے ہوئے ہین جو شعاع آفتاب سے چمکا کرتے ہین اور اسکی پیشانی سنگ سفید پر یہ عبارت کندہ ہے۔ بنا این بقعہ شریف بتوفیق یزدانی

بتائید سبحانی و بفضل ربانی در عہد خلافت سکندر الثانی علاؤ الدنیا والدین

المخصوص بعنایت رب العلمین ابو المظفر محمد شاہ السلطان ناصر المومنین نوبت

تاریخ وفات

نورالدین جہانگیر بادشاہ ۱۰۳۷ھ

امال اللہ لہ خدائگانی کافور سلطانی یقبل اللہ منہم واحسن اللہ جزائہم فی المنصف

شہر المبارک رمضان عظم اللہ حرمتہ سنہ سبعمائۃ واحد عشر ۷۱۱ ہجری صلعم۔

اِس بادشاہ نے قبل از تخت نشینی دکن پر حملہ کیا اور وہان سے طلا و نقرہ خزائن وافر اور جواہرات ہیرا موتی وغیرہ بیش بہا متکاثر لایا۔ شکست سومنات بدست سلطان محمود غزنوی۔ دکن پر اوّل چڑھائی اسی بادشاہ سے ظہور مین آئی چتور کا قلعہ پیشتر اسی نے سر کیا۔ راجہ رتن سین کا مارا جانا۔ اور اوسکی رانی پدماوت کا قصہ انہین کے ساتھ مشہور ہے۔ ملک کرناٹک فتح کرکے وہان مسجد تعمیر کرائی گئی۔ تاریخ فرشتہ والے نے لکھا ہے کہ بادشاہ کا ایسا طالع بلند اور اقبال یاور تھا کہ انکے زمانہ سلطنت مین اسّی سے زیادہ نوبت کارزار و مصاف و جنگ کی آئی مگر سب جگہ سے شاہ کو فیروز و نصرت فتح و ظفر حاصل رہی۔ آن کی عہد سلطنت مین ایک روپیہ کی چالیس گز گزی۔ روپیہ کے دو من گندم۔ تین من سے زیادہ جو وغیرہ موٹا ناج۔ اور روپیہ کا چھ دھڑی گھی۔ اور دو دھڑی کے قریب مصری فروخت ہوتی تھی۔ علیٰ ہذا ہر جنس کے نرخ نے قرار واثق پایا تھا۔ اور اس درجہ کو رعب شاہی تھا کہ امتحاناً چھوٹے چھوٹے بچّون کو دام دیگر خرید سودا کے واسطے روانہ کرتے۔ اگر ذرا بھی کمی آئی تو خیر نہین مثل حکم محمد شاہ تغلق کسی کا کان ندارد اور کسی کی ناک اوڑائی گئی۔ ممکن نہ تھا کہ معاملات معیّنہ مین کچھ بھی فرق آجاوے۔ وعلیٰ ہذا اسباستاً ہر امور مین کوئی آدمی دست برید۔ اور کوئی پا قطع اور کسی نے شکنجہ مین درآنا پایا۔ ستر ہزار ساگر پیشہ مدام ملازمت مین رہتے تھے منجملہ سات ہزار معمار یکتائے فن روزگار۔ کلان سے کلان عمارت سنگین و

Marfat.com

پختہ مضبوط و پائدار ایک ہفتہ مین تیار ہوتی تھی۔ اور جتنے دن کیواسطے حکم بادشاہی
لگ گیا اب کیا امکان کہ پہلا وہ اوس سے ایک شب زیادہ ہو جائے سلطنت
زمانہ علاؤالدین مین مغل کئی مرتبہ بہت بہت کشتہ و مقتول ہوئے جنہون نے
ایران سے بغرض دخل قبضۂ ولائت ہند پر فوج کشی کی۔ و نیز دیگر مواقع مین۔
جیسا پادشاہ علاؤالدین کے عہد مین دہلی کے اندر بڑے بڑے اولیاء کامل۔
اور مشائخ کبار۔ اور فضلاء ہر اقلیم۔ اور شعراء نامدار کا بکثرت مجمع رہا تھا اور کسی
بادشاہ کے وقت مین اسقدر زیادتی وجماؤ نہین رہا مثل محبوب الٰہی سلطان
نظام الدین غیاث پوری و مفتی مغیث الدین بیانوی۔ و قاضی ضیاء الحق۔ و امیر
خسرو رحمہم اللہ تعالےٰ اجمعین۔ بڑے طنطنہ کا بادشاہ تھا۔ لیکن ابجد سے علم
سے خالی۔ اور اپنا لقب سکندر ثانی قائم کیا تھا۔ بیس برس سے کچھ زیادہ
بادشاہی کرکے ۱۳۱۶ سنہ عیسوی مین دنیا سے طرف آخرت کے کوچ فرمایا جسوقت
معدلت صوبات راپڑی اور آبادی شہر اور مسلمانون کی کثرت تھی جس کی حقیقت
حال ہم سابق مین درج کر چکے ہین اسکی بنائے آب تاب اور خوبی و درخشانی عمارت
کی کیا کیفیت ہوگی جہان تک اتفاق سفر ہوا کسی شہر مین اس بنیاد اور نقشہ و نمونہ
کی عیدگاہ میری نظر سے آجتک کہین نہین گذری یعنی اوس وقت رفعت و بلندی
کسقدر ہوگی صدہا برس ہو گذرے باوجود شکستگی قد آدم سے بلند و مرتفع منبر
عیدگاہ اسوقت تک کھڑا ہوا ہے۔ چنانچہ اس شہر کا ایک ٹکڑا اس وقت تک
کہ صدی چودہ کا آغاز ہے محمد صایم خانصاحب رئیس راپڑی محلہ لوحانی کے
مکان پر بیادگار دور ناپائیدار ہنوز محفوظ موجود ہے باید دید۔ از انجملہ

Marfat.com

ایک مسجد قناطی پرانی صدہا سال کی ویرانہ مین ایک نان پز یعنی باورچی کی بنوائی
ہوئی برلب کہولہ کہ باوجود کثرت برشگال صدمۂ روان آب سے زمین ہرسال کٹتی
چلی جاتی ہے اِلّا خشتہائے گچہ کردہ از چونہ ایسی بنیاد پائدار ہے کہ اسوقت تک
کہ صدی چودہ ہجری ہے اوسیطرح بدستور قایم ہے جو بنام مسجد طباخ شہرت زدہ
مردمان از راپڑی ہے۔ اللہ اعلم اس شہر عظیم مین اس وقت کس قدر مساجد ہونگی
جو نابود ہوگئین چنانچہ زیر قلعہ محسل لوحانی عبدالسبحان خان افغان کے مکان
تیار کرائے پراونہین کے مکان قدیم مین بنیاد شکستہ اینٹ ومٹی کھودنے سے
قریب قدآدم صرف ایک ٹکڑا پتھر کا زمین سے نکلا کہ جسپر بنا عمارت مسجد کا مذکور کندہ
ہے جو سلطنت سکندر شاہ لودہی خانخانان لوحانی صوبہ راپڑی کی تعمیر کردہ مسجد
کلان وبلند پر لگا ہوا تھا غالباً وقت آبادی وہ مسجد اوسی جگہ پر قایم ہوگی جب
پیک اجل نے وقتاً فوقتاً جام موت پلا کر انبوہ کثیر سے زمین کو خالی کیا مسجد با
زینت نمازیان اور خدمت مرمت سے محروم رہی بناچار کہنہ سالی اوس عالم وحشت
مین تنہائی گوارا نہ کرسکی بیچاری خود ہی رحیل رحیل پکار اوٹھی پس بیشتر بالائی عمارت
شہید ہونے سے وہ سنگ کندہ مذکورہ نیچے گرا ہوگا زان بعد اوسپر دیوارین پلستر
استوار ہوتا رہا اب وہ پارہ سنگ مسجد بحروف بیرونہ دیوار مکان معمورہ عبدالسبحان خان
پر لگا ہوا ہے اور نہ معلوم اوس پارہ شکستہ برآمدہ کا بقایا تمام سنگ عبارت
کندہ کہان رہا اور پیش مکان خانِ مذکور زمین اوفتادہ و شاہراہ عام ہے۔ جو
ساکنین راپڑی مین بازار کے نام سے شہرت یاب ہے شاید کہ زمانہ سابقہ مین
اسجگہ کوئی بازار ہوگا جو اب تک اسی نام کے ساتھ مکالمت رکھتا ہے۔ **ازانجملہ**

Marfat.com

مقبرہ گنبد دار جو بالائے قلعہ متصل تالاب واقع ہے ہمقرین تسلط و دورِ اسلام
از سلطنت خلجیہ یادگار روزگار ہے جناب مُلّا صاحب کے نام سے مشہور ہے
جسکے حوالی مین اور قبور ہین ازانجملہ ایک رئیس زادہ نوعمر جوان صالح نیک طینت
ذوی اخلاق حیاو [illegible]ت مین طاق جان محمد نام کی بیرون مقبرہ مُلّا صاحب غرب
رویہ ایک چہار دیوار مین قبر ہے جسکے تعویذِ سنگ سُرخ پر یہ ابیات کندہ ہین جن [illegible]
سنہ وفات ورحلت ہویدا ہوتی ہے

جان محمد گلِ گلزار جوانی کہ نداشت
تا شگفتہ گلے از صد گل عمر بر کردہ
بادلِ زار روان عارفی تاریخش گفت

ور [illegible] و اخلاص مروت ہمہ با
رفت از [illegible] وسوخت دلِ خلق خدا
جان محمد جوانی زجہان رفتہ وا ے
سنہ ۹۸۶ ہجری

اور اکثر چاہات پُختہ زمین دوز معدوم وپوشیدہ ہین۔ اور بعض کنوے جنگل
وکہنڈرون سے مٹّی اور اینٹون کے کھودنے سے ظاہر ہوئے اور اس خوف سے
کہ مبادا کوئی اون مین گر جائے مٹّی ڈال کر بند کردیے گئے ازانجملہ
بھوری ڈانڈہ متصل ریڑی جس مین اب قوم ہنود کا مسکن ہے ایک کنوا پختہ
وچوڑا مٹّی سے پُر واٹا ہوا برآمدہ از زمین ہے جسکو صاف کرکے اب وہ تمام
ہنود اوسی سے آبکشی کرتے ہین پانی نہایت شیرین اور خوشگوار ہے۔
ازانجملہ اوس وقت کے بعض حوض وتالاب پرانے اب تک قایم ہین مشہور
ہے درخت املی کی ہزار برس کی عمر ہوتی ہے درگاہ شریف سے ارض نشیب
مین کسیقدر فاصلہ پر مابین شرق وجنوب ایک بہت بڑا اور پرانا درخت املی

Marfat.com

کا کھڑا ہوا ہے جو نصیر خان کی املی کے نام سے ساکنین ریٹری مین شہرت رکھتا ہے قرین ازقیاس ہے کہ وہ درخت حضرت نصیر الدین بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کے وقت کا ہو۔ یا شاید حضرت نصیر الدین ثانی یا نصیر الدین ابن شیخ علاء الدین۔ .... پسر شیخ داؤد کے زمانہ کا ہو اور کثرت استعمال یا غلطی سے درخت کا نام نصیر خان کی املی لوگون کے زبان زد ہو گیا ہو۔ ازانجملہ روپیہ و اشرفی سکہ محمد شاہی وغیرہ بارش ہو جانے پر جنگل و کھوے مین زمین کٹجانے سے گاہے کسیکو ایک دو وغیرہ ملجایا کرتی ہین ازانجملہ اکثر ظروف گلی اور بعض مسی زمین کھودنے سے نکلا کرتے ہین اور ٹھیکرے ظروف روغنی و چینی کے جابجا نشیب راہ بہیا آب و کھنڈرون مین پڑے ہوئے ہین جو انسان وحیوان سے پامال ہوتے رہتے ہین۔

ازانجملہ تیرون کے پھل اور بندوق کی گولیان زمین پر پڑی ہوئین ملا کرتی ہین جو اکثر یہان لڑائیون مین جانبین سے چلتے رہے ہین ازانجملہ گنج شہداء کہ کثرت جنگ مین مسلمان اہل ہنود کے ہاتون سے شہادت پاتے رہے ہین۔ چونکہ شہیدون کو بفرمان خدائے عزوجل۔ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ بلا حزن وخوف عقوبت منازل آخروی الٰی دوسرے طے پر بالجملہ راحت وحیات ابدی حاصل ہے اجساد پاک اونکے قبور مین مثل زندہ بجنسہٖ موجود۔

مؤلف ہمارے عم بزرگوار مدظلہ نے ایک مرتبہ ہمارے والد ماجد مرحوم سے نقل بیان کی کہ وہ فرماتے تھے کہ ایک شب مین مکان کی چھت پر

سو رہا تھا خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ ایک بزرگ میرے قریب کھڑے ہوئے مجھسے فرماتے ہین کہ چل جنگل مین فلان جگہہ خزانہ گڑا ہوا ہے کھود لے۔ آنکھ کھل گئی تو مین اسیوقت صحرائے درون کھولہ جہان جھاڑ خاردار ہین جگھ کا پتہ دیا تھا پھاوڑہ لیکر تنہا پہونچا دیکھا کہ نشان جائے ایمائے خزانہ معیّنہ پر مٹّی ہٹ جانے سے ایک سر غیر بوسیدہ بعینہٖ موجود ہے ہم نے سر کو مٹی سے دفن کر دیا اور ایک بزرگ سے تعبیرِ خواب پوچھی اُن بزرگ نے فرمایا کسی شہید کا سر ہوگا۔ **ازانجملہ** بیرونِ آبادی جنگل ویران مین راستہ سے ایک جانب کچھ بلندی پر ایک مزار دولہ شہید کے نام سے موجود ہے اگر راہ گیران کاشتکاران وغیرہ ساکنین قریہ ہذا کو شبِ تاریک یا تنہائی آمد و رفت مین دل پر کسی نوع کی وہشت و خوف طاری معلوم ہوتا ہو جس وقت سرِ راہ مزار شریف کے مقابلہ مین اتفاق پہونچنے کا ہوتا ہے وہ ڈر و ہراست وہول قلب فوراً دفع ہوجاتا ہے جیسے بچّہ مان کی گود مین مطمئن ہو بیٹھتا ہے تجربہ مین آچکا ہے **ازانجملہ** اندر آبادی ایک بزرگ شیخ سعدیؒ کے نام سے گنبد بغیر چھتری دار ہین جو مؤلف کتاب ہذا کے مکان کے قریب ہے جسکو روضہ سعدی کہتے ہین۔ مجمع قبور ہین۔ مزار شریف آن بزرگؒ واقع ہے۔ وغیرہ وغیرہ رحمت اللہ علیہم اجمعین۔ اور **عجائبات** سے یہ کہ بعض اشخاص راپڑی نے بعض قبور پرانی جو نا ہین تو درازی مین آٹھ آٹھ نو نو ہاتھ کی نکلین بوسیدہ مکانات اور کہنہ قبور وغیرہم مندرجہ سابقہ و واقعات خارجہ غرض یہ تمام تر نشانات و آثار کلیہ اس شہر کی پرانی عظمت اور پُر رونقی کی یقینی شہادت دے رہے ہین ہ

Marfat.com

زبان حال سے کہتا ہے یہ ناشاد بلبل کا
گلستان فزایان تھا یہان غنچہ یہان گل تہا

فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ازانجملہ اگر وقت صبح درگاہ شریف پر نظر کیجاوے تو اوسپر ایک تجلّی نمایان اور وہان سے انوار الٰہی نے ہوئے مشاہدہ ہوتے ہین حتّی کہ اہل ہنود جو چہار جانب راپڑی موضعات و دہات مین مساکن و بود و باش رکہتے ہین انوار مشہودہ مسطورہ کے نیز معترف و تعریف گویا ہین۔

الغرض حالات اکثر عمارات شکستہ وغیرہ راپڑی مع تعداد پیمانہ مقدار طول و عرض و اندازہ فاصلہ مکان یکے با دیگرے اور کتبات منقولہ و منقوشہ سلطان علاؤالدین خلجی وغیرہ شاہان اسلام و راجگان ہنود راپڑی جو کہنڈر وغیرہ برآمد شدہ سے مصنف تاریخ گزیٹر ہنٹر صاحب مورخہ انگلستانی از آغاز عملداری انگریزی جو جو نشانات راپڑی کہ اوسوقت تک باقی و موجود تہے ان کا بہ نظر دیدہ قلم زدہ ہے انکشاف مدعا ہوتا ہے۔ عالم خان برادر سلطان سکندر لودہی اپنے بھائی بادشاہ وقت سے برگشتہ ہوکر کچھ روز چندوار مین پناہ گیر و جاے گزین رہا تھا تاریخ فرشتہ مین ہے عالم خان المشہور بپادشاہ علاؤالدین در چندوار چند روز متحصن شد۔ یہان کا راجہ بانی شہر یا حکمران زمانہ سابق مین راجہ چندرسین کے نام سے مشہور ہے اسیوجہ سے اسکو چندوار کہتے ہین جیسے راپڑی راپڑسین کے نام سے نام آور ہے۔ اور بہت معتبر یہ بات ہے کہ راجہ چندرسین بانی شہر چندوار راجہ رائے سین عرف راجہ راپڑسین بانی شہر راپڑی کا بھائی تہا پہر بادشاہ سکندر لودہی نے عالم خان کو

کو باخلاص تمام بلوا کر حکومت آمادہ کی اونکے نام تفویض فرمائی جب خانخانان لوحانی صوبہ راپڑی نے انتقال کیا حکومت راپڑی خان جہان بن خانخانان کے دست نگر ہوئی اور یہ زمانہ سلطنت ابراہیم شاہ لودہی بن سلطان سکندر لودہی کا تھا انتقال ابراہیم شاہ لودہی نے در آخر ۹۳۲ھ نہصد وسی و دوم ہجری میں کیا بس ان تک بادشاہت افغانان دہلی نے قرار پایا۔ زان بعد سلطنت ہند منتقل ہوکر خاندان تیموریہ کے زیر نگین ہوئی۔

موجب زوال آبادی ریڑی قطب خان صوبہ راپڑی کا دنیا سے رحلت فرمانا اور بعہد وریہ قوم ہنود کا ریڑی پر چڑہ آنا۔ اور خانخانان لوحانی کا بعہدۂ صوبات بادشاہ سکندر لودہی کی طرف سے مامور ہوکر یہاں اپنا تسلط جمانا اور باہمی جانبین سے مسلمانان کا تیر و گولہ برسانا۔ اور سلطان حسین شرقی کا تواتر بالشکر گران وسپاہ بے کران بازگشت مچانا۔ ونیز سلاطین زمان کی گردیکا ظہور میں آنا اور شیخ پیر رحمت اللہ علیہ کا برناوہ تشریف لیجانا۔ اوس روز سے یوماً فیوماً اس شہر پر بربادی ہی آتی رہی۔

اور قول عجیب التمثال ہر کمالے را زوال جب بوستان نوبہار بلدہ ہذا پر حکم قادر ذوالجلال۔ اِنَّ مَعَ العُسرِ یُسرًا۔ عالم خزان آیا اور جوش جوانی بڑہاپے تین بارشاد مالک رب تعالیٰ۔ وَمَن نُّعَمِّرهُ نُنَكِّسهُ فِي الخَلقِ بضعف و ناتوانی سے مبدل فرمایا۔

Marfat.com

سن بعد یکے بعد دیگرے لوگ ساکنین بلدہ ہذا سے منتقل ہوکر نواح مواضع و امصار
یعنی شکوہ آباد - فیروزآباد - فتح آباد - پناہٹ - اٹاوہ - کرہل - جسرانہ - وغیرہم مین
قریب و بعید بطبع مرغوب بود و باش ہوئے - اِسطرح روز بروز ویرانی رونمائی
کرتی رہی اکنون تا آنکہ

حال رونق سیل غم سے بہ گیا	مثل عنقا نام باقی رہ گیا

فتح پور ایک قریہ ہے متصل رپڑی جانب شمال جو نام خانخانان لوحانی کے ضمن
بیان مین لکھا گیا اور جس مین اب ہندو لوگ رہتے ہین ابتداہی مین سے ہنود کی شکست
ہوکر بلدہ ہذا پر اہل اسلام کو نصرت وظفر حاصل ہوئی تھی چنانچہ اسکے نام سے
فتحیابی و فیروزمندی کی خبر پیدا ہے - شہر دہلی کے سوائے وساعت و آبادی مین
بمقابل رپڑی اسوقت قریب اس کے ایسا کوئی شہر نہ تھا - قصبہ شکوہ آباد دارا شکوہ
سے آباد ہے - نوشہرہ شاہجہان کے وقت مین آباد ہوا تھا - فتح آباد محی الدین مولانا
محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ نے برادر خود داراشکوہ پر مقام ہذا مین فتح جنگ غلط
پانی سے فتح آباد نام رکھا گیا - وغیرہ وغیرہ اور یہ واقعات مغلون کی سلطنت مین واقع
ہوئے ہین - فیروز آباد کی احداث فیروز شاہ باربک سے منسوب کرتے ہین - اِس
بادشاہ دین پناہ نے اپنے ایام سلطنت مین ہندوستان کے اندر جا بجا اکثر
شہرون کی بنا قائم کی ہے جو کہین فیروزپور اور کہین فیروزآباد کے نام سے آباد
الاپار شہم البتہ پرانی بستی ہے مشہور ہے راجہ پرکچھت کے خاندان مین سے ایک
نے یہان بنیاد قلعہ ڈال کر شہر آباد کرایا تھا -

تاریخ وفات اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ سنہ ۱۱۱۸ھ

محلہ مڑھیان و حویلی قصبہ شکوہ آباد مین کمی سو ستے والونکی جمعیت اس وقت

Marfat.com

قایم ہے جو کُلہم یکبارگی دورِ اسلام سلطنت زمانہ شاہی مین بلدہ ریڑی سے منتقل ہوکر
شکوہ آباد مین متوطن ہوئے اور اُس وقت کہ حاکم و عامل شکوہ آباد نوشہرہ تھے دستاویز
تحریری ارض خریدہ مع دستخط حاکم اُن لوگون کے سکونت رکھنے کی بابت کہ جسکو
مدت دو سو برس ( ) سے زیادہ منقضی ہوتے ہین پیش کی گئی چنانچہ اُن لوگون کے
پاس وہ کاغذ سندًا اِسوقت تک موجود ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے اور
ارض مقبوضہ پر اُن لوگون نے دو مسجد اور پانچ کنوئے پختہ طیار کرائے تھے اُنہین
سے ایک مسجد بلند وسیع لالہ کی سرائے مین ہنوز آباد و قایم ہے اور دوسری مسجد
مابین شکوہ آباد و نوشہرہ قبرستان مین تھی شہید ہوگئی مگر بنیاد اوسکی اب بھی
نشان دہندہ یادگار ہے۔ اور منجملہ چاہات چار کنوئے نیز موجود ہین جن سے
آبکشی ہورہی ہے اور ایک کنوا معدوم ہے نہ معلوم کس جگہ ہے۔ ایک شخص
نُورباف بخش اللہ نام عُرف بخّش بجائے معجمہ مُشدّدہ جو منتقلان نُوربافان ریڑی
کی نسل سے تھے پندرہ برس کے قریب ہوئے سو برس سے زیادہ عمر کے ہوکر انتقال
کیا اون کا مقولہ لوگ بیان کرتے ہین کہ ہم سے کہا کہ وقت ترکِ سکونت ریڑی
کے اوس وقت کہ حاکمِ نوشہرہ کہ قوم کا ہندو تھا اوسکے بعد عامل ایک شیعہ
مذہب ہوا چنانچہ اوس شیعہ کے انتقال کے وقت مین دفن مین اُسکی قبر پر موجود
تھا اور اُس وقت عمر میری تیرہ برس کی تھی۔ اور بعض اُن بسنے والون مین فن
معمارگری مین کمال رکھتے تھے چنانچہ خود اُن معمارون نے اپنے ہاتھون سے
مسجد مسطورہ سرائے لالہ تعمیر کی۔ اور باخبار معتبرہ معلوم ہوا کہ بعض معماران کے
بعض آلات و اوزار معمارگی کے اونکے ورثاء اولاد مین سن تیرہ سو کے ختم تک

Marfat.com

موجود تھے اب معلوم نہین اللہ اعلم ہین یا نہین ۔ تغیرات گوناگون در صدمات بے مامون قرنہا بعد قرن واقع ہوتے رہنے پر بھی جو کچھہ اسناد کاغذات اور ما بقا اشیا، موجودات سے تہا مثل کتب وظروف وملبوسات وغیرہم کے وہ ایام بدنظمی غلبۂ دور مرہٹان سے غارت گری وآتشزدگی مین آکر بلا ہوا کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۔ اللہ بس باقی ہوس ۔ اما مصارفت برائے گل وخوشبوی وروغن چراغ وغیرہ درگاہ شریف اور قوت خادمان درگاہ شریف محصول سایر پرگنہ شکوہ آباد معمولہ راہڑی سے دو روپیہ یومیہ مقرر تھے چنانچہ اس سلسلہ کی صداقت مین کاغذ سندی جسپر باثبات مواہیر ومشاہیر از مشائخ کرام وسادات عظام وجماہیر اہل اسلام وذوالاحترام حکومت وامانت پناہ اہالیان ہذا ۔ نواب ہدایت علی خانصاحب ۔ ومیر جلال الدینخان وعلی یاور خان وشمشیر خان وکاظم علیخان ۔ وبدر اسلام خان وصالح محمد خان ۔ وغیرہم سند رہے ۔ اور وہ نوشتہ وتقررہ یومیہ مسماۃ بنو وسید پیر محمد ۔ وگل محمد ۔ وسید باقر ۔ وغیرہ خادمان ساکنان موضع اسوہ کے تحت تصرف وقبضہ مین وقت معینہ سے چلے آتے تھے ہنگامۂ فساد وبدنہاد وبنیاد بے داد لشکر جرار سراپا عنف وقہر غلبۂ فوج مرہٹان وکھنیان بسر ظلم وطغیان بے آن ان سے کہ شہر مجاہرہ کرکے ساتھ تیغ بے دریغ کے کشتہ وخستہ کیا اور اجناس ظاہری معلومہ اسباب خانہ داری یہان تک کہ لباس ہائے پوشیدنی سے جسم عریان کیا اور اموال باطنی دفینہ وخزینہ جہان تک ہاتھہ آیا لیا اور اطراف وجوانب قری ودیہات گرد پیش اُسکے کو لوٹا اور آگ لگادی تہی مشمولہ اشیا مین وہ کاغذ سندی نیز سوخت و

Marfat.com

تاراج مین گیا گذرا ہوا یہ کیفیت دور گردش ہم اوپر درج کر چکے ہین۔ اور اوسوقت
کہ ۳۲ سنہ احمد شاہی تھے کہ اب سے ڈیڑھ سو برس کے لگ بھگ ہوئے ایک قرطاس
بمضامین بالا تحریر کرا کر اکابران و معززان گرد نواح اہل اسلام و نام آوران قوم
ہنود دین بختم الشاہدین مثل خادم شرع قاضی عبدالواحد صاحب۔ و ولی اللہ خان
و میر غلام مہندی و محمد عظیم۔ و حافظ غلام محی الدین و سید علیخان و ہمت خان ولد
عبداللہ خان قانون گوے۔ وغیرہم اور کشوری رائے و چکرمان محرر و سدا سکھ قانونگوی وغیرہم
تیار کرایا گیا چنانچہ مسلمانان یومیہ سندا وہ کاغذ محررہ اہل کارہ یعنی کاتب الحروف کے زمانہ تک سید ببر علی وغیرہ خادمان درگاہ
ساکنان راپڑیکے تحت لفظ ہے شاید کہ وہ یومیہ سرکار انگریزی کے دور حکومت آنے تک
بحال سابق معین ہی رہا بعد وہ سلسلہ منقطع ہوا۔ الا ۸۹ اناسی بیگھہ زمین کہ درگاہ
شریف کے ارد گرد ہے اور علاوہ اسکے کچھ زمین عام گھاٹ کہ برلب جمن واقع ہے
مصارف تیل بتی وغیرہ۔ قدوۃ العارفین زبدۃ الکاملین حضرت میان قدو صاحب
و نیز گذر اوقات خادمان درگاہ ایشان تا ایندم معافی مین چلی آتی ہے۔ اور
سید ببر علی سے قبل۔ سید اصغر علی۔ و سید بند علی۔ پدر ببر علی مذکور۔ و میر سیف علی
و میر سعادت علی۔ و سید علی و شیخ عظم الدین۔ محلہ سیدان ساکنین راپڑی کی
نذر نیاز و محاصل اراضی مذکورہ اور نامبردگان کے اجداد و لواحقین موجودہ کے
دست تصرف و اوقات گذاری مین رہی۔

لوگ ذکر کرتے ہین کہ خادمان مذکورہ رپڑی کے اجداد مین سے ایک دختر
کی شیخون مین جو باشندگان رپڑی تھے شادی ہوئی تھی لہذا نذر نیاز وغیرہ
درگاہ سے شیخ عظم الدین وغیرہ جو اوسی دختر کے ورثاء اولاد و رشتہ داران

Marfat.com

مین تھے حصہ مقررہ دختری پاتے رہے۔ اِلّا یہ خبر تحریری کچھ نہین کہ ارض مسطورہ کسنے
دی صرف زبانی چلا آتا ہے کہ شیخ صاحبان محلہ شیخپورہ راپڑی نے جو حضرت
میان قدو صاحب کے خاندان زیرینہ مین تھے دی ہے۔ اور نہ یہہ خبر کہ اسیقدر
زمین خدمت درگاہ کے واسطے دی گئی تہی یا اس سے کچھہ زیادہ اور بہی تہی اور
نہ سید ببر علی وغیرہ خادمان حال ساکنان رپڑی کا نسب نامہ بپایہ ثبوت پہونچتا
ہے کہ سید باقر وغیرہ خادمان سابق ساکنان اسوہ آیا انہین کے اجداد مین تھے
یا غیر اور موضع اسوہ سے رپڑی مین بود و باش کا کسطرح تعلق ہوا اور خادمی و
مجاوری باقر وغیرہ اہلِ سادات مین متعلق خانقاہ اولیاء کرام راپڑی کب سے
مقرر ہوئی اور کسنے مقرر کی تھی جس وقت محلہ سیدان راپڑی آباد تھا ارض مسطورہ
خادمان خود ہی جوتتے اور بوتے رہے جب وہ لوگ مر مرا گئے جو کچھہ محاصل اراضی
مزبورہ سے آیا اشخاص موجودہ خادمین نے غیر تعمیر و ترمیم شکست و ریخت فی نفسہ
خورد پوش کیا۔ اور نہ ہمنے اپنی یاد مین جب سے ہوش سنبھالا ہے کبھی سُنا کہ خادمان
یا شیخ زادگان قریب و بعید خاندان حضرت قدو صاحبؒ سے اِس کام کو بھول کر
گاہے کسی نے ارادہ کیا ہو اور باوجود ثروت و سربرآوردگی جنما و مالگا پرسان
حالات مزارات بزرگان بالا خود کہ چگونگی نوبت رسید غور و خیال فرمانے پر توفیق
رفیق ہوئی ہو ہر چند کہ بعض جا جائے دیوار شق و شکست شدہ و دروازہ عدم
کواڑ و مدام در مفتوحہ از غیر نگرانی ہمہ وقت تعین مردم بعض اوقات درگاہ
شریف مین مویشی اور جانوران وحشی در آتے ہین اور اکثر اہل ہنود پا برہنہ
رہنے والے لنگوٹ بند درگاہ کے اندر بلا روک ٹوک بازگشت رکھا کرتے ہین

Marfat.com

سننے مین آیا واللہ اعلم بالصواب کہ چند مرتبہ حیدر آباد دکن سے شیخ صاحبان ساکنان شیخپورہ برناوہ نے جو اسی خاندان والے وہان والی حیدر آباد کی سرکار مین کسی کام پر ملازم واہل جاگیر یا معزز عہدہ پر مامور تھے مرمت درگاہ شریف کیواسطے کچھ روپیہ رئیس نگلہ جلوہ وغیرہ کے پاس بھیجا۔ درین ولا شیخ محمد خلیل احمد صاحب سجادہ نشین برناوی کی تحریر سے کہ بڑے بزرگ و ازبس خلیق مثل بزرگان اجداد وطریق مستثنے اعن الاولادان موجود ہین دام فیوضہم ظاہر ہوا کہ الحال نواب محمد ولی الدینخان صاحب بہادر وقار جنگ و برادر الیشان۔ نواب محمد وقار الدین خانصاحب بہادر دلجنگ حیدر آباد دکن مین تیس ہزار روپیہ کی جاگیر رکھتے ہین جو اولاد حضرت میان قدو علیہ الرحمہ کے خاندان سے ہین۔ نہ معلوم انھین ارباب جاہ سے مبلغان مذکورہ آئے یا زیر اسال کنندہ خاندان عالی ملازمین والی حیدر آباد سے کوئی اور صاحب تھے۔ مگر غیر بدعا مطلوبہ اُن لوگون نے وہ روپیہ مرسولہ خورد برد کر ڈالا۔ حالانکہ امانت کا ضائع کرنا سخت گناہ اور ارض معافیہ سے یہ مراد نہین کہ خدام غیر مصارف و خدمت جاروب کشی و حفاظت و نگاہبانی وغیرہ محض جائداد آبائی سمجھکر بے فکر بیٹھے ہوئے مدام ذات خاص پر مصرف رہین۔ کیونکہ شرعاً کسیکو یہ مجاز نہین کہ مال و ارض موقوفہ سے رہن و بیع وغیرہ کرسکے یا اولاد پر مثل وراثت حصص تقسیم کرے بلکہ بقدر حاجت و اندازۂ قوت و پوشش خادمان آکر مابقا اور لپس انداز شدہ زر نقد خود یا متولی درگاہ یا جماعت قایم کرکے پنچایت کے طور پر کسی امین متدین مین جمع رہے اور حسب دستورہ بموقعہ ضروریہ متعلق صاحب مزار صرف ہوا کرے۔ ایک مرتبہ بعض خادمان درگاہ نے چاہا کہ ہم زمین مزروعہ گرو رکھین مگر خان صاحبان روساء

Marfat.com

را پڑی مانع آئے کہ یہ کام زنہار نہین ہوسکتا۔ جزاہم اللہ خیرا۔
یون تو جیسے اس ویران کھیڑے کی تمام قبور قدیمہ پر تباہی و بربادی آئی ہے۔ ہم اپنی یادکا ذکر کرتے ہین اس قدر کہ بعض جا کثرت قبر سے زمین پر قدم رکھنے کو جگہہ نہ تھی۔ شاید کا لفظ ہے جو کسی اور مقام کے قبرستان کے ساتھ یہ واقع پیش آیا ہو خاصکر بیرون احاطہ دیوار حوالی درگاہ شریف کہ تمام قبرین کھود کر صاف میدان کر ڈالا۔ زراعت بنالی۔ اینٹین پتھر بالکل نکال لے گئے اور مفقود کرکے یہ نوبت پہونچائی کہ فاتحہ خوانی تک کو وہان نشانِ قبر نہ باقی چھوڑا۔ جس کی دید سے واللہ ہم کو رقت پیدا ہوتی ہے۔ نواح ہذا مین خاندان شیخصاحبان کا تو سلسلہ ہی منقطع ہے اِلّا بعض تن ہین بھی سو وہ آوارہ و بے وطن۔ ساکنان شیخپورہ برنادہ کو ہمنے بارہا لکھا کہ میان تمہارے بزرگان کے مزارات ہین ذرا آن کر ایک نظر یہان کی کیفیت ملاحظہ کر جاؤ۔ دیکھو تو کیا صورت ہو رہی ہے لیکن اون حضرات نے ہماری تحریر پر کچھ غور نہ کیا۔ اور نہ ہمپر آج تک اُن کا مافی الضمیر تحریراً و تقریراً مطلق ظاہر ہوا کہ سبب انکے سکوت لا و نعم کا کیا تھا اور کیون ہے۔ جس سے ہم نے سراسر اونکی کج خلقی پر محمول کیا۔ جیسا کہ ہم خاندان ہذا کے بعض اولاد زمان کا حال خلاف اسلاف کتاب ہذا مین اوپر درج کر آئے ہین۔ علی ہذا القیاس ہندوستان مین جہان کہین بھی اس قسم کی اراضی و مواضع مقابر و مزارات اولیاء کاملین و بزرگان دین پر معین و لگے ہوئے ہین کُل کا یہی حکم ہے حسب وسعت اخراجات وارد و صادر و مصارف متعلقات بہ ماموره خدمات خانقاه و درگاه شریف علیہم الرحمۃ من الرؤف اللطیف۔ سید رمضان علی صاحب

Marfat.com

مرحوم شکوہ آبادی حصہ دار زمینداری راپڑی نے اپنے اہتمام خیر سے دیوار احاطہ جو
پورب کیطرف کئی ہات گر کر کھل گئی تھی چنواکر درست کرادی تہی اگر وہ جناب علی
ہم اس طرف توجہ نہ فرماتے خدا جانے اب تک مزارات بزرگان کی کیا کیفیت
ظہور مین آتی۔ حضرت مولنا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمت اللہ علیہ دہلوی
فتاوی عزیزی مین خدام وغیرہ کو اس قسم کی نقدیات واراضی وغیرہ سے
کھانے مین بہ چند شروط جائیز فرماتے ہین۔ چونکہ قبور اولیاء اللہ پر بلاد ہند
مین طوائف مزین و آراستہ ہوکر رقص و مجرا کنان اور جہلا و عوام الناس اکثر
لوازم شرکیہ مین مبتلا رہتے ہین۔ مسئلہ ہذا مین واسطے فائدہ و عبرت و
آگاہی خادمان و مسلمانان اہل قدرت کے بوجہہ اختصار طول کلامی نقول اور
کتب سے درگذر کرکے بنظر اسکے کہ حضرت مولنا عالی کے کلام واجب الاعلام
کی بلا چون و چرا ہر فرقہ بصدق و تہ دل تصدیق و یقین اور قبول و تسلیم کرتا
اور بکمال عزت و تعظیم بجا لاتا ہے۔ لہذا عبارت اوسکی مناسب محل جان کر
بعینہ یہان درج کی جاتی ہے وہو ہذا۔ اگر کسے اراضی از ملک خاص خود بنام
خادمان قبر وقف کند خادمان را خوردن آن جائز است بشرطیکہ شرط خدمت
بجا آرند و آن شرط این ست کہ مردم را از طواف و سجدہ قبر منع کنند و از فواحش اجا
بپرہیزانند و از داشتن نذر و منت از نقد و جنس بر قبر منع کنند و دفع سازند اگر شرط
خدمت نہ بجا آوردہ خورند و خورانند حرام است۔ فقط و نیز سماع با مزامیر اولا تو
خود ہی حرام اور اوس مین طوائفون کا مزین ہوکر با ساز و مزامیر رقص و مجرا
کرنا تو نیب کا کرلیا ہے وہ سخت تر حرام حاضرین سب گنہگار ہوتے ہین اور

Marfat.com

اون سب کا گناہ الیسا عرس کرنیوالے پر بغیر اسکے کہ عرس کرنے والے کے سرگانے والون اور طوائفون کے گناہ جانے سے ان دونون پر سے گناہ کی کچھ کمی ہو یا اسکے اوگویون کے ذمے حاضرین کا وبال پڑنے سے حاضرین کے گناہ مین کچھ تخفیف ہو۔ حدیث شریف مین حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین۔ من دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعہ لا ینقص من آثامہم شیئا جو کسی امر ضلالت کی طرف بلائے جتنے اوسکے بلانے پر چلین اون سب کے برابر اوسکے اوپر گناہ ہو اور اس سے اورونکے گناہون مین کچھ کمی نہو۔ رواہ الائمۃ احمد ومسلم وغیرہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ انتہی۔ کذا فی الفتاوی وصالبہ فقہ کا مسئلہ ہے اور مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی نے عمدۃ النصاح مین تحریر فرمایا ہے کہ اگر مغنیات سے کسی نے کہا کہ تمنے خوب گایا بجایا وہ کافر ہوجاویگا کیونکہ یہ استحسانا امر حرام ہے۔ منقول عن المجموعۃ الفتاوی انتہی۔ اور فقہاے حنفیہ مغنی کی شہادۃ کو کیا کہتے ہین دیکھو ہدایہ وغیرہ کتب فقہ۔

ہر مسلمان اہل قدرت افعال منہیات وملاہیہ ومحرمات مسطورہ بالا شرعیہ ضلالۃ کو نہ منع کرنے اور ارتکاب اہل رغبا۔ انما الاعمال بالنیات۔ سے بروز جزا وسزا سے مواخذہ و بازپرس کا دغدغہ دلون مین رکھنا چاہیے۔ حیرت ہے مواضع غم والم مین اسباب خوشی وسرور اور افعال فسق وفجور کے کیا معنی۔ اور اسکے ساتھ پھر علامات اشراک فی العبادات بل اشراک فی العلم حتی کہ نوبت اشراک فی القدرت بالذات اعتقاد آ معمولہ بہ کہ بلاد ہند مین عوام مسلمان نسبت باولیاء و بزرگان صاحبان قبور سے رکھتے ہین اقوال معتقدات و

Marfat.com

مشاہدۂ مزارات بزرگان سے اظہر من الشمس والعیان اور مستغنی عن الشہرت و البیان ہے وہ کلام احق و صادق آتا ہے ؎

ہے شیطان دشمن اولاد آدم — سکھاتا ہے وہی راہ جہنم
کسیکو بت پرستی ہے سکھاتا — کسیکو ہے وہ قبرون پر جھکاتا
غرض اللہ سے دونون کو روکا
بہلا کر راہ جا خندق مین جھونکا

اور یہہ گل بارانی اور عطر پاشی یعنی ترغیبات گور پرستی و تفاحش سرشتی ہندوستان مین بیشتر بعض حضرات پیرزادگان و شاہ صاحبان کا نتیجہ و ثمرات ہے کیونکہ تقریبات عرائس وغیرہ دادا پیر صاحب مین ہجوم زوارین سے ذریعہ وصول معاش اعنی قلیۂ مرغن و حلوۂ تربتر اور ریوڑی و گٹا وغیرہ مٹھائی و انواع نقدیات حصول طوائفان جو رقص و مجرہ سے فراہم ہوکر نذرانہ پیر جی صاحب و شاہ جی صاحب کے پیش نذر ہوتا ہے۔ جیب و دامان پُرزر۔ اور مزید بران یہ امر کہ حضرات کی بلا توبہ رنڈیان بھی سلسلۂ بیعت و حلقۂ مریدیت مین داخل اور بازار زناکاری بدستور سابقہ گرم نعوذ باللہ۔ اور اوسی نقد و جنس پیشۂ موروثیہ سے کہ آنحضرات پر گذرتے ہین مٹھی و دست گرم اور سینہ و دل سرد مال حلال و اکل طیب کی طرح استعمال قوت و پوش ہوتا ہے۔ استغفر اللہ۔ گویا دُنیا مین ان حضرات سے سر دست فتوۂ رخصت افعال شنیعہ اور آیندہ عقبیٰ کے واسطے ذات شریف کی بدولت مال زادیون کو بلاخوف عذاب دوزخ سے تمغۂ آزادی اور ذوق میراث بہشت کی شادی ؎

Marfat.com

جب مسیحا دشمن جان ہو تو کب ہو زندگی	کون رہ بتلا سکے جب خضر بہکانے لگے

اور رقاصات فاحشات مزارات پر اپنے اِسی قسم کے متاع فراہمہ سے ادائے نذر مین دیگین بہرا کرتی ہین جسکے اہتمام پختگی و تقسیم مین خدام کا اکثر اہتمام رہتا ہے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیسا علمار ربانی سے اتنی بات ہی کوئی نہین تحقیق کرتا کہ یہ کھانا کیسا اور کسکا ہے۔ اور اون چاولون کو حاجت مند زردارین تبرک خیال کر کے راہ منزلون دور و دراز لیجا کر اشخاص اہل وطن پر تقسیم کرتے کراتے ہین۔

واضح ہو طوائف کی کمائی یعنی کھانا پینا لباس و مسکن وغیرہ کُلّھم قطعی حرام جب تک پیٹ مین اُس کھانے پینے کا اثر باقی رہے گا عبادات و دُعا مقبولیت کے درجہ کو نہ پہونچے گی اور اوس کھانے پر طعام پاکیزہ جان کر کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا یا اوسکے کسی اشیار خوردنی و پوشیدنی وغیرہ کو استعمال مین لاکر شکر یہ ایزد کردگار جناب باری عز سُبحانہ بجالانا دیا طوائف کو اوسکے مال مین افزونی و خیر و برکت کی دُعا کرنی نوبت بحد کفر پہونچانا ہے کذا فی کلمات الکفر منشاء فالیرجع الیھا)

پیٹ نے رسوا بنایا آج ہمکو سر بسر	اور عذاب آخرت باقی رہا نار سقر

اور اسی گُناہ و عذاب مین داخل ہے زر و مال سارق و اہل ربوا و قمار باز و راشی و غاصب و منجم وغیرہم۔ قولہ تعالے۔ وَلَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ الخ الآیتہ۔ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ لَا تصاحب اِلّا مومنا ولا یاکل طعامك الا تقی۔ مشکوۃ۔

Marfat.com

سچ تو یہ ہے ایسے ہی لوگون کے حدود شرعی کا عظمت و پاس و احترام و بزرگداشت نہ ملحوظ کرنے سے یعنی اختلاط اکل و شرب ہم نوالہ و ہم پیالہ بے زجر و تکرار او، شرکت خور و نوش وغیرہ بلا غیظ و غضب و حزر و انکار زمرۂ طوائفان کو اقدام معصیت پر جرات کنندہ اور دلیر بنایا ہے ہ

قاضی ار با ما نشیند بر فشاند دست را ۔۔ محتسب گر می خورد معذور دارد مست را

حضرت مولانا اقدس شاہ عبدالعزیز صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کی تحریر تحریر بالا پر نظر دوڑا لیجائے اور قریب و بعید دورۂ مریدان پر حضرات پیر جیو صاحبان بلا پند سود مند یعنی از دفع و منع شرک و بدعت بلکہ تحریص و ترغیب تمام گلوے پا و گوش بینی و بازو و سر وغیرہم اطفال مریدان مین بغیر تعلیم و ہدایت عقیقہ وغیرہ یعنی اذان و تکبیر گوشہاے جنین شعار دین متین مذبذب العقیدہ بناکر اور حق تعالی کی جناب پاک سے جو اوسکی ذات اقدس منزہی و مبرا آلائش و خلش شرکت غیری سے ہے پھیر کر ہنسلی و بیڑی۔ ڈرا دریائی پیسا و چوٹی۔ ڈورا و کلاوہ وغیرہ نذر منت نام زدہ امام و بزرگان سے رکھواتے اور ڈلواتے ہین۔ اہل تحقیق مشاہدہ سے معلوم کرسکتے ہین جہان ایسے دوست رہزن مستقل ایمان و راہ رب رحیم ہون وہان دشمن مخل دین و شیطان رجیم کی کیا ضرورت اور یہ تمام باتین شرکیہ و بدعیہ مسلمان خالص الایمان کو راہ حق سے پھیرتین اور انوار توحید مخلصہ دارین مسلوب کر کے ظلمت و ضلالت مین گھیرتی ہین۔ ایسے ہی مسلمانون پر اب اوس قول کی تصدیق پورے طور پر ہوتی ہے ہ

Marfat.com

ہر سود و دآں کس زدرِ خویش براند — وانرا کہ بخواند بدرِ کس نہ دواند[…]

پھر جب ایسے پیران و بزرگان کا جو اوصاف بالا سے موصوف ہیں مُرید یا اہل […] صحبت پر پرتوہ اثر پڑگیا اور عقیدہ غیر اللہ جما دیا گیا اگر جماعت کثیر علماء باتد[…] ووعظ پر تاثیر و نصاح دلگیر سے بسعی جان یکے بعد دیگرا[…] بالاتفاق صراط وحید[…] کی طرف دستیاری و رہنمائی کریں بھلا ممکن ہے جو متزلزل وجنبش سے قدم […] ڈگ سکے ۵

قدغن ہے کہ اِس گھر میں کوئی آنے نہ پائے — گر بھولکے آجائے تو پھر جانے نہ پائے

اگر ہمارے اُمور محررہ میں کسی صاحب کو کچھ شُبہہ و کلام ہو تو بقول شخصے ہاتھ کنگن […] کو آرسی کیا۔ مقابر مشہورہ و مزارات اولیاء اللہ پر ایام عُرس وغیرہ میں بر اہل ع[…] ملاحظہ فرمالیں و یا معتقدین ارتکاب امثال آن یعنی تعزیہ داری و نذر گذار[…] قبور وغیرہا تجربہ سے بپایہ میزان صداقت پہونچا لیا جائے۔ اور ذٰلِكَ الـ[…] یَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ۔ اور بات ہے۔ واللہ ایسے لقمہ چرب وشیریں ولباس نفیس […] وپشمیں سے ڈگ گہیر کھانا و یا کسی کسب حلال وپیشۂ مباح سے پوشش پلا[…] کرخت و نان جویں خشک پر قناعت فرمانا صدگونہ بہتر ہے۔ لیکن یہ تو خائف[…] جحیم النار اور طالبان دار القرار کا منصب ہے اور جس مسلمان کا محض مطمح و مقـ[…] اور مخصوص نشاء و منظر اس قول کا مصداق ہو ۵

خواجہ را بین کہ از سحر تا شام — دارد اندیشہ شراب وطعام

شکم از خوشدلی و خوش حالی — گاہ پُر میکند گہے خالی

فارغ از خلد وایمن از دوزخ — جائے او مزبلست یا مطبخ

Marfat.com

اُس خوابیدہ مست کو حلت وحرمت عذاب وثواب وغیرہ سے کیا سروکار حضرت عزرائیل علیہ السلام کے بیدار کرنے سے پنبۂ غفلت گوش دل سے باہر نکلیگا ع

غافل بہوش باش اجل عنقریب ہے

حلالہا حسابٌ وحرامہا عذابٌ وشبہتہا عتاب فاعتبروا یا اولی الالباب حضرات بابرکات رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ کہ جنکے تمام ومراقد مقدسات پر افعال وعقاید شرک وبدعات اختیار کرتے ہین مبالغت مین اونہین آئمہ واولیاء اللہ بادقار ونیز علماؤ صلحاء نامدار کی تصنیفات وتالیفات کا کہ اپنے اپنے زمانہ مین دست خاص سے قلم بند کرتے رہے روے زمین پر دفتر امبار وکتب بے شمار موجود ہین مگر مصرع دیکھنے کو چشم بینا چاہیے۔

اور اگر کسی صاحب نے جو جوہر علم سے مَس رکھتے ہین بادی النظر مثل کتب افسانہ خود بھی دیکھ لیا یا کسی اہل علم سے سُن بھاگے تو عمل کے واسطے حالت مذبذبی مین بہ نیت دائمی از دل یقین ووثوق کامل اور قلب مطمئن ومستقیم حامل کہان سے لاوین ؎

پھر حیف ہے عقبیٰ کا ذرا ڈر نہین رکھتے		دل ہم نہین رکھتے ہین نظر ہم نہین رکھتے

زیارت قبور سے صرف یہی غرض ہے کہ کچھ کلمہ وکلام پڑھ کر انکی ارواح کو ثواب پہونچاوے اور اپنی موت یاد کرکے اشک بہاوے اور عبرت حاصل کرے جس سے غرور وتمکنت اور کبر ونخوت ٹوٹ کر معاصی اور ذنوب سے آیندہ باز رہے اور دُنیاے بے ثبات وفانیہ سے حیات مستعار کو از بس نعمت غنیمت سمجھکر ذخیرۂ نکوئی وحسنات مالیہ وبدنیہ زاد راہ وتوشہ اعمال

Marfat.com

عقبیٰ کا ساماں مہیا کرنے کی دل مین شتابی و زود فکر پیدا ہوتا بعد مرگ و قیامت مین ندامتِ گناہ و بے سروسامانی سے رونا اور کفِ افسوس ملکر- رَبِّ ارْجِعُونِ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا - کی تمنای عبث نہ کرنی پڑے ؎

آدمی ہست از برائے بندگی	زندگی بے بندگی باشد سندگی
بے تامل گرچہ صاحب ہیچ کارِ خوب نیست	بے تامل آستین افشاندن از دنیا خوش است

اور یہ عبرت انگیز اور نخوت بیز مقصد عام قبور خصوصًا ٹوٹی پھوٹی قبرونکی دید سے مقام گریہ و رقت زیادہ حاصل ہوتا ہے- برخلاف مقابرات عمارات عالیشان و شاہانہ مزین و مکلف کہ انکے تماشائی سے اہل عبرت کو وہ بات کم ملتی ہے- ہان صوفیائے صافیہ جنکے آئینہ قلوب پردہ ہائی کدورت تیرگی سے خالی و مجلّی اور لوثِ آلائش و علائق دنیوی سے پاک و صاف ہین قبور اولیاء اللہ سے بحالت مراقبہ و اعتکاف فیوض و برکات روحی ضرور حاصل کرسکتے ہین- کما فی کتب الصوفیہ اور یہان حضرات کی یہ کیفیت ہے ؎

تال پر اٹھو ہوئے وجّاد ہر اقبار پر	ٹھوکرون سے کردیا پامال ہر رقاص نے
صوفیانِ حال سے پوچھے کوئی اے اہل دل	ہیش مغبر یہ کرتے سرِ حق غواص طے

ونیز انکے دعوے مفسدِ دین کو یون دفع کیا ہے ؎

بہت صوفیانِ زمانہ نے دعوے یہ الحاد اور زندقہ ہے سراپا محرم سرود و مزامیر بھاتے	کیا اتحاد و حلولِ خدا کا پر ان صوفیونکو نہین اسکی پروا بہت اپنے مرتے ہین ورحال لاتے

تلخ دارد جبعه اطفال را+

Marfat.com

ڈھولک وسارنگی کی حرمت مین تو بالاتفاق کسیکو بھی کلام نہین۔ رہا مطلق سماع جو اکابر چشتیہ سے اباحتاً منقول ہے سو وہ بشرائط تھا۔ کما فی احیاء العلوم وعوارف المعارف۔ وفوائد الفواد۔ وتالیفات مولانا محمد اشرف علی صاحب وغیرہم اور حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند کے قول کی اسباب مین دلیلاً نقل پیش کرتے ہین کہ انہون نے ایک شخص کے سوال کے جواب مین فرمایا کہ۔ نہ این کار میکنم نہ انکار میکنم۔ یہ اونہین شرائط تامہ کاملین مستغرقین الحال۔ اعلم علوم شرعیہ ماہر اصطلاحات رموز صوفیہ کا مذکور ہے نہ عوام جہال زمان کا ع

ببین تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا

اور صوفیائے باکمال کو تو غیر سارنگی وستار اور ڈھولک وغیرہ سے کی حقیقت ہر نشان مکروہات وشدائد پر وجد تازہ اور ہر ہر شی یاد حضرت رحمان پر معرفت بے اندازہ حاصل ہے۔ حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہین ؎

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

فیضی فیاضی کا مقولہ ہے ؎

بر ہر بنِ مو کہ می نہم گوش
فوارۂ فیض اوست در جوش

رہے صوفیائے ناقل ظاہر پوش وجد کوش جو مقام ذہول وحیرت وغیرہ مقامات اربع واجدین مین سے ہنوز کسی ایک کے بھی حصۂ خم جام جرعہ سے قطعی نارسیدہ اور خمخانہ پیمانۂ بادہ سے مطلقاً ناچشیدہ مین محرمات ملاہیہ کے اندر ارتکاب مین مستانہ وار بیباکانہ حدود شرعیہ کو توڑ کر دائرہ معینہ سے کدجا نیوالے

Marfat.com

ہین اِس شعر پر عمل کرین ؎

رموزِ مملکت خویش خسروان دانند ‏ ‏ ‏ ‏ گدائے گوشہ نشینے تو حافظا مخروش

ثانیاً۔ کیفیت حال وصورت وجد مقال مین غیر مدہوشی اپنے اختیار کے ساتھ لوٹنے پوٹنے سے اہل مجمع مین عوام تماشائی کو ذرا سا بہی ریا و بناوٹ کو دخل دیکر ہنسایا تو فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا الخ الآیہ۔ امر خداوندی کو نیز پیش نظر اور حاگیر قلب کر رکہنا چاہئے کہ ہاتھ لگیگی ہُوَ الْعَلَاۃ الصَّرُوْرُ الْمَفَادِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ؎

راز نہان ہے جلوہ گر سامنے او سکے ہو بہو

یہ اوس صورت مین ہے کہ معتقدین افعال ہذا اور ہیئت کذائیہ مین محل ثواب و موجب عبادت ایزدی اور حصول معرفت و تقرب الٰہی یقینی تصور کرین۔ و الا فجار بد کار گا با جا رقص و مجرا طوائفان کو گناہ و عصیان مین معدود کرتے ہین تمہین ایسے لوگون سے پوچھ لو دیکھو تو افعال معصیات تبلاتے یا اعمال حسنات۔ اور تم اِن ارتکاب کو اعتقاداً و عملاً بکمال ذوق شوق الی اللہ۔ اور تزکیۂ نفس و انجلاء القلوب اور غایت عرفان مین گنتے ہو۔ اور ہر نیک کام کے واسطے توقع بالثواب و بجہت ملکل تین باتون کا ہونا ضرور ہے یکم صورت موافق شرعیہ دوم نیت خالصہ سوم اعتقاد صحیحہ۔ دیکھو تفسیر فتح العزیزی ؎

دستے کہ کند عبیر سالی ‏ ‏ ‏ ‏ انگشت بر و دہد گواہی

اہل الحال صادق المقال منتہی و اخص الخواص ہر لحظہ وہر آن کیفیات وارد ذوق وجدانی و لذات لقای شوق رحمانی مین متلذذ و مستغرق رہتے ہین انکو تو ایک ساعت بے حضوری دل یاد و ذکر حق سے غافل ہوجانا بس اس صدمہ

Marfat.com

جیسا کچھ ہوتا ہے اونکا دل ہی خوب جانتا ہوگا قول بزرگے ہست ؎

زندگی یادوست پیشِ عارفان
یک زمان بے یاد او صد مرگ دان

اور پہر اولیاء اللہ کی ذات سراپا برکات کو دنیا مین باین ہمہ کمال قربت کرایزد حضرت سے رکھتے ہین اسپر استکبار عجب کیسا بلکہ خشیت مین تادم والپسین استقرار قلب کی یہ صورت ہے ؎

خدا کو کام تو سونپے ہین مین نے سب لیکن
رہے ہے خوف مجھے واو کی بے نیازی کا

سچ ہے جو ہیبت سلطانی بوجہ حضوری اہالیان دربار کے دلون پر ہر وقت خوف وطاری رہتی ہے وہ زمینداران دہقانیان بسبب دوری کہان مثل آنکہ ہست مقربان رابیش بود حیرانی۔ اوران سے بڑھکر حالت حضرات انبیا علیہم السلام رہی ؎

بتہدید گر برکشد تیغ حکم
بمانند کروبیان صم و بکم

ہمہ ہرچہ ہستند ازان کمتر اند
کہ باہستیش نام ہستی برند

چو سلطان عزت علم برکشد
جہان سر بجیب عدم درکشد

بزرگان سلف کے حالات سوانح عمریان دیکھو۔ اللہ اکبر اونہون نے کیسے کیسے مجاہدے کئے ہین اور کیسے کیسے ریاضات و مراقبات کہ عشا کے وضو سے تیس تیس چالیس چالیس برس نماز فجر ادا کی ایک ایک نشست پر سالہا سال گذار دئے پشتین خم ہو ہوگئین۔ بینائیان جاتی رہین۔ سماعت مین فرق آگیا۔ عزلت نشین گوشہ زین صائم الدہر غیر اظہار قائم اللیل پوشیدہ۔ راحت و آرام بالائے طاق غم و حزن سے دل و جگر شاق۔ سینہ بریان چشم گریان ہر وقت شہرت و نمائش سے گریز طلبگار داد

تحسین سے بیزار قطعاً اپنے ہات پیروں کی محنت و مشقت سے بہ کسب و تجارات و حرفہ مباحات شرعیہ اکل حلال اور اپنا قوت لایموت بہم پہونچاتے رہے اور اوسی مین سے بقدر موجودہ ایثار فی سبیل اللہ۔ صوفیاے زمان اور مدعیان درویشی کو باعث بارگران اور مخالفت نفس ان باتون سے تو بچسے ہے مگر سماع مروجہ پر شیدائے روئی۔ اور حیرت یہ کہ ابھی مرید ہوئے اور ابھی سماع جلسہ مین نعرۂ ہو حق۔ نہ مسائل دین سے واقف نہ اصطلاحات صوفیا سے ماہر۔ نہ حلت و حرمت کی خبر۔ نہ حقوق سے آگاہ نہ سے آگاہی تقلید شخصی تقلید محرف محرف کے لحن پر شور و شغب لو اور بدل مخاطب ہو۔ ماہر فن لغات مولنا غیاث الدین مصطفےٰ آبادی کی تحقیق لغوی۔ صوفی پشمینہ پوش زیرا کہ صوف پشم را گویند و در اصطلاح فقرا صوفی آنرا گویند کہ نگاہ دارد دل خود را و صاف دارد خاطر خود را از خیال غیر حق از کشف و لطائف۔ و در شرحے معتبر از شروح نوشتہ کہ صوفی منسوب بصوفہ است کہ قومے بود از اہل تجرد در ایام جاہلیت کہ خدمت کعبہ مے کردند و خدمت خلق برائے حق می نمودند پس اہل تصوف منسوب بایشان شدند۔ و صوفی بمعنی مخلص نیز آمدہ است۔ ایضاً۔ ولایت بکسر یک ملک بادشاہ و زمین آبادان و متکفل کار کسے شدن و دوستی و تصرف و حکومت و امارت سلطان و تقرب بندۂ نیک با خدائے تعالےٰ۔ **ولایت** بفتح یاری دادن و صداقت از تفسیر جلالین و قاموس و مدار و منزل و منتخب و بہار عجم و کشف و صراح۔ انتہی۔ و در شرح عقاید نسفیت عبارتہ **ہکذا**۔ الولی ہو العارف باللہ و صفاتہ حسب ما یمکن المواظب علی الطاعات المجتنب عن المعاصی المعرض

Marfat.com

عن الانہماک فی اللذات والشہوات۔ یعنی ولی آن عارف بخدا وصفات اوست بقدر طاقت ہمیشگی کنندہ است بر طاعت پرہیزگار ست از گناہان روگردانیدہ است از غرق شدن ومبالغہ نمودن در لذات وشہوات نفسانی انتہی۔ ابراہیم ادہم رحمت اللہ علیہ مردے راگفت خواہی کہ ولی باشی از اولیاء اللہ تعالیٰ گفت بلی خواہم گفت لاترغب فی شئ من الدنیا والآخرۃ وافرغ نفسک اللہ تعالیٰ واقبل بوجہک علیہ بدنیا وعقبیٰ۔ رغبت مکن کہ نسبت بایشہا اعراض بود از حق سبحانہ تعالیٰ وفارغ کن مر خود را از براے دوستی خدا وند دنیا وعقبیٰ را در دل راہ مدہ وروے دل بحق آرد۔ چون این اوصاف در تو موجود شد ولی باشی۔ نفحات الانس انتہے مختصراً۔ نقول ان چند عبارات کتب مندرجہ سے یہ غرض ہے کہ واجدین صوفیائے زمان اپنے حال وقال ظاہریہ وباطنیہ سے موازنہ وتطبیق کرین اور انکے معانی ومطالب کی طرف بہ توجہ دل وبہوش حواس اور بنظر تعمیق خوض وفکر وغور وخیال فرماوین کہ ان مین سے ہم اپنے تئین کس کس درجہ ومرتبہ مین ہین ہ

صلاح کار کجا ومن خراب کجا	ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

اماماں اہل دلان وسلطانان مسند عرفان نے عین بحر استغراق کے عالم مین جو جو مقالات مقام رضا وتسلیم سے متعلق صفحات پر جلوہ گر فرمائے ہین وہ بکمال مناسبت حال یہان درج فرمائے جاتے ہین بایدید۔

بوستان مین حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی علیہ الرحمہ یون تحریر مین لائے ہین۔

Marfat.com

شبی یاد دارم که چشمم نخفت ‎ ‎ شنیدم که پروانه با شمع گفت

که من عاشقم گر بسوزم رواست ‎ ‎ ترا گریه و سوز باری چراست

بگفت ای هوادار مسکین من ‎ ‎ برفت انگبین یار شیرین من

چو شیرینی از من بدر می رود ‎ ‎ چو فرهادم آتش بسر می رود

همی گفت و هر لحظه سیلاب درد ‎ ‎ فرو میدویدش برخسار زرد

که ای مدعی عشق کار تو نیست ‎ ‎ که نی صبر داری نه یارای ایست

تو بگریزی از پیش یک شعله خام ‎ ‎ من استاده ام تا بسوزم تمام

ترا آتش عشق اگر پر بسوخت ‎ ‎ مرا بین که از پای تا سر بسوخت

نرفته ز شب همچنان بهره ‎ ‎ که ناگه بکشتش پری چهره

همی گفت و میرفت دودش بسر ‎ ‎ همین بود پایان عشق ای پسر

اگر عاشقی خواهی آموختن ‎ ‎ بکشتن فرج یابی از سوختن

مکن گریه بر گور مقتول دوست ‎ ‎ برو خرمی کن که مقبول اوست

اگر عاشقی سر مشوی از مرض ‎ ‎ چو سعدی فرو شوی دست از غرض

فدائی ندارد ز مقصود چنگ ‎ ‎ وگر بر سرش تیر بارند و سنگ

بدریا مرو گفتمت زینهار ‎ ‎ وگر میروی تن بطوفان سپار

مثنوی معنوی میں حضرت مولانا روم علیہ الرحمہ اسطرح گہر ریز ہیں۔

این قدر بشنو که چون کلی کار ‎ ‎ می نگردد جز بامر کردگار

چون قضائے حق رضا بنده شد ‎ ‎ حکم او را بنده خواهنده شد

راضی بمصائب باش ۱۲ ... یعنی ... غرق شدن راضی باش ۱۲

زندگی خود نخواہد بہر خود	لے پئے ذوق حیات مستند ۵۱
ہر کجا امر قدم را مسلکیست	زندگی و مُردگی پیشش یکیست
بہر یزدان می زید نے بہر گنج	بہر یزدان می مرد نز خوف و رنج
ہست ایمانش برائے خواہ او	نے براحت جنّت و اثمار وجو
ترک کفرش ہم برائے حق بود	نے ز بیم آنکہ در آتش شود
آنگہان خندد کہ او بیند رضا	ہمچو حلوائے شکر او را قضا
مرگ او و مرگ فرزندان او	بہر حق پیشش چو حلوہ در گلو
۵۲ نزع فرزندان بر آن بیوفا	چون قطائف پیش شیخ بینوا ۵۳
پس چرا گوید دعا الا مگر	در دعا بیند رضائے دادگر

سلسلۃ الذہب میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی علیہ الرحمہ ایک عارف کا قول یوں زیب رقم ہیں۔

عارفے گفت ہر کہ یارم شد	خصم جانِ امید دارم شد
جوہر من مناسبِ خود یافت	رویم از حق بجانب خود تافت
مرد حق زان گرا بتر داند	کہ دلش راز حق بگرداند
آنکہ با من ز دشمنی زدہ دم	دوستدار من است در عالم
رویم از خود بتافت در حق کرد	قبلہ ام وجہ حق مطلق کرد
کہ ازان بہ بہ پیش عاشق زار	کہ کند روے او بجانب یار
دشمنان جہان بمذہب من	دوستانند و دوستان دشمن
تا تو در بندِ نفس وسواسی	دشمنِ خود ز دوست نشناسی

Marfat.com

نیست بر بندہ روان ستمگارہ   ہیچ دشمن ز نفس امارہ

منطق الطیر مین حضرت شیخ فریدالدین عطار علیہ الرحمہ استقامت عشق مجنون مین اسطرح تحریر فرمان ہین جو مضامین بحر حقیقت سے لبریز ہین۔

گفت مجنون گر ہمہ روئے زمین   بر زبان بر من کر [illegible] آفرین
من نخواہم آفرین ہیچکس   مدح من دشنام لیلی باد و بس
خوشتر از صد ملک یک دشنام او   بہتر از ملکِ دو عالم نام او
گر ترا سنگی زند معشوق مست   بہ کہ از غیرے گہر آری بدست
نیست خود با تو گفتم اے عزیز   در بود خواہی چہ خواہی بود نیز
چونکہ برق عزت آمد آشکار   پس برآرد از ہمہ جانہا دمار
چون بسوزد جہان پنداری چہ شود   وان یکے از عزت و خواری چہ سود

حدیقہ مین حضرت حکیم سنائی علیہ الرحمہ یون تحریر فرماتے ہین۔

عشق مردان بود براہ شبانہ   عشق تو ہست سوئے نان و پیاز
ورد بے نیازی ای درویش   رو تو بیگانہ وار از پئے خویش
کوششش ز تیغ آب کششش ز جان   جوشش از عشق وان جوشش از زبان
مے بود جز بچشم ابلہ فشش   آنکہ جان و تن ستاند خوشش
ہمہ جان ہا دست اندیشت   ہشت خونست و ہفتخوان پیشت
عشق چون صبح زندہ خواہد مرد   دیدہ و دل سپید و طلعت زرد
ہر کجا شوخی و خوشی باشد   غمزہ با حسن و دلکشی باشد
آنچنان مے ز عشق [illegible]   گر نہ [illegible] بچشم عاقلان ہیچ

Marfat.com

که در آیی بچشم مرد خرد — تو فروشی نفاق و نفس و خرد

تا تو او را فروشی این سلعت — او بهر دم فوت [illegible] خلعت

سلعتش ساعتیست با تو و بس — خلعتش دام در دو بند قفس

گر ازین داه [illegible] خدا و بر هی — کفش بیرون کنی کله [illegible]

هست حق را بهر جهان شریف — اندر انشاء علم صنع لطیف

داند آنکس که خرده دان باشد — کانچه او کرد خیرت آن باشد

سوی تو نام زشت و نام نکوست — ورنه محض عطاست هرچه ازوست

هم بدین پای بند و لطف غریب — تاج سر گشت گوشمال ادیب

هست کفارت ارچه بیم آری — درد پهلو و رنج بیماری

زانکه داند کرم که محض کرم — نکند ضائع آن عنا و الم

نام نیکو و زشت از من و تست — کار ایزد نکو کند بدرست

هست عالم خدای عز و جل — که ترا چیست [illegible] پایگاه محل

گرچه باشد بظاهرت همه خوب — لیک باطن بود همه معیوب

نیک داند خدای سر دلت — زانکه زاول [illegible]

کی شود عقل تو بد و مدرک — چه نماید ترا بجز [illegible]

هرچه ز ایزد بود همه نیکوست — هرچه از تست [illegible]

گر نه سازد بحکم مطلق تو — باد با باد بان [illegible]

خیر و شر نیست در جهان اصلا — نیست چیزی ازو نهان اصلا

آنچه پیدا و آنچه پنهانست — همه با دانش تو یکسانست

Marfat.com

مرگ اگر چند بد نکوست ترا — مال و میراث جمله اوست ترا

هر چه در خلق سوزی و سازیست — اندر امر خدایرا رازیست

ای بسا شیر کان ترا آهوست — وی بسا در دکان ترا داروست

بندگانرا که از قدر حذرست — آن نه زایشان که آن هم از قدرست

قدر تقدیر او نهاد چو چنگ — که شناسد همی ز نام و ز ننگ

زان چو بربط بهر خیال همی — خفته نالد ز گوشمال همی

که کند با قضای او آهی — جز قضایه و گمراهی

آه تو با قضای او باد است — بر قضا کش دل تو ناشاد است

با قضا مر ترا چو نیست رضا — ناشناسی خدای را بخدا

چون چراغند اگرچه در بندند — زانکه جان میکنند و میخندند

تن و جان از پی قضا در شکر — دل ترنم کنان که یارب شکر

هر بلائی که دل نماید ازو — گر یکی در هزار شاید ازو

حکم تقدیر او بلا نبود — هر چه او داد جز عطا نبود

وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْاُنْسِ بِاللّٰهِ تَعَا
مَا هُوَ فَقَالَ اَنْ لَا تَسْتَانِسَ بِكُلِّ وَجْهٍ صَبِيْحٍ وَلَا بِصَوْتٍ طَيِّبٍ وَ
بِلِسَانٍ فَصِيْحٍ وَلَا بِاَخْلَاقٍ حَسَنَةٍ۔ اور سفیان ثوریؒ سے ہے کہ رحمت ک
ان کو اللہ تعالے اکہ وہ پوچھے گئے اس بات سے کہ انس پکڑنا ساتھ اللہ تعالے
کیا ہے نہیں کہا انھوں نے کہ انس پکڑے تو ساتھ ہر اچھی صورت کے اور

استغفار کریں۔

آواز خوش کے اور نہ ساتھ زبان فصیح کے اور نہ ساتھ اخلاق زیبا کے ؎

اگر زکوه فرو غلطد آسیا سنگے		نہ عارفست کہ از راہ سنگ برخیزد

اور فتوح الغیب کے ساتوین مقالہ مین حضرت پیران پیر شیخ عبد القادر محی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ نے بیچ مقام تسلیم کے ورج فرمایا ہے۔ فَاِذَا کُنْتَ اِلٰی غَیْرِہٖ فَقَدْ اَشْرَکْتَ بِاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ غَیْرَہٗ۔ جس کی شرح حضرت مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمت اللہ علیہ نے اس طرح پر کی ہے۔ پس چون میل کردی وساکن شدی و آرام گرفتی بغیر حق پس بتحقیق شریک گردانیدی بوی غیر او را بیت

بغیر حق یک ذره کان مقصود تست		تیغ لا برکش کہ آن معبود تست

فَاحْذَرْ وَلَا تَرْکُنْ۔ پس پرہیز کن وساکن مشو بغیر حق وَخَفْ وَلَا تَأْمَنْ وبترس دایمن مشو انتہی۔ ان سب کلام کا ماحصل ومآل یہی ہے کہ اپنے تئین بنسبت اور ذات حق مین فنا کردے (اور یہ غائت واعلے مقام ولایت ہے) اور وہ ؎

تا بہ جاروب لا نہ روبی راه		نہ رسی در مقام الا اللہ	؎
بکن بیرون ز دل ہر ما سوا را		بیابی آن زمان ستر خدا را	

اسیر ایک اہل اللہ کا یہ ہندی شعر ہے ؎

تین تین[1] کا چرخہ چلیا اور رین رین[2] کا بندہی تار	؎	دھبن جب آ ہین ملین وہ تا نہ لاگے بار
کون ایسا ہے جو یار کوئی جانان چھوڑ دے	؎	مین چھوڑونگا اگر مجھکو زمانہ چھوڑ دے
کسے راکس کسے راکس کسے راکس		مرا یک نام رب العالمین بس

بہر کیف آئینہ قلب کو صاف ومجلی مصداق اس کلام کے بنانا ہے ؎

خواہی کہ شوی دل تو چون آئینہ		ده چیز برون کن ز درون سینہ

[1] تین تین الخ یعنی دوامی ذکر خدائے رحمٰن ۱۲ [2] رین رین الخ یعنی کثرت گریہ وبکا انسان ۱۲

حرص وطمع بخل حرام وغیبت		کذب وحسد کبر ریا و کینہ

تا دل منظر چشم احدیت مظہر ذات صمدیت ہوجائے - اور یہ کل باتین پوشیدہ ظاہر کے خلاف پردۂ دل سے متعلق ہین - الا درویش زمان اور صوفی دوران ان کی سمیت زہر اور اثر منتر کے توڑ کا علاج تو کرتے نہین بلکہ ہین اونکی شہرت ونمود اور لوگون کی نظرین اپنی جانب پڑنا مقصود ہوا اختیار کرتے ہین جیسے بعض درویش تہبند و چادر سرخ گیروا رنگ رکھتے ہین بعض درویش سر برہنہ رہتے ہین خلاف منشائے موجدان اصلی یعنی اس رنگینی پوشش وسر برہنگی سے ان کی کیا غرض ومراد ہے - بعض صوفی اپنے موئے سر انداز مسنونہ سے زائد بڑھا کر دوشون پر چھوڑے رہتے ہین واللہ اعلم اس موئے درازگی سے انہون نے کیا مدعا ومطلب تراشا ہے بعض صوفی و درویش لمبی لمبی تسبیح ہزار دانہ گلے مین حائل رکھتے ہین خدا جانے اس گلوئے ہار سے کون سا فائدہ ومقصد مد نظر ہے سو ظاہر ہے کہ یہ ساری باتین ریا و دکھاوٹ سے متصل ودر علت مرض مذکورہ سے خالی نہین حالانکہ یون چاہیے مہاسہ

لبش با خلق در گفتار باشد		دلے جان و دلش با یار باشد	

یعنی جز علیم وخبیر راز و نیاز عبد ومعبود و رمز اسرار شاہد ومشہود سر مو کسی پر نہ کھلتا چنانچہ معشوقان دنیوی کی مناسبت حال اور طرز مقال سے مقابلہ کر لیا جائے حاصل یہ کہ اعلان واظہار انکے حق مین گویا کژدم و مار و اژدہائے خونخوار اور انکار ہین نہ اخلاص بایار و انقطاع عن الاغیار ہ

خیالات نادان خلوت نشین		بہم برکند عاقبت کفر و دین	

Marfat.com

ولیکن صفا را ببا ید تمیز	صفائیست در آب آئینہ نیز

تحفۃ الفقرا مین جہان فرقہ ہائے فقراء باطلہ و خلاف شرع کی تردید بخوبی کی گئی ہے ایسے صوفیائے ریاکار کے قباحات کی بھی اصلاح کردی گئی ہے۔

باقی یہ مضمون دوسری کتاب یعنی تحفۃ الفقراء منزل طریقت حصہ ثانی جلد دوم مین بالتشریح و بسط و طوالت کے ساتھ زیر قلم ہے۔ و نیز ناظرین اہل تحقیق شائقین ارباب توثیق مشرح حالات تسکین بخش متعلق سماع وغیرہ فتاوای وغیرہ سالیہ سے آگاہی کماینبغی عمدہ طور سے بہم پہونچا سکتے ہین جو اس ناچیز کے قلم فرسودہ ہین اس سلسلہ کے ضمن مین یہ قدر تمثیلاً مذکور آگیا۔ باز آمدم بر سر مطلب ابڑی از انقلابات زمان جب شیخصاحبان اولاد شیخ داؤد جو کاکہ باشندہ محلہ شیخپورہ راپڑی تھے نسل کا خاتمہ ہونے لگا تھا یا موجودہ شیخان نے کچھ چند اشخاص باقی رہگئے تھے زمین موضع شیخوپورہ مسمی اودیت سنگھ یا اودے سنگھ ٹھاکر سکنہ موضع کا نی دا نسہای کہ قریہ معروف ہنودان ریڑی کے متصل ہے بمبلغ تین سو روپیہ مین بیع کردی اس طرح زمین شیخوپورہ دست رس ہنود ہوئی جو ایک سے دو سو پچاس برس ہوئے اودر اودے سنگھ بشنر یکی چھٹی پشت ہے یہ ٹھاکر نیک سنگھ و چودہری شبای نمبردار وغیرہ ہنود ساکنین گڑھی مذکورہ کا بیان ہے جو اولاد مین ٹھاکر اودے سنگھ کے ہین اور وہ لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ متعلق خدمت درگاہ شریف جو زمین سب بادشاہی دی ہوئی ہے ہم اپنے بڑون سے یون ہی سنتے آئے ہین اور اسیوجہ سے ہمارے مورثان نے بلا دخل ارض معافیہ مین ہمیشہ وہی معمول رکھا۔ زبانی ایک شخص کے معلوم ہوا کہ اوس وقت کے کاغذات اصلیہ کہ زمین شیخپورہ

قبضہ ہنود مین کسطرح گئی بعض صاحبان موضع آسوہ اولاد شیخ حامد پسر نصیر الدین
ثانی راپڑوی کے پاس موجود ہین جن مین حضرت پیر **صوفی صاحب** بواؤ مجہول
علیہ الرحمہ چندوار کا بہی کچہ تذکرہ ہے مگر میری نظر سے وہ کاغذات نہین گذرے کہ
اون مین کیا بیان ہے اور نہ پیر صوفی ح چندوار کا کہ جواب (...) تفصیل فیروزآباد
مین لگتا ہے تواریخی حالات کی ایسی کوئی کتاب کہ جس مین اونکے حالات مجملاً یا
مفصلاً کم وبیش متفرقات ویا یکجا مجتمع ومندرج ہون باوجود سعی بلیغ وکوشش
بسیار مجھے کہین دستیاب ہوئی۔ اور نہ زبانی ہی کچہ حالات سننے مین آئے کہ
آپکا فلان زمانہ تہا اور بعض اشخاص سے اقوال مختلف مسموع ہوئے لیکن تسلی
وہ اور مطمئن طبع نہ تہے لہذا قلم انداز کیے گئے۔ خدا علیم کسی ملفوظ مین اونکا کچہ
تذکرہ آیا ہے یا کسی مورخ نے کہین قدر قلیل ویا حالات بسط وطویل قلم زد کئے
ہین یا نہین۔ الحاصل منجملہ اور ارض دیہات عنایت الٰہی سے موضع شیخپورہ بہی
کہ اس کی مین لسبہ زمین ارض ریڑی سے علیحدہ ہی ہے اہل ہنود سے نکلکر مخیر
بُردبار سلیم الطبع۔ باادب۔ ذیلدار منشی **محمد عثمان خانصاحب** ہنیکہ دار ولد
صاحم خان رئیس سکنہ ریڑی کے بیع مین آگیا ہے جو احاطہ درگاہ شریف و
عیدگاہ ونیز دیگر مشاہد ومقابر مسلمین قدیمہ وارض معافیہ محدودہ وغیرہ تمامی
اس بیع مین داخل ہین۔ اُمید ہے کہ اب مزارات وقبور شکست وکاشت سے
محفوظ ومامون رہینگے جیسے کہ قبل ازین عیدگاہ شکستہ اور یہان کے محجرات کو توڑ
پہوڑ کر جسکی طبیعت چاہی بلا مزاحم اپنی ملک مقبوضہ کی طرح اینٹ پتہر نکال لے گیا
اور فرش عیدگاہ وقبرون کو جاے زراعت کرلیا۔ زرمحاصل معافی ارض درگاہ

Marfat.com

شریف باتفاق وراے مشورۂ مسلمانان اہالیان رتڑی پس از فوت خادمان ہرچہ زر موجود سے چونکہ خانصاحب موصوف از بس فراخ حوصلہ ہین کچھ اخراجات عن المعیت عندالضرورت وقتاً فوقتاً وتحل موقعہ منہدمہ بروج عیدگاہ و دیوارہاے شکستہ احاطہ درگاہ شریف والنسداد درواز[illegible] جوڑی کواڑ وغیرہ از اہتمام بلیغ وتدابیر حسنہ سے ضرور بخیر و صلاح ہونگے کیونکہ معابد ونشان ہاے قدیم ومتبرک نام آور اور یادگار مسلمین ہین جیسے کہ بذات خود بصرف زر خطیرہ ومبلغان کثیرہ چاہ پختہ ومسجد جدید موضع ہذا مین تیار کراے ہین رحیم وکریم ایسے اعلیٰ صفات مرجع حسنات کو اور مرتبہ دوبالا عطا فرماوے سو

خدا ایسے لوگون کو توشاد رکھ رہے جنکی کوشش سے شاداب تام		محبّت سے دُنیا مین آباد رکھ چمن دین احمد علیہ السلام

آمین ثم آمین۔

کچھ روز قبل روشنی کا یہ دستور تہا کہ زمینداران ہنود موضع گڑہی بشبرات وغیرہ مین ہنڈے تیل کے لاکر روشنی درگاہ مین وبیرون اطراف درگاہ کرادیا کرتے تھے اب وہ معمولہ بہی اُن لوگون نے بند کردیا۔ ویران ہوجانے محلہ شیخپورہ کے بہت روز بعد تک درگاہ شریف مین قبور مشہورہ پر غلاف وقبر پوشش نہایت عمدہ اور خوبصورت رنگ برنگ چکدار چھاپہ نقرہ وغیرہ سے بل سے ہوئے پڑتے اور مصلے بچھے رہتے تھے جو روسا اطراف ونا ذرانے وقتاً فوقتاً آنے اور گذرتے رہتے تھے جس وقت اونمین سے پرانے ہوہوکر خارج ہوتے رہے۔ پھر لقبایا پر کچھ روز یہہ دستور رہا فاصلہ درگاہ و وحشت سبب مین خادمان

Marfat.com

محلہ سیدان راپڑی صبح کو لیجا کر بچھاتے اور شام کو اوتار کر گھیر لیا کرتے جب مجمع خادمان کے شربت مرگ نوش فرمانے سے محلہ سیدان راپڑی نیز برباد ہوا وہ قبور پوش عمر رسیدہ غیر محفوظی مین گل پہٹ کر تار بتار ہوئے۔ چنانچہ ابھی قریب زمانہ تک بعض پارچات کہنہ دبوسیدہ نشانِ وہان موجود تھے زیر زمین دفن کردئے گئے

ماشاء اللہ وہ وقت بھی کیا ہی نور علےٰ نور وقت تھا کہ شجرہائے گوناگون ونثرات بوقلمون اور گلہائے رنگارنگ خوشبو کی ترنگ سے اندرون درگاہ شریف و بیرون حوالی اوسکے دور دور تک مثل خشکی چشم بادِ نسیم صبح وار ہر وقت مہکتا رہتا تھا چنانچہ اسی اہتمام خاص کی غرض سے پیش درگاہ متصل نوبت خانہ احاطہ محیط باغشہائے پختہ چمنستان و روضۂ ریحان معمور تھا لغایت راحت افزا و خوبیہائے دلکشا جسکی ریاضہائے قطعہ بندی مین روش برروش علیحدہ علیحدہ مقابلہ بیلا و چنبیلی گیندا و جوہی موگرہ و لالہ گلاب و ہزارہ وغیرہ وغیرہ قسم قسم اور نوع بنوع پہلوار کہ صانع باکمال ملک القدوس سے روز بروز عالم ظہور مین ورود تازگی لاتے۔ اور کار خدمت معمولہ پر باغبان مقرر تھے کہ مدام صبح و شام نو بنو اور تازہ بتازہ گلون سے سبد و دامان پُر کرتے اور گجرے و ہار وغیرہ مزارات حضرات مسطورہ بالا ادام اللہ برکاتہم ڈالا کرتے۔ چنانچہ بنیاد اوس کی اب بھی کہین قریب زمین اور کہین اوس سے بلند کھڑی ہوئی ہے جو چمن اور پہلوار کے نام سے پکاری جاتی ہے پرانے لوگ یہان کے بیان کرتے ہین ہم نے اوس کی دیوارین اتنی بلند دیکھی تہین کہ اونکے طاقچون مین کبوتر انڈے رکھتے تھے

Marfat.com

اب زنِ بے وارث کی طرح لوگ اوسکو مسمار کر کے اینٹین بھی نکال لے گئے۔ پہلا اون
مسعود زمان مُبارک نشان کا تو ذکر کیا ہے اوسوقت کے دیکھنے والے ہی اس لطف
مذاق سے کماحقہ واقف ہونگے چند درخت آگے کے خوشبودار درگاہ شریف مین
اِس وقت تک لیسے ہرے ہوئے ہین کہ موسم بہار مین اونکے پھولون کی خوشبو سے
سمت بادروان صحرا و مکان پُر ہو جاتا ہے۔

سابق مین نقارون کی کئی جوڑیان درگاہ شریف پر موجود تھین اور نوبت خانہ
مین جو درگاہ شریف سے باہر پیش دروازہ ابہی قایم ہے اوقات معیّنہ پر نوبت
بہ نوبت بجتی رہتی تھین چنانچہ اونمین سے ایک نقارہ ٹوٹا ہوا بر مکان دُختر
ربیبہ میر ببر علیصاحب۔ اور ایک نقارہ رحم علیشاہ و منظور علیشاہ وغیرہما فقراء
گروہ شاہ مدار قدس سرہٗ ساکنان رپڑی کے مکان پر رکہا ہوا ہے۔

آثار نمونہ کرامت۔ سید اصغر علی جن کا نام اوپر زیر قلم آچکا جو کہ منجملہ خادمان
ایک خادم درگاہ تھے آخر عمر مین جنون ہو گیا تھا اوسی جنون کی حالت مین گنبد
غربی کے اندر جو فرش سنگ بچھا ہوا تھا توڑ ڈالا چونکہ درگاہ شریف آبادی سے علیحدہ
ہے وقت توڑنے کے کسی کو خبر نہوئی کہ ایسے فعل زبون سے باز رکھتا حوالی قبور سے
سنگ فرش خارج ہوا۔ اور آب باراں کے رستہ کر لینے سے جو گنبد سے بہکر آیا تھا
ایک قبر بیٹھ گئی اب کون اپنے اہتمام سے اوسکو از سر نو درست کراوے اور
باعثِ جنون یہ ہوا کہ ایک مرتبہ غسل کر کے تہبند ایک قبر پر خشک ہونے کی
جہت سے ڈالدیا تھا جو قبر کہ اندر احاطہ دیوار درگاہ شریف حضرات اولیا
کرام راپڑی قدس اللہ سرارہم مین زیر درخت آل تعویذ داں سنگ مرمر

بنا کی ہوئی ہے وہ تعویذ اوسیوقت شق ہوگیا اور شامتِ ارتکاب فعل ہذا نے
بلائے جنون اصغر علی کے سر پڑی۔ اور بعض کا بیان ہے وہ قبر او رتھی اور اس
قبر پر کہ جس کا مذکور ہے ایک ہندو نے ایسی حرکت کی تھی یعنی نہا کر اپنی دھوتی ڈال
دی تھی جسکی وجہ سے تعویذ قبر مسبوق الذکر پھٹ گیا اور اب وہ تعویذ قبر شق شدہ
زیر درخت آل قریب دروازہ خانقاہ اندرونی جانب بعینہٖ موجود ہے اور اوس
ہندو کے ساتھ بھی وہی معاملہ پیش آیا۔ دوامی ظہور کرامت۔ بعد از وصال
ربّ ذوالجلال۔ قرب وجوار اور جہان تک فشاء اخبار ہے ہندو مسلمان جس کسی
کی زراعت کو چوہے کاٹنے لگتے ہین تو میان قدو صاحبؒ کی احاطۂ قبر سے ایک
اینٹ اوٹھا کر مزرع کشت مسلطہ موشان مین رکھ آتے ہین پس حق تعالےٰ
بکمال مرتبت وجال عزت کی وجہ سے کہ مقبولین اوس کی جوار رحمت مین شرف
منزلت از بس اعلےٰ وبلند رکھتے ہین زراعت کو کاٹنے چوہون سے محفوظ و مامون
فرماتا ہے پھر جس وقت اوس قطعہ ارض سے جو جنس از قسم اناج پیدا ہوتی ہے
اوس کا مالیدہ کر کے بطریق پہیٹ و ٹوجا نہین بلکہ بہ نیت وارادہ ایصال ثواب
بروح بزرگ موصوفؒ مساکین پر للہ تصدق کر دیتے ہین اور اینٹ کو جہان سے
اوٹھایا تھا اوسی جگہہ باحتیاط و تکریم رکھ آتے ہین نواح ہذا مین یہ بات اظہر ہے
اور۔ اسکو شرعیت مین نذر اللہ کہتے ہین۔ اور غیر اللہ کسی ولی و بزرگ کے نام
نیاز نذر کرنا اور نام رکھنا مثلاً نذر حسینؑ و نذر میان قدوؒ وغیرہ منع ہے اور
اولیاء اللہ کو بالذات و خاصتہً نفع و ضرر کا مالک و مختار یقینی تصور کرنا کہ اگر
خوشنامد اگیہہ اونکی نذر نیاز کرینگے تو وہ خوش ہو کر ہماری مقصد آوری

Marfat.com

مطلب برارہی کرینگے اور اگر ایسا نہ کیا تو دہشت ہے اونکی پھٹکار سے دنیا مین تباہ اور برباد ہو جاوینگے۔ دین اسلام مین یہی صریح و جلی شرک ہے۔ مجوسیان فارس و مشرکین ہنود آتش و اصنام پرستی وغیرہ مین اپنا یہی عقیدہ رکھتے ہین۔ اور جو کوئی بھی ایسے شرک ہوگا تمام کا یہی اعتقاد ہوتا ہے اور ایسی ہی ادائیگی کا نام بیٹھ پوجا ہے جسپر بنصوص قطعیہ وعدہ نار عذاب السّعیر مقرر ہے لہذا اسبارہ مین تصریح کردینا مناسب سمجھا گیا کہ عوام مسلمان فساد اعتقاد و مظنۂ شرکیہ سے یا تو ہین ربما خوارق حال ہونا سوا اولیاء اللہ کو حق سبحانہ تعالے لیجا مُہ جبانت ولعدا لمُمات کی کی بے ادبی کرنے سے بچاتا اور بنی آدم پر اونکی بزرگی قایم رکھنے کے سبب جیسا چاہتا ہے الہام و اظہار کرامت فرماتا ہے وہ حضرات اپنی طرف سے کچھ نہین کر سکتے یہ باتین اختیار عباد سے باہر ہین مالک الملک خالق ارض والسما محض اپنی صفت کریمی و منعمی سے جس کو چاہتا ہے نواز لیتا ہے۔ اہل اسلام کو اپنا عقیدہ یون ہی درست رکھنا چاہیے۔ حفظ مراتب اور بہ تعظیم و تکریم اونکی جناب مین پیش آوے اور ظاہراً بے ادبی و گستاخی اور باطناً بدظنی و سوئے عقیدگی کو دخل نہ دے۔ کیونکہ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ۔ حدیث قدسی ہے۔ نہ ویسا اعتقاد کہ عوام جہال پیر پرست اور گور پرست رکھتے ہین۔ حوادث زمان اور تقدیر کا بدل دینا بلاؤن کا ٹالنا بغیر ارادہ و رضامندی خدا مرادون کا پورا کرنا شادی غمی بیٹیا روٹی وغیرہ اونہین کے دم سے وابستہ کلید رطب و یابس مشیت ایزدی کارخانہ خداوندیکے بالجملہ و کلیۃً گویا وہی دخیل کار ٹہیرے۔ حضرت خواجہ صاحب و شاہ مدار وغیرہما علیہم الرحمہ کے حاجتیون سے پوچھو دیکھو تو کیا کہتے ہین سہ

Marfat.com

ثنا خوان ہے طوائف آپنے یہ حسن ہے بخشا	کسیکا قول ہے اس پاس مین مجھکو دیا لڑکا
کوئی کہتا ہے چھٹی نام سے اک شخص کے اُتری	او سیدم ہفت صد کی کیسہ زر بیٹھ جی نے دی
تمنا تھی مجھے زن کی ولادی آپ نے یکسر	ادا منت مین مین نے بھی لٹائی دیگ پھر جاکر
پڑی تھی ایکدن مجھپر مصیبت آن کر بھاری	کرم سے آپنے آکر ہوئی میری مددگاری
کہان تک طول دون ہے یہ عقیدہ بعض جاہل کا	زیارت تھی ہفت سالہ سے ثواب اک حج کامل کا

آن اقوال مین خیال کرو کہین بھی حق تعالے سے لگاؤ ہے۔ خیر آؤ مطالب بزرگان را پڑی سنو۔ اور یہ بات بھی ہے کہ جس کسی نے یہان کسی قسم کی بے ادبی اختیار کی یا یہان کی سنگ وخشت وغیرہ منتقل ومنقلب کردی اُسکی بالآخر ضرور حالت تغیر وابتر اور خراب وخستہ ہوئی ہے۔

علیٰ ہذا القیاس جو کوئی غیر افعال شرکیہ وارتکاب اُمور بدعتیہ و دور از لزوم ممنوعہ شرعیہ بلکہ بحسن عقیدۃ ومودۃ اور بلحاظ ادب خلوص نیت مالا کلام و دفع خطرات تام داخل قبور اولیاء اللہ والا مقام ہذا ہوا بباعث تقرب وتوسل بزرگان معدن فیوض بیکران جو کچھ وہ مرادات دلی وقلبی اور حوائج دینی دنیاوی رکھتا ہے بعون اللہ اکثر مطلب رس وفیضیاب وفائز المرام ہوتا ہے۔ فالحمد للہ علی دین الاسلام حق۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہان لا یعنی بیہودہ باتون اور کل خلاف فعلون مسطورہ بالا سے باز رہے اور مثل احیا، اونکی تعظیم وادب ظاہر و باطن یکسان مرکوز رکھے۔ اِس واسطے کہ اہل ظواہر کا ظاہری ادب ہے اور اہل باطن یعنی صاحب مقامات وکشف وکرامات کا باطنی ادب ہے اور وہ یہ کہ علاوہ آداب وتکریم ظاہریہ کے دل مین بھی اپنے خطرات فاسد اور خیالات باطل

Marfat.com

نہ آنے دے اور ایسے خطرون اور وسوسون سے دل کو روکے رکھے۔ مثنوی مین حضرت مولوی معنوی فرماتے ہین ؎

دل نگہدارید اے بے حاصلان	در حضور حضرتِ صاحب دلان
پیش اہلِ تن ادب بر ظاہر ست	کہ خدا زینشان نہان و ساتر ست
پیش اہلِ دل ادب بر باطن ست	زانکہ دل شان بر سرائر فاطن ست

اور جناب باری جل و علی سے خواہ پیش قبور اولیاء باکمال یا غائبانہ یون طلب آرزو کرنا الٰہی بحرمت و برکت فلان بزرگ کے میرا فلان مقصد برلا اور مدعا حاصل فرما۔ اس قدر شرعاً درست ہے اسکو کوئی منع نہین کرتا۔

تعظیم قبور ظاہری۔ جائے ضرور یعنی پاخانہ پیشاب کرنا ہنسنا قہقہہ مارنا فحش بکنا۔ ناچنا گانا بجانا۔ قبرون پر پیر رکھکر چلنا وغیرہ وغیرہ منع ہے۔ اور قبور عامہ مسلمین کے ساتھ بھی شریعت غرا مین تعظیماً یہی حکم ہے۔ کما فی کتب الفقہ۔ اور حین حیات مین اولیاء اللہ اور علماؤ صلحا کے دستہائے پشت کو بوسہ لینا بھی آیا ہے۔ باقی زیارت قبور سے جو اصلی غرض ہے وہ ہم پیشتر درج کر آئے ہین۔ شروع اسلام مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زیارت قبور سے منع فرمایا تھا اس وجہ سے کہ عادتاً برسم زمانہ جاہلیت مسلمان بجائے بت پرستی مبادا زیارت مین قبر پرستی کر بیٹھین جب اصول دین اور قواعد اسلام سے اچھی طرح واقف ہو گئے تو حضور پرنور نے رخصت مین فرما دیا کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّھَا تُزَھِّدُ فِی الدُّنْیَا وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ۔ منع کیا تھا مین نے تمکو آگے اس سے قبرون کی زیارت کرنے سے پس زیارت کرو تم اس واسطے کہ دیکھنا

Marfat.com

قبور کا بے رغبت کرتا ہے بیچ دنیا کے اور یاد دلاتا ہے آخرت کی۔ رواہ ابن ماجہ
غرضکہ ایسے واقعات وخرق عادات بزرگان کاملین واولیاء واصلین بڑی
کے صغا ئر وکبا ئر اہل الناس قریہ بہ قریہ سے نقلاً زبان زد بکثرت ہین طوالت کلام
اور ضخامت کتاب کے خیال سے تحریر بیان مین لانے سے مجبورت رکھے گئے۔ وہ
قادر مطلق اور خالق برحق اپنے مقربین بارگاہ یعنی اولیاء اللہ کے کمالات واعزاز
اور اقتدار کلیا مخلوقات پر بڑھانے کے خاطر جیسا اوپر تصریح کردی گئی جو چاہے
کر دکھائے وہ قدرت وطاقت ہر طرح رکھتا ہے کیا بعید ہے کچھ تعجب کی بات
نہین۔ اَلْکَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ

تو اگر چاہے تو کیا مشکل ہے کار
تیرے حکم خاص سے اے میرے حق
کی زبان کو تو نے گویائی عطا
ماہ وخور سے دی ضیا افلاک کو
وہ ہی نور پاک سینون مین رکھا
اور برائے قاطعہ حجت یقین
رہنمائی دین کی جس سے ہوئی
پایا اسکے از طفیل مصطفےٰ
نیست کردون جس سے خود کو سربسر
گوش دل سے پھر سنون ہر سو بسو
ذرہ ذرہ سے عیان تیرا ظہور

اے خداوندا واے پروردگار
باد پر قایم ہین یہ چودہ طبق
گوش شنوا چشم کو بینا کیا
اور بخشا نور عرفان خاک کو
انبیا واولیاء کے دائما
معجزات اونکو کرامات ان کو دین
ظلمت کفر وضلالت کی گئی
اک چمک اوس نور کی مجھپر بھی لا
جسطرف دیکھون تو ہی آدے نظر
ذکر تیرا ہر گھڑی ہے ہائے ہو
قطرہ قطرہ ہے ثنا خوان غیور

Marfat.com

پتہ پتہ دے رہا ہے یہہ ندا | بوٹہ بوٹہ سے برآمد ہے صدا
دیکھ لے چشمِ حقیقت سے ذرا | گوشِ دل سے سُن سماں ہے کیا بندھا
بو علی شاہِ قلندر نے لکھا | مجھے وہ عارف اور ولیٔ باصفا
ہیچ میدانی کہ این پردہ کیست | نغمۂ چنگ ورباب وعود چیست
گوش سر ہین لیک اس سے بے خبر | اور نہ آوے چشمِ ظاہر سے نظر
نعرہ زن ہون شوق مین یون مہربان | یا الٰہی یا الٰہی ہر زمان
بہر پیرانِ طریقت داد گر | جُرم وعصیان سے ہمارے درگذر
اور وساوس سے ہجوم قلب کے | ہون پریشان راحتِ دین مجھکو دے
اپنی اُلفت مین مجھے دیوان بنا | این وآن کی علتون سے کر جُدا
ہو حضورِ دل وچشمِ اشکبار | دور ہون جس سے دوئی غبار
دیدۂ باطن کو دے اُوراے غیوب | تا نظر آوین مجھے اپنے عیوب
مین سمجھ لون اپنی ہستی اے ودود | ہے درِ عرفان کی جس سے کشود
ہر بنِ مو سے روان ہو تیرا نام | ماسوا تیرے نہو غیرون سے کام
ہے تو ہی دارین مین میرا کفیل | ہر مقاصد کا مرے نعم الوکیل
رقتِ قلبی مین جاوے دم نکل | اور نہ آوے نور ایمان مین خلل

نام ہے تو کر اسے پورا وصال
یہ نہین تو محض لاطائل ہے قال

اب معلوم نہین حضرت داؤد علیہ الرحمہ راپڑوی محلہ شیخو پورہ کی ولاد

Marfat.com

ن سے کوئی کہین باقی ہے یا کل کا خاتمہ راپڑی ہی مین ہوگیا تھا۔ مورخ صاحب فردوسیہ علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ اولاد شیخ داؤدؒ ہمیشہ شیخ پورہ راپڑی مین سکونت پذیر رہی اور اہالیان اربابِ راپڑی و ساکنان ہنود موضع گڑھی کا زبانی بیان ہے کہ جب شیخپورہ ویران ہونے لگا کچھ جزوی تن بچ رہے تھے وہ زمین مذکورہ ملکیہ خود موضع گڑہی مین بیچکر ادہر اودہر چلے گئے۔ اور قبل ازین واقعہ صعب روسار عالی پیگاہ راپڑی و شیخصاحبان خاندان زیروبالا حضرت فریدالدین علیہ الرحمہ راپڑی علاقہ وزمینداری مین بہت سے گانو رکھتے تھے جب اگلے دار فانی سے مُلک جاودانی آباد کرتے رہے وہ سلسلہ املاک بہی قسمت پذیر نصیب دیگران ہوا۔ وَاللّٰهُ يُوْرِثُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ فِى الْاُوْلٰى وَفِى الْاٰخِرَةِ۔ چنانچہ۔ نصیرپور۔ فتح پور۔ عباس پور۔ عطاپور۔ تاتارپورہ وغیرہ مواضع ودیہات جو چہار جانب راپڑی واقع ہین وجہ تسمیہ اور نام سے پکارے جارہے ہین کہ یہ وقت ہماری بنایا تحکم یا مملکت حضرات پیام اہل اسلام سے وابستہ و عطیہ و منسوب و متعلق تہی۔ حضرت مخدوم علاؤالدینؒ بزبان درج فرماتے ہین کہ جب سے ہمارے مورث اعلیٰ متاع دنیوی سے دست کش ہوئے تھے ہمارے خاندان عالی بہان مین دو باتین نہ تھین۔ ایک وجہ معاش کیکی تابعداری نہ کی محض قانعین بجناب باری عز شیحانہ رہے کہ جسکی وجہ سے ستاہان ہمعصر فرمان پذیر تھے۔ دوسرے نکاح آپس مین جاری تہا کہ مولد لصوتہ احسن منظہر۔ اب دو باتین ایجاد ہین پابند قیود روزگار یہ بہت بے صبری و نحوست اعمالی۔ اور رشتہ غیر کفو بہ موجب تبادل اشکال کا ہے۔

حلیہ نسل اکثر اس خاندان کا یہ ہے گندم رنگ خندان پیشانی کشادہ چشم آنکھون بر

Marfat.com

کسبقدر شیخ ڈوزے۔

شجرۂ معرفت پیران طریقت یہ ہے۔ حضرت شیخ داؤد۔ راپڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے نے مرتبۂ خلافت و سلسلۂ بیعت برادر خود حضرت شیخ اسلم راپڑوی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ اوس جناب پاک نے پدر اپنے حضرت نصیر الدین ثانی راپڑوی رحمت اللہ علیہ سے۔ اون حضرت عالی نے والد اپنے حضرت مخدوم شیخ نظام راپڑوی رحمت اللہ علیہ سے۔ اونہوں نے برادر اپنے مخدوم شیخ پیر برناوی رحمت اللہ علیہ سے۔ اونہوں نے پدر اپنے حضرت خواجہ علاؤ الدین بزرگ راپڑوی رحمت اللہ علیہ سے اونہوں نے باپ اپنے حضرت خواجہ نصیر الدین بزرگ راپڑوی رحمت اللہ علیہ سے۔ اونہوں نے والد اپنے حضرت مولنا بدر الدین شاہ ولایت برناوی رحمت اللہ علیہ سے۔ اونہوں نے حضرت نصیر الدین محمود اودھی چراغ دہلوی رحمت اللہ علیہ سے۔ اونہوں نے حضرت سلطان نظام الدین اولیا بدایونی دہلوی رحمت اللہ علیہ سے۔ اونہوں نے حضرت شیخ فرید الدین مسعود عرف بابا فرید شکر گنج رحمت اللہ علیہ پاک پٹنی سے۔ اونہوں نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی دہلوی رحمت اللہ علیہ سے اونہوں نے اہالیان طریقت بادشاہ ہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری اجمیری رحمت اللہ علیہ سے۔ الی ہذا الترتیب علی الاصح اثبات پایا وہ کتب و تحریرات جنسے واقعات و حالات راپڑی کے متعلق اقتباس و اخذ کی ضرورت پڑی یہ ہیں۔ سفر نامہ شیخ ابن بطوطہ۔ تحریرات سید محمود وکیل عدالت ایڈ۔ تاریخ فرشتہ۔ فردوسیہ چشتیہ۔ گزیٹیر منٹر صاحب مشاہدات تحقیق منقولات تصدیق۔ اخبار الاخیار۔ سفینۃ الاولیا۔ تذکرۃ الاتقیا۔ وغیرہم۔

Marfat.com

قصیدہ عبرتیہ و اشعار مناجاتیہ در مآل مؤلف

امیدوار مغفرت از بارگاہ ایزد تعالیٰ

عجیب یہہ انقلابِ زمان سے ہے — نہ ہستی ایک صورت پر عیان سے ہے

نہین اک حال پر دورانِ عشرت ہے — کبھی اک یوم مین بیجد نہان سے ہے

جہان تھے فاضلانِ افضل الدہر — تمسکن اب وہان ناواقفان سے ہے

تہا جس جا شورِ حق اور ذکرِ تہلیل — تفاحش اب وہان وردِ زبان سے ہے

مقامِ بابِ تھے جان درس تدریس — وہا نپر اب صدائے وحشیان ہے

مقیم تھے جہان مردم ہزاران — ہوا بس خاک کا تودہ عیان سے ہے

تعیش سے جہان مسکن گزین تھے — رہا تکیہ نہ وہ بستر مکان سے ہے

جہانپر گرم تھا بازارِ اجناس — مثالِ سیل اب ریگِ روان سے ہے

کہان وہ قصر وہ بازار وہ چاہ — مٹے ایسے نہین نام و نشان سے ہے

کہان وہ بلبلانِ ہم صفیران — کہان وہ بوستانِ دلستان سے ہے

لیئے تعظیم سلطانانِ اقلیم — روان تھے وہ پڑاو بیران مکان سے ہے

تنزّلِ رحمتِ باری تھی پیہم — خدایا وہ کہان نورِ نہان سے ہے

دگرگون ہوگیا دفتر زمین کا — غبارِ غم کا چھایا آسمان سے ہے

تغافل دور کر رغبت سے سنلے — عیان ہر سمت سے آہ و فغان سے ہے

عبث اس بے وفا پر دل لگانا — غضب ہے جو یہان خندان و ہان سے ہے

فنا ہے کل۔ مگر ذاتِ خدا کو — بقا ہے بس یہ ناطق قران سے ہے

Marfat.com

بچشم دل اگر عبرت سے دیکھو
بڑے غم کی محبو داستان ہے

نہین کچھ دور ہے رہ گری مین آؤ
سقا برجا بجا شاہد بیان ہے

الٰہی از طفیل این محبان
کہ جنکا نام نامی عز و شان ہے

عطا ہو ذوق کنز معرفت سے
عطا وہ جو حیات جاودان ہے

فنا کر دون ترے رہ مین الٰہا
یہ جسم ناتوان جو خاکدان ہے

مرے جرم و گنہ سے وا صد حیف
تزلزل مین زمین و آسمان ہے

رہون با چشم تر اور دل سے یکبار
قساوت دور ہو جو سنگ سان ہے

عدوئے نفس و شیطان سی ہوا تنگ
ترے در پر غریب ناتوان ہے

تلف عمر گرانبار تعب ہو
پریشان دل طلبگار امان ہے

عذاب قبر ہول حشر صد غم
توئی ہر حال مین رحمت کنان ہے

نہون اصلا ہجوم افکار دارین
توہی مقصود بہر این و آن ہے

تجہی سے حاجت دل مانگتا ہون
توہی فریاد رس ہر بیکسان ہے

توہی عاجز نوازا بستہ پرور
توہی حامی معین و مستغان ہے

فقیرم مفلسم مسکین گدائم
غم بر دل اسیر ناتوان ہے

کریما کارسازا بے نیازا
عفو ما رؤف بے کران ہے

مجھے دے اپنے در کی خاکساری
تمنا ہے یہی مطلوب جان ہے

منور کر مرے دل کو الٰہی
بنور معرفت تو مہربان ہے

مرے زخم جگر کا تو ہے مرہم
دل سوزان کا میرے رازدان ہے

روان ہو ہر بن مو سے ترا نام
مرا جبتک معقد جسم و جان ہے

Marfat.com

محبت ہو تری اور حبِّ احمد
طفیلِ مصطفےٰ عجزم روا کُن
مروں تو محوِ شوقِ رب میں ایسا
رہے پھر عالمِ برزخ میں دائم
اٹھوں جب حشر میں تو لطفِ رب سے
وصالِ خستہ جان سے نہ اب پوچھ
خدایا بخشیو محمد و سعید کو
اَقُوۡلُ اِلٰہِیۡ یَا رَبِّ قَالَا
ہمیں لکھنے میں آتا حالِ وحشت
اِلٰہِیۡ نَجِّنِیۡ مِنۡ کُلِّ کَرۡبِ
رقم تاریخ رحلت دل سے چاہا
تو ہاتف نے کہا فی الفور لکھ تو

صلوٰۃ اوس پر کہ شافعِ عاصیاں ہے
عظیم الشّان جنکا آستاں ہے
نہ سمجھوں صدمۂ جانکنی کہاں ہے
بریں صورت جو حالِ [illegible] لاں ہے
ندا ہو خوف سے تجھکو اماں ہے
تحزّن حال سے وہ نیم جان ہے
گناہ انبار سے بارِ گراں ہے
تخیّل باطلہ در دل چنان ہے
رہا کر سوز سے سینہ طپاں ہے
غنی تو ہے تُہی شاہِ شہاں ہے
دریں احوال جو عذبُ اللّساں ہے
ادب اعنی گلِ باغِ جناں ہے

تمت بالخیر والصواب
والیہ المرجع والمآب

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا وشفیعنا ونبینا وکریمنا وابینا محمدٍ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واہل بیتہ واولیاء امتہ اجمعین + برحمتک یا ارحم الراحمین + سبحان ربک رب العزت عما یصفون + وسلام علیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین وعلیٰ کل ملائکۃ المقربین + واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین + اٰمین +

الٰہی انت فی حالی مُحوّل
تسہّل یا الٰہی کل صعب

فبدّل ذلتی بالعز بدّل
بحرمت سید الابرار سہّل

Marfat.com

قطعہ تاریخ عالمِ باعمل منشی بے بدل فصیح و بلیغ نظّام و نثّار عربی و فارسی اُردو جناب امتیاز حسین صاحب المتخلص بہ اصغر سیوہاری ضلع بجنور نو عمر وارد حال شہر میرٹھ۔ از کلام فارسی

زد ز یکہ شد یگانہ چہ عزیز در جہانست — ز گلے کز و عنادل شب و روز در فغانست

بہ نظارہ چون نہ مردم بہزار چشم خواہند — کہ برونق و نظافت چہ عجیب گلستانست

چہ براہ وصف پویم ہمین بس کہ بس نگویم — دل خستہ راست مرہم تنِ مُردہ را روان است

تو بگو بطالبانش ہمین آشکارا اصغر — این خزائن التصوف کہ نوید صوفیان است

۱۳۲۷ھ

دیگر از تحریر اُردو

صدا آفرین کی ہے آتی فلک سے — یہہ کہتے بصد شوق ہین حور و غلمان

صدف سے ضمیرِ وصالِ محمد — کہ مرجان و موتی و گوہر کی ہے کان

وہ نادر تصوف کے لکھتے ہین مضمون — کہ عالم زمانہ کے ہین دیکھ حیران

وہ رنگین و روشن ہین کیا خوب صفحے — ہوا سرخ غیرت سے لعلِ بدخشان

سطر ہین کہ ریحان ہری یا ہے یہہ سنبل — کسی مہ لقا کی ہین یا زلف پیچان

ہے مشکِ ختن کیا کوئی سونگھے اصغر — جو رشکِ ارم بوئے گنجینہ [illegible]

قطعہ تاریخ تصنیف عارف خالق علام اُستادانہ گرامی کلام [illegible] مولنا حافظ امداد حسین صاحب ظہور عرفانی میرٹھی از [illegible]

چو شد طبع این نسخہ با کمال — بہ زیب و بہ زینت [illegible]

خوشا سالِ طبعش نوشتہ ظہور — پئے اہلِ ذوق است فیض عظیم

۱۹۱۰

دیگر از اُردو

Marfat.com

عرفان و معرفت مین ہے لاجواب بیشک — فضل حساب حق سے یہ بیمثال نسخہ
تاریخ طبع مین کی کیون ای ظہوریا کاوش — خورشید معرفت ہے۔ یہ باکمال نسخہ

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر مداح سید المرسلین جناب منشی سید علاؤ الدین صاحب المتخلص بہ جلالی میرٹھی تلمیذ حضرت فوق اکبر آبادی از فارسی

چو گشت قلب عارف گشت شاداب — ز رشحات آفاضات وصالی
خطابم کردہ گفتش سال ہاتف — چہ خوش گنجینۂ عرفان جلالی
ہزار و سہ صد و ہم بست و ہفتم ۱۳۲۷ھ — سن ہجریست اے فرخندہ حالی

از اردو

ہے عجیب گنجینۂ عرفان وصال — دیکھنے پر اسکا کھلتا ہے کمال
اے جلالی دی یہ ہاتف نے ندا — لکھ بھی دو تیرہ سو ستائیس سال ۱۳۲۷ھ

قطعہ تاریخ من تصنیف فصیح کلام بلیغ بیان ہم طرز فردوسی و خاقانی سحبان زبان حضرت مولنا مولوی نور احمد خانصاحب تخلص نور میرٹھی

فارسی

تو دیدہ است گنجینۂ عرفان اے نور — پئے شائقان جمال محمد
کہ مضمون این میکشد جان و دل را — بیاد خدا و خیال محمد
ز ہاتف شنیدم کہ در سال ہجری — بلطف محمد و آل محمد
برائے مریضان درد معاصی — شفا شد کتاب وصال محمد ۱۳۲۷ھ

اردو

جب مرتب ہو چکی گنجینۂ عرفان کتاب — غل ہوا جنت مین جانیکے لئے رستہ بنا

Marfat.com

دیکھتے ہی بول اوٹھا اے ہاتف بہر سال	گلشنِ انوارِ دین کا واہ گلدستہ بنا

قطعہ تاریخ من تصنیف ستودہ خصال نیک احوال نعت گو سرور انبیا جناب منشی مرزا رضا صاحب نقل نویس المتخلص بہ تجلی تلمیذ حضرت مولوی نور صاحب میرٹھی

قابلِ داد ہے تری محنت	تو نے کھولا خزانہ عرفان کا
ایک مین کیا دعا یہہ دیتا ہے	دل مسرت سے ہر مسلمان کا
اے مصنف صلہ مین اسکے تجھے	ہو میسر وصال سبحان کا
بولا ہاتف کہ بہر سال اسکو	لکھ تجلی چراغ ایمان کا

قطعہ تاریخ من تصنیف منشی محمد بشیر صاحب عاجز تلمیذ حضرت مولنا نور صاحب میرٹھی

عزیز کیون نہو گنجینہ ہے یہہ عرفان کا	رہے گا اس سے نہ محروم کوئی نیک نصیب
لکھا ہے مصرعِ تاریخ خوب عاجز نے	لکھی کتاب یہ بیشک نفیس اور عجیب

قطعہ تاریخ من تصنیف مولوی عون محمد خانصاحب تیر خلف الرشید حضرت نور صاحب میرٹھی

نام ہے گنجینۂ عرفان ترا	کیون نہون پرنور تجھسے شش جہت
بولا اے تیر یہ ہاتف بہر سال	ہے یہہ یکتا آفتابِ معرفت

قطعہ تاریخ من تصنیف مستر حکیم اللہ صاحب وحشی تلمیذ حضرت مولنا مولوی نور احمد صاحب نور میرٹھی

شکر حق گنجینۂ عرفان ہوا	رحمتِ حق سے جہان مین جلوہ بار
نیک بندون کو بجان مرغوب ہے	کیون نہ دل اپنا کرین اسپر نثار
ہان سپہر معرفت پر بہر سال	لکھدے اے وحشی یہ خورشید وار

دیگر قطعات تاریخ از جناب سیدی منشی علاؤالدین صاحب جلال

Marfat.com

میرٹھی فارسی

چون رشحۂ کلکِ جواہر سلکِ مولٰنا وصال
گفتم جلالی سالِ طبع او چہ بے مثل ونظیر

از بہر تنشیطِ طباعِ اہلِ ایقان طبع شد
عین الیقین گنجینۂ عرفانِ یزدان طبع شد
۱۳۲۷ھ

اردو

فضلِ حق سے افضلِ تحریرِ مولٰنا وصال
سالِ طبع اس کا لکھا ہم نے جلالی بے بدل

کر چکے تحریر جب علمِ تصوف صاف صاف
واہ وا گنجینۂ عرفان ہے کیا بے خلاف
۱۳۲۷ھ

ونیز اشعار آبدار قطعہ تاریخی از جناب منشی ہنیاز حسین صاحب صبا اصغر سیوہاروی ضلع بجنور

صدائے خوش لحن در گوش بشنو
یقول الحور شوقاً فی السماء

ہو الغواص فی بحر الفصاحت
سراج الاصفیا نور السماء

بہ کلکِ خوش نگار و درفشانش
ہزاران گوہر جان شد فدائی

کلیدِ بابِ گنجینہ تصوف
زبانِ اوست در مضمون کشائی

چہ من گویم کہ مرغ و مور و مردم
ہمہ در نغمۂ مدحت سرائی

چہ خوش تحریرِ مولٰنا وصالی
درِ یکتاست اندر بے بہائی

سوادش چون سوادِ خالِ مشکین
بیاضش رشکِ مہ در خوشنمائی

چو بینی یک نظر گنجینہ عرفان
ستاند دل بطرزِ دل ربائی

روا باشد مریض المعصیت را
چو گوید ما ھی الا شفائی

زشعرِ اصغرِ بیدل ترانہ
تواے بلبل سرا با خوش ادائی

یشافی ذکر ما من کل وجع
ریاض از فیضِ بین خوش فضائی
۱۳۲۷ھ ۱۹۰۹ء

تمت

Marfat.com

صحتنامہ اغلاط گنجینہ عرفان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
	۲	موضع سرسلیہ	موضع سرسلیہ	۳۸	۱۱	اور وقالت الیہود	اور وقالت الیہود
	۱۷	اسعد اہنی	اسعد ابنی	؍	۱۳	ان یکون لہ	ان یکون لہ
	۱۳	چنانچہ چنگیز خان ہلاکو سے ایساہی ظہور مین آیا	چنانچہ تیموریہ گورگانی ہلاکو یہ چنگیز خانی سے ایساہی ظہور مین آیا۔	۳۹	۵	بنی نے جبکہ لا احصی پکارا	بنی نے جبکہ لا احصی پکارا
				؍	۱۷	خیلتہ	حیلتہ
۱۱	۱۳	معمور	مامور	۴۲	۷	لبس المؤمن	لیس المؤمن
۱۱	۱	مکشوف ورہتے	مکشوف در رہتے	۴۳	۲	اور وسلامت رہا	اور جو سلامت رہا
؍	۲	روتی	روتے	۵۰	۷	قوت قوت	قوت وقوت
۱۸	۷	چشمہ بہشتیہ	چشتیہ بہشتیہ	۵۲	۱۶	مجہبر	مجہبر
۲۱	۹	رحمہم اللہ	رحمہ اللہ	۵۳	۴	ستار العیوب	ستار العیوب
؍	۱۰	اپنی جاے معمور	اپنی جاے مامور	۵۵	۱۹	علماء امتی کالانبیا	علماء امتی کانبیاء
۲۲	۹		ع۱۵			بنی اسرائیل	بنی اسرائیل
۲۳	۱۴	سبحان اللہ وبحمدہ	سبحان اللہ وبحمدہ	۵۶	۸	موتوقبل عن تموتوا	موتوقبل ان تموتوا
		وجمع وافرہ	وہ مجمع وافرہ	۵۷	۱۸	ان اصل من وصلک	ان اصل من وصلک
۳۲	۱۳	بدست آوری	بدست آوری			واقطع من قطعک	واقطع من قطعک
۳۷	۳	من تواضع للہ	من تواضع للہ	۵۸	۱۹	ان ابغض الرجال	ان ابغض الرجال
؍	۴	ومن تکبر وضعہ اللہ	ومن تکبر وضعہ اللہ	۵۹	۳	من لم یشکر الناس	لا یشکر الناس من
؍	۱۸	خلق بری	خلق بری			لم یشکر اللہ	لا یشکر اللہ

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٠		يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ	يُرَفِّعُ النَّاسُ اِلَيْهِ
٦٢	١١	نہ انکے عکس	نہ انکے عکسِ
٦٣	١٢	مَنْ رضاعنہٗ	مَنْ رّضاعنہٗ
٦٥	٩	وَالبخيلُ عدو اللهِ	وَالبخيلُ عدوّ اللهِ
″	١٦	نہ خداہی ملا نہ وصلِ صنم	نہ خداہی ملا نہ وصالِ صنم
٦٩	٩	گویم مشکل وگرنہ گویم	گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل
″	١١	کوئی طعمًا	کوئی طعمًا
″	١٨	نیم رضا کا کھٹہ ہے	نیم رضا کا کھٹکہ ہے
٧٥	١٨	٩ع	٥٣ع
٨٣	١٦	نا ایذارس وغیرہ	نا ایذارس وغیر
		ماکول اللحم	ماکول اللحم
١٠٠	١٣	صدہا قسم کی آرائش	صدہا قسم کی آرائش
١٠٤	٥	اِنْ تُبْدُوا مَا فِي اَنْفُسِكُمْ	اِنْ تُبْدُوا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ
١١٦	١٩	نماز سنن غیر موکّدہ پڑھنے سے	نماز سنن موکّدہ پڑھنے سے
١١٨	١٧	رقم کرآئے ہیں	رقم کرآئے ہیں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١١٩	٦	جآءکُم	جآءکُم
″	١٧	کُنتُم خیر اُمّت	کُنتُم خیر ا
١٢١	١٣	تو	باید
١٣٢	٦	مَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ	مَا اٰتَاکُمُ الرَّسُ
١٣٣	١٣	تَحْتَ قِبَائِي	تَحْتَ قِبَائِي
″	١٣	يَعْرِفُ الْوَلِي	يَعْرِفُ الْوَلِيّ
١٤٩	١٧	سکنہ اسوہ	سکنہ اسوہ
١٥٦	٩	مصارف	مصارف
١٥٨	١٣	بیشتر	پیشتر
١٦٥	٧	بلند	بلند
″	١٠	آکیشی	آبکشی
١٦٩	١٩	گرورکھین	گرورکھدین
″	″	روساء	رؤساء
١٧٥	١٦	ماہ حق	راہ حق
١٨٥	٥	نجیم	زنیم
١٨٦	٤	ردے	ردے

تمت

محمد اقبال مجددی ذخیرہ

Marfat.com